



بی۔ ایڈ۔ سال اول
(B.Ed. 1st Year)

حیاتیاتی سائنس کی تدریس

Pedagogy of School Subject - Biological Sciences

کورس کوڈ (BEDD112DST)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی۔ حیدرآباد۔ 500 032

حیاتیاتی سائنس کی تدریس

Pedagogy of School Subject - Biological Sciences

کورس کوڈ (BEDD112DST)

Unit - 1: Introduction to Biological Sciences

اکائی-۱: حیاتیاتی سائنس کا تعارف

مصنف

ڈاکٹر محمد افروز عالم

اسٹنٹ پروفیسر

شعبہ تعلیم و تربیت

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد-500032

ساخت (Stucture)

- 1.1 مقاصد (Objectives)
- 1.2 تمہید (Introduction)
- 1.3 حیاتیاتی سائنس (Biological Sciences)
 - 1.3.1 معنی (Meaning)
 - 1.3.2 فطرت (Nature)
 - 1.3.3 وسعت (Scope)
 - 1.3.4 اہمیت (Importance)
- 1.4 سائنس کی ساخت (Structure of Sciences)
 - 1.4.1 عملی ساخت (سائنس بطور طریقہ عمل)
- Syntactic Structure (Process of Science)
 - 1.4.2 ٹھوس ساخت (سائنس بطور حاصل عمل)
- (Substantive Structure (Product of Science)
 - 1.5 حیاتیاتی سائنس کے اکتساب کی اقدار
- (Values of Learning Biological Sciences)
 - 1.5.1 دانشورانہ اقدار
 - 1.5.2 پیشہ وارانہ اقدار
 - 1.5.3 جمالیاتی اقدار
 - 1.5.4 عملی اقدار

1.5.5 اخلاقی اقدار

1.5.6 نفسیاتی اقدار

1.5.7 ثقافتی اقدار

1.5.8 جدید زندگی میں مطابقت

1.6 حیاتیاتی سائنس کا دوسرے مضامین سے ربط

(Correlation of Biological Sciences with other subjects)

1.6.1 حیاتیاتی سائنس کا ریاضی سے ربط

1.6.2 حیاتیاتی سائنس کا طبیعیات سے ربط

1.6.3 حیاتیاتی سائنس کا سماجی علوم سے ربط

1.6.4 حیاتیاتی سائنس کا زبان سے ربط

1.6.5 حیاتیاتی سائنس کا فنون سے ربط

1.6.6 حیاتیاتی سائنس کا ماحول سے ربط

1.6.7 حیاتیاتی سائنس کا صحت سے ربط

1.7 فرہنگ (Glossary)

1.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to remember)

1.9 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

1.10 مجوزہ مطالعات (Suggested Readings)

1.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ حیاتیاتی سائنس کا تعارف بیان کر سکیں گے۔
- ☆ حیاتیاتی سائنس کے معنی، فطرت، وسعت اور اہمیت کو سمجھ سکیں گے۔
- ☆ سائنس کی ساخت سے واقفیت حاصل کریں گے۔
- ☆ حیاتیاتی سائنس کے اکتساب کی اقدار کو بتا سکیں گے۔
- ☆ حیاتیاتی سائنس کا دوسرے مضامین سے ربط کو بیان کر سکیں گے۔

1.2 تمہید (Introduction)

حیاتیاتی سائنس مطالعہ کرنے کا جدید ترین مضمون ہے جس میں عملی تجربہ کو سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ایک سائنسدان کائنات میں پائی جانے والی بے شمار چیزوں پر تجربہ کرتا ہے اور تجربات کی روشنی میں ٹھوس نتائج اخذ کرتا ہے۔ موجودہ دور میں حیاتیاتی سائنس کی تدریس کا مقصد نہ صرف متعلم کو حیاتیاتی سائنس کی ٹھوس نتائج سے واقف کرانا ہے بلکہ عصری تصورات کی تشکیل، سائنسی انداز فکر کی نشوونما، مہارتوں کا حصول اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔

لہذا بطور حیاتیاتی سائنس کے استاد آپ کو سائنس کی تمام بنیادی باتوں کا علم ہونا چاہئے۔ اس اکائی کے ذریعہ آپ حیاتیاتی سائنس کے معنی و مفہوم، تعریف، فطرت، وسعت اور اہمیت سے واقف ہو جائیں گے۔ حیاتیاتی سائنس کی ساخت اور حیاتیاتی سائنس کے اکتساب کے اقدار سے بھی واقف ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ آپ حیاتیاتی سائنس کا دوسرے مضامین سے ربط کو سمجھ جائیں گے۔

1.3 حیاتیاتی سائنس

1.3.1 حیاتیاتی سائنس کے معنی، مفہوم و تعریف

لفظ حیاتیات انگریزی کے لفظ Biology سے مشتق ہے جو کہ یونانی (Greek) لفظ BIOS سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں حیات (Life)۔ اسی طرح Logy یا Logos لفظ کے معنی ہیں علم یا مطالعہ کرنا۔ اس طرح مجموعی طور پر آپ غور کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ زندگی کے متعلق مطالعہ کو حیاتیات کہتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں:

Study about living organisms are called as Biology

یعنی کسی بھی قسم کے جاندار اشیاء کے متعلق مطالعہ کو حیاتیات کہتے ہیں۔ لفظ بائیولوجی کا سب سے پہلے استعمال 1802ء میں فرانسیسی سائنس دان Lamarck نے کیا تھا۔

اسی طرح لفظ سائنس کی ابتدا لاطینی لفظ سائنٹیا (Scientia) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہے جاننا یا معلومات حاصل کرنا۔

سائنس کی مختلف تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔

☆ با اصول اور منظم ذخیرہ معلومات کو حاصل کرنے کے بعد اصول قرار دینا اور مختلف اصلیت و حقیقت سے علیحدہ کرنا اور اسے مربوط کرنا ہی سائنس کہلاتی ہے۔

☆ سائنس منظم معلومات کا مجموعہ ہے۔

☆ Obourn & Woodburn کے مطابق ”فطری ماحول کی کیفیت و واقعات اور صورتحال کے متعلق انسانی کوشش اور جدوجہد کے ذریعہ حاصل شدہ معلومات ہی سائنس ہے۔“

☆ کولمبیا ڈکشنری کے مطابق ”سائنس باقاعدہ طور پر قدرتی مظاہرہ کرنا اور ذخیرہ معلومات کا اکتسابی عمل ہے۔“

حیاتیاتی سائنس میں جاندار اشیاء کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ابتدائی طور پر اسے دو حصوں علم نباتیات (Botany) اور علم حیوانیات (Zoology) میں تقسیم کیا گیا تھا۔ عمل نباتیات میں پودے کے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے جب کہ علم حیوانیات میں جانوروں کے متعلق مطالعہ کرتے ہیں۔ موجودہ وقت میں حیاتیاتی

سائنس کو مختلف شاخوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس کی تفصیلات آپ حیاتیاتی سائنس کی وسعت میں پڑھیں گے۔

1.3.2 حیاتیاتی سائنس کی فطرت

- i. سائنس ایک طریقہ عمل ہے اور حاصل عمل بھی ہے۔
 - ii. سائنسی معلومات ٹھوس ہوتے ہیں۔
 - iii. سائنسی معلومات تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں۔
 - iv. سائنس کی فطرت سائنسی طریقہ کار پر منحصر ہوتے ہیں۔
 - v. سائنسی معلومات مشاہدے، شہادت اور ثبوت پر مبنی ہوتے ہیں۔
 - vi. سائنس منطق اور تخیلات کا بھی مجموعہ ہے۔
 - vii. سائنس وضاحت کرتا ہے ساتھ ہی پیش گوئی (Prediction) بھی کرتا ہے۔
 - viii. جاندار اشیاء کے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔
 - ix. ہمارے اطراف و اکناف میں پائے جانے والی قدرتی ماحولیات کی فہم عطا کرتا ہے۔
 - x. سائنس انفرادی اور مجموعی طور پر منافع بخش عمل بھی ہے۔
- حیاتیاتی سائنس کی فطرت کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟ کیونکہ:
- ☆ حقائق، نظریات اور قوانین کی روشنی میں متعلم کو بنیادی معلومات فراہم کرنا۔
 - ☆ اس کے ذریعہ متعلم میں سائنسی شعور، سائنسی رویہ اور سائنسی رجحان پیدا کرنا۔
 - ☆ اس کے ذریعہ متعلم میں تجسس اور تخلیقیت کا فروغ ہوگا۔
 - ☆ متعلم میں ذاتی صلاحیتوں اور اہلیتوں کی شناخت کرنے اور خود اعتمادی کے تعمیر میں مدد حاصل ہوگا۔
 - ☆ اس سے سائنسی تکنیکوں کے ذریعہ متعلم کی تربیت کی جاسکتی ہے۔

1.3.3 حیاتیاتی سائنس کا وسعت

فلسفہ تمام علوم کا منبع ہے اور اس کا دائرہ یا وسعت بہت ہی وسیع ہے۔ فلسفہ سے سائنس وجود میں آیا اور سائنسی علم ترقی کرتے ہوئے فلسفہ سے علحدہ ہو کر حیاتیاتی سائنس، طبیعیاتی سائنس اور کیمیائی سائنس میں تقسیم ہو گیا۔ اسی طرح حیاتیاتی سائنس بھی ترقی کرتے ہوئے علم نباتیات اور حیوانیات میں تقسیم ہوا۔ حیاتیاتی سائنس میں جانداروں کے ساخت، افعال، نشوونما، ارتقا، تقسیم اور درجہ بندی وغیرہ کے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے۔

حیاتیاتی سائنس کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(A) نظری یا خالص سائنس (Pure Sciences)

(B) عملی سائنس (Applied Sciences)

(C) متعلقہ شاخیں (Related Branches)

(A) نظری یا خالص سائنس:

اس کے تحت حیاتیاتی سائنس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) نباتیات (Botany): یہ حیاتیاتی سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں پودے کے متعلق سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(ii) حیوانیات (Zoology): یہ حیاتیاتی سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں جانوروں کے متعلق سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(iii) عملی سائنس (Applied Sciences): کسی مخصوص شعبہ علم کی تفصیل سے مطالعہ کے لیے نظری یا خالص سائنس سے جو شاخیں فروغ پا کر اپنا الگ مقام بنایا ہے اسے عملی سائنس کہتے ہیں۔ نظری سائنس میں بے انتہا تحقیقی کام کے نتیجے میں عملی سائنس نمودار ہوا ہے۔ عملی سائنس کو مندرجہ ذیل حصوں یا شاخوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

:Aerobiology (i)

یہ علم حیاتیات کی ایک شاخ ہے جس میں ہوا میں پائی جانے والی نامیات (Organisms)، جراثیم، زیرگل وغیرہ کے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً Pollen اور Spores۔

:Anatomy (ii)

یہ علم حیاتیات کی ایک شاخ ہے جس میں جانداروں کے ساخت اور تنظیم سے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے۔ حیوانات اور نباتات کی جسمانی ترکیب اعضا کا مطالعہ۔ اسے تشریح الابدان یا تشریح الاعضاء بھی کہتے ہیں۔

:Biochemistry (iii)

اس کے تحت جانداروں میں ہونے والے کیمیائی تعامل (Chemical reactions) اور اس کے اجزاء کے ساخت اور افعال کے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً پروٹین، کاربوہائڈریٹ، نیوکلک اسید اور خلیہ میں پائی جانے والی Small molecules وغیرہ۔

:Biotechnology (iv)

علم حیاتیات کی وہ جدید ترین شاخ جس میں کس قسم کی تکنیکی آلات کا استعمال حیاتیاتی نظام، جانداروں اور نامیات وغیرہ کے لیے مخصوص طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں Modified products حاصل ہوتے ہیں۔ قدرتی حیاتی عملوں سے صنعتی مقاصد حاصل کرنا، خصوصاً خورد حیاتی نامیوں کے تولیدی عمل سے جراثیم کش، ضد حیوی ادویات، ہارمون وغیرہ تیار کرنا۔

:Cell Biology (v) (Cytology)

اس میں جانداروں کے خلیوں کا خورد بینی (Microscopic) اور سالماتی (Molecular) سطح پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس میں سالماتی حیاتیات (Molecular Biology) کے تحت حیوانات کے جسمانی سالموں سے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے۔

:Genetics (vi)

اسے جینیات کہتے ہیں جس میں نسلی توارث اور موروثی خصوصیات میں تبدیلی کا مطالعہ کرتے ہیں۔
ماہر جینیات اس کے تحت توارثی، Genes، DNA، RNA وغیرہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

:Microbiology (vii)

اسے خرد حیاتیات کہتے ہیں۔ اس کے تحت نامیات (Micro organism) کا مطالعہ کیا جاتا ہے
جس میں صرف ایک خلیہ سے بنے ہوئے Unicellular بھی شامل ہیں۔ مثلاً Eukaryotes،
Prokaryotes، Fungi، Viruses وغیرہ۔

عملی سائنس کے مندرجہ بالا شاخوں کے علاوہ Physiology، Plantology،
Toxicology، Virology وغیرہ کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(C) متعلقہ شاخیں:

:Agriculture Science (i)

علم حیاتیات کی وہ شاخ جس میں زراعت، کھیتی اور اس کے مختلف طریقوں کے متعلق مطالعہ کیا جاتا
ہے۔

:Medicine (ii)

صحت کے اعتبار سے حیاتیاتی سائنس کا یہ متعلقہ شاخ بہت ہی اہم ہے۔ اس شاخ کی ترقی نے
ہمارے صحت کی بہتری کے لیے مختلف طریقے ایجاد کیے ہیں۔ مختلف قسم کی بیماری میں مرض کی تشخیص کرنا،
علاج کرنا، بچاؤ اور احتیاتی تدابیر میں معاون ثابت ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ڈاکٹر، سرجن، دوائیں اور دیگر
کئی طرح کے روزگار کے دائرے بھی کھلے ہیں۔

لہذا آپ کہہ سکتے ہیں کہ حیاتیاتی سائنس کا دائرہ کار اور وسعت کافی وسیع ہے۔

1.3.4 حیاتیاتی سائنس کی اہمیت

حیاتیاتی سائنس کی تحقیق، ترقی اور ایجادات نے ہماری زندگی کو یکسر بدل ڈالا ہے اور انقلاب لے آیا ہے۔ ہمارے سوچنے کے طریقے، انداز فکر، رویہ اور نقطہ نظر میں بہت تیزی سے تبدیلی آئی ہے۔ حیاتیاتی سائنس کا اثر ہمارے اطراف بالکل عیاں ہیں۔ اس نے زندگی کے مختلف شعبوں کو متاثر کیا ہے۔ جس میں چند حسب ذیل ہے۔

(i) جدید تہذیب پر حیاتیاتی سائنس کے ترقی اور ایجادات نے بہت سارے اثرات رونما کیے ہیں۔ باطل عقیدہ اور اوہام پرستی کو ختم کیا ہے۔

(ii) زراعت کے شعبہ میں جینیاتی انجینئرنگ، کیڑوں پر کنٹرول، پانی کا منظم استعمال، پیداواری تحقیق وغیرہ مختلف سائنسی طریقوں کے استعمال سے زراعت اور پیداوار میں بے شمار اضافہ ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہندوستان میں سبز انقلاب آیا۔

(iii) بہت سارے بیماریاں پہلے لاعلاج تھیں لیکن سائنسی تحقیقات کے بدولت ان سب پر قابو پایا گیا اور صحت کے اعتبار سے بہتری ہوئی۔

(iv) زندگی کی پوشیدہ رازوں کو کھولنے کا کام حیاتیاتی سائنس نے کیا ہے۔ آج انسان کا Genetic Code معلوم ہو چکا ہے۔ سائنس نے Genes کی Alphabet دریافت کر لی ہے۔

(v) اسکولوں میں متعلم کو حیاتیاتی سائنس پڑھانا بہت ہی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ:

☆ طلباء کو مفید سائنسی معلومات حاصل ہو۔

☆ سائنسی رویہ اور رجحانات کا فروغ ہو۔

☆ انفرادی حفظان صحت کی تفہیم حاصل ہو۔

☆ قدرتی ماحول سے دلچسپی پیدا ہو۔

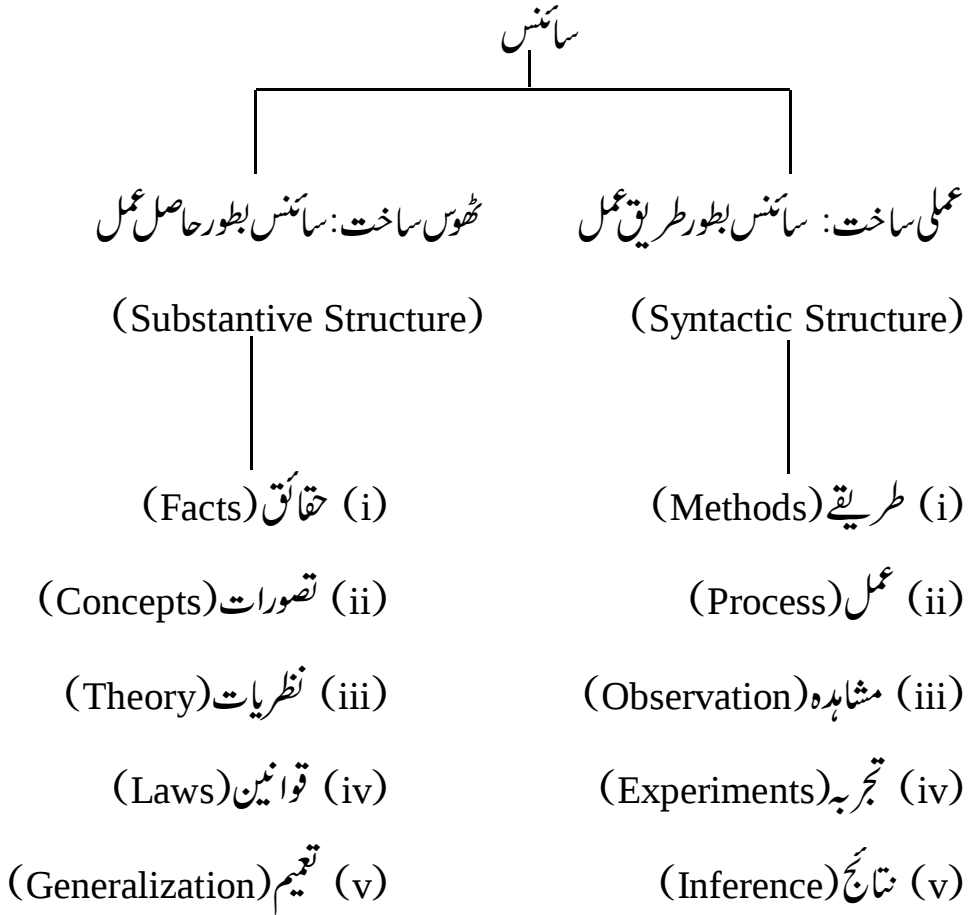
☆ بنیادی اصول اور تصورات روزمرہ کی زندگی میں کارآمد ہوتے ہیں۔

☆ زندگی کو بہتر بنانے کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔

☆ مشاہدے، تحقیق، درجہ بندی اور منظم انداز فکر کا فروغ۔

1.4 سائنس کی ساخت

مندرجہ ذیل خاکہ سائنس کی ساخت کو ظاہر کرتا ہے۔



یا

سائنس بطور طریق عمل (Process of Science)

(1) طریقے: سائنس کی عملی ساخت کا تعلق سائنسی تحقیق کے ان عملوں سے ہے جس کے ذریعے سائنسی علوم کو حاصل کرنے کی تصدیق کی جاتی ہے۔ اس عملی ساخت یعنی سائنس بطور طریق عمل کے ذریعے

سے ہی ٹھوس ساخت یعنی سائنس بطور حاصل عمل تشکیل پاتے ہیں۔ سائنس بطور طریق عمل میں مندرجہ ذیل افعال شامل ہوتے ہیں۔

- ☆ کام کو بہترین انداز میں تکمیل کرنے کے لیے درکار اقدامات۔
- ☆ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے مختلف انداز۔
- ☆ کام کرنے کے دوران درپیش آنے والے مختلف مراحل کی منصوبہ بندی کرنا۔
- ☆ معطیات اور معلومات کو جمع کرنے اور انہیں محفوظ رکھنے کے لیے منظم طور پر اقدامات کرنا۔

(2) عمل: معلومات اور معطیات کو جمع کر کے غور و فکر کرنا، تعین قدر کرنا اور مسئلہ کے حل تک پہنچنے کے مختلف طریقوں کو ہی سائنس کا طریق عمل کہتے ہیں۔

(3) مشاہدہ: مشاہدہ صرف کسی چیز کو دیکھنے، نظارہ کرنے یا کسی شے سے گزر جانے کا نام بالکل نہیں ہے۔ بلکہ جس اشیا کو ہم دیکھتے ہیں اس پر غور و فکر کرنا بھی ہوتا ہے۔ مثلاً پھول، پودے، بارش دیگر اشیا اور جانوروں کو دیکھتے ہیں۔ جس میں ہماری مہارت اور مشاہدہ کی صلاحیت کام آتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے ہی ہم قدرتی اور فطری ماحول کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ مختلف اشیا، پودوں، جانوروں اور انسانوں کے فطری خصوصیات کا جب آپ مشاہدہ کرتے ہیں تو اس کی فطرت، نوعیت اور رویہ کے بارے میں اکتساب حاصل کرتے ہیں۔ اگر آپ پہلی مرتبہ کسی چیز کا مشاہدہ کرتے ہیں تو اس کی خصوصیات کی بنیاد پر ہی درجہ بندی کرتے ہیں۔ مثلاً اشیا کو یکسانیت یا مماثلت کی بنیاد پر ایک گروپ میں رکھتے ہیں۔ جیسے سبزی خور اور گوشت خور، جاندار اور غیر جاندار وغیرہ۔

(4) تجربہ: مشاہدات کی درجہ بندی اور ترسیل کے بعد اس کی پیمائش اور تجربہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً جاندار اشیا کو محفوظ کرنا، خردبینوں، چھوٹے پودوں، حشرات وغیرہ۔ اس طرح کے مشاہدات کو محفوظ کرنے کے لیے مختلف سائنسی اور تجرباتی آلات کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض حالات میں درستگی کی شرح معلوم نہیں ہوتی ہے تو تخمینہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ساتھ ہی پیش قیاسی بھی شامل ہوتا ہے جس میں کسی اشیا کے مخصوص رویہ اور طرز عمل کے بارے میں قیاس آرائی کی جاتی ہے۔ اس طرح آپ مشاہدات اور تجربات کی

بنیاد پر مختلف حقائق کے درمیان ربط بھی معلوم کر سکتے ہیں۔

(5) نتائج: کسی بھی تجربہ کو عمل میں لانے کے لیے اور کسی بھی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے مختلف مہارتوں کی ضرورت درکار ہوتی ہے۔ جسے مربوط مہارتیں کہتے ہیں۔ جن میں متغیرات کی شناخت، عملیت، مفروضہ کی تشکیل تجربہ کی عمل آوری، جدول سازی، معطیات کی تشریح اور نتائج حاصل کرنا شامل ہے۔ مندرجہ بالا تمام طریقے متعلم کو بامعنی معلومات حاصل کرنے اور نتائج برآمد کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

(B) ٹھوس ساخت (Substantive Structure)

یا

سائنس بطور حاصل عمل (Product of Science)

سائنس کی عملی ساخت یعنی سائنس بطور طریق عمل سے جو بھی نتائج اور معلومات حاصل ہوتے ہیں وہی علم کا خاکہ تیار کرتا ہے اور اسے ہی سائنس کا حاصل عمل یا ٹھوس ساخت کہا جاتا ہے۔ ہر مسئلہ کا حل نئے مسئلہ کی دریافت کا موجب بنتا ہے اور یہ گردش عمل جاری رہتی ہے۔ جس کے نتیجے میں علم جمع ہوتا رہتا ہے اور اس میں مسلسل اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بنیادی اجزاء حسب ذیل ہیں۔

(i) حقائق (Facts)

تمام علوم کی بنیاد حقائق پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی طرح سائنسی معلومات کا پورا عمل حقائق سے بھرپور ہوتا ہے۔ لہذا ایسا بیان یا مشاہدہ جس کو تجرباتی طور پر ثابت کیا جاسکتا ہے حقائق (Facts) کہلاتا ہے۔ یہ سچائی پر مبنی ہوتا ہے۔ لہذا آپ کہہ سکتے ہیں کہ حقائق معلومات کے وہ اجزاء ہیں جو جانچنے کے قابل ہوں۔ مثلاً پانی کی ٹھوس حالت برف کہلاتی ہے، پرندے اڑتے ہیں، پانی 100°C پر چوش کھاتا ہے، ہائڈروجن ایک بے رنگ گیس ہے، مچھلی صرف پانی میں زندہ رہتی ہے وغیرہ۔

(ii) تصورات (Concepts)

کسی شے کے خواص کے مجموعہ کو تصور کہتے ہیں۔ یہ ایک نفسیاتی عمل ہے۔ حیاتیاتی سائنس میں تعلیم

کردہ خیال کو تصور کہتے ہیں۔ تصورات بعض سادہ اور بعض پیچیدہ ہوتے ہیں۔ تصورات افکار کا خلاصہ ہوتے ہیں۔ یہ حقائق سے تجربات کے ذریعے اخذ کیا جاتا ہے۔ مثلاً تمام جاندار خلیوں سے بنے ہیں، سبھی جاندار کو روشنی اور گرمی سورج سے حاصل ہوتی ہے وغیرہ۔

(iii) نظریات (Theories)

نظریات حقائق پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس کی تشریح اور توضیح کی جاتی ہے اور اسے جانچا بھی جاتا ہے۔ نظریہ تشریح کی گئی اور بغیر تصدیق کی ہوئی ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ مضبوط ثبوت ہوتے ہیں۔ اس کو وضاحت، قیاس آرائی اور مختلف حقائق سے ربط کی وضاحت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح نظریات کی توثیق بعد کے سائنس دانوں کے ذریعہ کئے جانے والے سائنسی تجربات کے ذریعہ ہوتی ہے اور بعد میں وہی نظریات ثابت ہو جانے کے بعد قوانین کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً Cell Theory، Evolution Theory وغیرہ۔

(iv) قوانین (Laws)

سائنسی قوانین کی تعریف عام طور پر یوں بیان کرتے ہیں کہ ایسے نظریات جسے بہت ہی اچھی طرح سے جانچا گیا ہو اور پھر اسکے نتائج کی تصدیق کی گئی ہو۔ انسائیکلو پیڈیا کولمبیا کے مطابق ”تصدیق شدہ تعیم ہی سائنسی قوانین ہے“۔ مثلاً Law of Independent Assortment، Law of segregation وغیرہ۔

(v) تعیم (Generalization)

سائنسی حقائق سے نتائج برآمد کرنے میں تعیم مددگار ہوتے ہیں۔ حقائق، تصورات اور عمومیت یا تعیم آپس میں مربوط اور ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ آپ یہ جان چکے ہیں کہ حقائق کے ذریعہ تصورات فروغ پاتا ہے۔ لہذا اسی تناظر میں جب کسی سائنسی عمل کے دوران حقائق اور تصورات کی تقسیم یا درجہ بندی کی جاتی ہے، تب اسے عمومیت حاصل ہوتی ہے۔ مشاہدہ، درجہ بندی، ترسیل، پیشین گوئی اور تجربات وغیرہ ایسے اعمال ہیں جس کے ذریعہ عمومیت یا تعیم کا اطلاق ہوتا ہے۔

مثال۔ خلیہ جاندار کی ساختی اور فعلی اکائی ہے، مرکزہ جنیاتی مواد DNA یا RNA سے بنا ہوتا ہے۔

1.5 حیاتیاتی سائنس کے اکتساب کی اقدار

یونیسکو کی بین الاقوامی تعلیمی کمیشن (1972) نے سفارش کی کہ سائنس یا ٹکنالوجی کو کسی بھی سطح کی تعلیمی سرگرمی مثلاً بچوں، نوجوانوں اور بالغوں کے لیے ضروری اجزا قرار دینا چاہیے۔ تاکہ فرد کو اس قابل بنایا جاسکے کہ وہ اپنی ذات، اختیار و عمل میں مہارت پیدا کر کے سماجی توانائی کے ساتھ ساتھ قدرتی اور تعمیری وسائل کو کنٹرول کر سکے۔ اور بالآخر وہ اس قابل بن جائے کہ سائنسی ذہن و دماغ کو فروغ دینے میں لوگوں کی مدد کر سکے۔

موجودہ دور سائنسی دور کے طور پر جانا جاتا ہے، اور اس لیے سائنس اسکولی نصاب میں ایک اہم مضمون سمجھا جاتا ہے۔ سائنسی تعلیم اس لیے بھی ضروری ہے کہ وہ طلباء کی انفرادی اور سماجی زندگی میں بہت ہی زیادہ قدر و قیمت کا حامل ہے۔

حیاتیاتی سائنس کے مندرجہ ذیل اکتسابی اقدار ہیں:

1.5.1 دانشورانہ اقدار

سائنسی تعلیم سے طلباء کی ذہنی تربیت ہوتی ہے۔ مثلاً یہ طلباء میں زیادہ گہرائی سے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے، ان کو سوال کرنے اور زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اپنے آپ کو اور سماجی و ماڈی ماحول کو زیادہ شعوری طور پر سمجھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ گہرے مشاہدے کی عادت ڈالتی ہے اور ان میں سائنسی رجحان اور سائنسی مزاج پیدا کرتا ہے۔

1.5.2 پیشہ وارانہ اقدار

سائنسی تعلیم طلباء کے لیے بہت سے پیشوں کے دروازے کھولتی ہیں جیسے میڈیکل، انجینئرنگ، زراعت، بائیو ٹکنالوجی، پارامیڈیسن، کمپیوٹر اور سائنس کی مدرسی وغیرہ۔

1.5.3 جمالیاتی اقدار

اگر سائنسدانوں نے مظاہر قدرت کی خوبصورتی کو محسوس نہ کیا ہوتا تو حیاتیاتی سائنس میں ترقی کیسے ہوتی؟ حیاتیاتی سائنس طلباء کو آمادہ کرتی ہے کہ وہ مظاہر فطرت کا بغور مطالعہ کریں۔ اس طرح ان میں جمالیاتی حسن کو سمجھنے کی قوت پروان چڑھتی ہے۔ حیاتیاتی سائنس بنیادی طور پر اسرار فطرت کی پردہ کشائی ہے اور فطرت خوبصورت چیزوں کا مخزن ہے۔ لہذا حیاتیاتی سائنس کی تعلیم ایک فرد میں جمالیاتی احساس کی ترقی کے لیے ضروری ہے۔

1.5.4 عملی اقدار

تمام سائنسی ایجادات طلباء کے لیے حیرت اور تجسس کا باعث ہوتے ہیں۔ وہ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ کیسے کام کرتے ہیں اور کن اصولوں پر مبنی ہیں۔ ایک بڑی تعداد میں سائنسی اصول و قوانین کا روزمرہ کی زندگی میں اطلاق ہے۔ چنانچہ باقاعدہ ان سے مستفید ہونے کے لیے کچھ سائنسی معلومات کا ہونا ضروری ہے۔

1.5.5 اخلاقی اقدار

سائنس ہمیں سچائی کا درس دیتی ہے۔ سائنسی تعلیم انکسار کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ سائنس طلباء کو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا سکھاتی ہے۔ سائنسی علم ہمارے اندر سچائی اور قوت استدلال کو فروغ دیتا ہے۔

1.5.6 نفسیاتی اقدار

سائنسی تعلیم عین نفسیاتی اصولوں پر مبنی ہے۔ سائنس میں تجربات اکتساب بذریعہ عمل (Learning by doing) کا سلسلہ نفسیاتی اساس پر ہی مبنی ہیں۔ عملی تجربات کے ذریعہ طلباء میں تحقیقی و تخلیقی رجحان اور خود اعتمادی نشوونما پاتی ہے۔ سائنس مثبت رویہ مثلاً وسیع النظری اور قوت استدلال کو فروغ دینے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

1.5.7 ثقافتی اقدار

سائنسی ایجادات نے ہر قوم کی تہذیب پر اثر ڈالا ہے۔ رہن سہن، پوشاک، آمدورفت اور کھانے پینے کے طریقے سب میں بتدریج تبدیلی ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ سوچنے سمجھنے کے طریقے بھی بدل رہے

ہیں۔ فرسودہ عقائد اور توہمات پر سوالیہ نشان لگ رہے ہیں۔ منقولات کے مقابلے میں معقولات کو ترجیح دی جانے لگی ہے۔ سائنس حقائق کا تنقیدی جائزہ اور منطقیانہ نتائج تک رسائی کا ایک ذریعہ ہے۔

1.5.8 جدید زندگی میں مطابقت

نئی نسل کو مندرجہ بالا سائنسی اہمیت سے روشناس کرانے اور ان کے اندر صحیح، مفید اور صحت مند اقدار پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ سائنس کی تعلیم ثانوی سطح پر موثر انداز میں فراہم کی جائے تاکہ مستقبل کے قوم کے معمار سائنسی مزاج کے حامل ہوں اور ان کے عمل سے ملک سماجی، سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے ترقی کر سکے۔ سائنسی رویہ والے افراد وسیع الذہن ہوتے ہیں اور مسائل زندگی کو حل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اس طرح وہ ایک پرامن اور کامیاب زندگی گزارتے ہیں۔

چنانچہ سب کے لیے تعلیم کا پھیلاؤ اور عصر حاضر میں سائنس کی کارکردگی و اہمیت سے روز افزوں واقفیت کے پیش نظر یہ کوئی حیران کن بات نہیں ہے کہ سائنسی تعلیم کی اہمیت، شہرت اسکولوں میں بڑھتی جا رہی ہے۔

1.6 حیاتیاتی سائنس کا دوسرے مضامین سے ربط

حیاتیاتی سائنس صرف اپنے آپ میں ایک مضمون نہیں ہے بلکہ نصاب تعلیم کے مختلف دوسرے مضامین سے باہمی ربط کو ظاہر کرتا ہے۔ نصاب تعلیم میں دیگر مضامین کے ساتھ حیاتیاتی سائنس بالکل مختلف نہیں ہو سکتی ہے۔ لہذا سائنس کی تمام شاخوں کی طرح حیاتیاتی سائنس بھی دوسرے مضامین سے باہمی تعلق رکھتی ہیں۔

1.6.1 حیاتیاتی سائنس کا ریاضی سے ربط

تمام دوسرے مضامین کی طرح حیاتیاتی سائنس بھی بغیر ریاضی کے نامکمل ہو سکتی تھی۔ ریاضی کے ذریعہ ہی سائنسی اصولوں کو بنیاد فراہم ہوئی۔ سائنس کی حقیقی فہم کے لیے ریاضی کا علم نہایت ہی ضروری تصور کیا جاتا ہے۔ بہت سارے ایسے موضوعات ہیں جو سائنس میں مسلسل استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اعشاریہ، تناسب، معکوس تناسب، مساواتیں، گراف، ترسیم وغیرہ۔ خصوصاً موجودہ دور میں حیاتیاتی سائنس کے جدید شاخوں Biotechnology، Bioinformatics، Biophysics وغیرہ میں ریاضی کا علم نہایت ضروری ہے۔

اس لیے اسکولوں میں ریاضی اور حیاتیاتی سائنس کے اساتذہ کے درمیان بھی باہمی ربط اور تفہیم کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ متعلم کو زیادہ معلومات فراہم کر سکیں۔

1.6.2 حیاتیاتی سائنس کا طبیعیات سے ربط

عملی سائنس (Applied Science) مثلاً Molecular، Optics، Biophysics اور Biology اور Biotechnology وغیرہ اہم ترین مضامین حیاتیاتی سائنس اور طبیعیات باہم مربوط ہیں۔ ایک دوسرے پر منحصر ہیں اور بغیر ایک دوسرے کے ربط کے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ مثال کے طور پر انسان کے جسم کے اعضاء کے افعال طبیعیاتی سائنس کے اصولوں سے متعلق رکھتا ہے۔ مثلاً آنکھ کی ساخت اور افعال کیمرہ کے افعال کے مساوی ہے۔ اسی طرح شعاعی ترکیب (Photosynthesis)، نظام تنفس (Respiration)، Metabolism وغیرہ بھی اس کے مثال ہیں۔ اسی طرح ہاضمہ کی تدریس میں خامرے، ترشہ اور قلی کو سمجھانے کے لیے کیمیا کا علم ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح کلوروفلور و کاربن، ترشی بارش، اوزون کے نقصان دہ اثرات کو سمجھانے کے لیے بھی کیمیا کا علم ضروری ہے۔

اسی طرح کیمیائی کھاد فاسفیٹ، سلفیٹ وغیرہ کا معلومات بھی ضروری ہے۔ اسی طرح Biochemistry حیاتیات اور کیمیا سے مل کر وجود میں آیا جدید شاخ ہے جس میں حیاتیاتی سائنس اور کیمیائی سائنس کے اصولوں کی ایک ساتھ مطالعہ اور تحقیق کی جاتی ہے۔

1.6.3 حیاتیاتی سائنس کا سماجی علوم سے ربط

حیاتیاتی سائنس اور سماجی علوم بہت حد تک ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ سماجی زندگی اور سائنس کا رشتہ عقلیاتی نظریات پر مبنی ہے۔ سماجی علوم کے ایک مضمون جغرافیہ کا علم حیاتیات سے بہت ہی زیادہ تعلق ہے۔ جس کی وجہ سے جغرافیہ کو بھی سائنس کی ایک شاخ تصور کیا جانے لگا ہے۔ مٹی، آب و ہوا، نباتات، حیوانات وغیرہ کی درجہ بندی کا مطالعہ دونوں مضامین میں کیا جاتا ہے۔ درجہ حرارت، بارش اور فصل کو متاثر کرنے والے کیڑے او عوامل کا تعلق حیاتیات اور جغرافیہ کو آپس میں مربوط کرتا ہے۔

اسی طرح حیاتیات کا تعلق علم معاشیات سے بھی ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ حیاتیاتی سائنس کے تحقیق

نے دنیا بھر کی معیشت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں سبز انقلاب کے ذریعہ پیداوار میں کافی اضافہ ہوا۔

اسی طرح حیاتیات کا تعلق تاریخ سے بھی ہے۔ سائنسی ایجادات اور انکشافات کی تفصیلات، سائنسدانوں کی سوانح حیات اور اس کے کاموں کا علم ہمیں تاریخ کے مطالعہ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔

1.6.4 حیاتیاتی سائنس کا زبان سے ربط

ادب کے شعبہ میں سائنسی موضوعات پر بہت ساری تحریریں ہیں جو زبان اور حیاتیاتی سائنس کے رشتہ کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی علم کی ترسیل کے لیے زبان کا فہم ہونا سب سے اہم ہے۔ لہذا سائنس کے طلباء، اساتذہ اور سائنسدانوں کے لیے بھی سائنسی معلومات کے اظہار اور تحریر کے لیے زبان ہی واحد ذریعہ ہے۔

1.6.5 حیاتیاتی سائنس کا فنون سے ربط

حیاتیاتی سائنس کے مطالعے کے لیے فنون، فائن آرٹ، ڈرائنگ، پینٹنگ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ سائنس کے متعلم کو ڈرائنگ اور پینٹنگ کی بھی تربیت دی جائے۔ کسی بھی سبق کے ذیلی عنوانات کو چارٹ، اشکال، ماڈل وغیرہ کے ذریعہ آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔

1.6.6 حیاتیاتی سائنس کا ماحول سے ربط

حیاتیاتی سائنس اور طبعی ماحول میں آپسی ربط پایا جاتا ہے۔ اس لیے ہمارے طبعی ماحول اور سماج کے اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے سائنس کا علم ضروری ہے۔ اسی لیے سائنس کے استاد کے لیے ضروری ہے کہ تدریس کو طبعی ماحول سے مربوط کر کے طلباء کی روزمرہ کی زندگی سے متعلق مثالیں پیش کریں۔ ماحولیاتی آلودگی کے متعلق بیداری پیدا کریں۔

1.6.7 حیاتیاتی سائنس کا صحت سے ربط

صحت کی اہمیت اور حفظان صحت کے لیے حیاتیاتی سائنس کا علم نہایت ضروری ہے۔ حیاتیاتی سائنس کی

تحقیق و ترقی سے ہی مختلف عضویوں مثلاً بیکٹریا، وائرس وغیرہ کی شناخت ممکن ہو سکی اور ان بیماری پیدا کرنے والے عضویات سے حفاظت کے لیے Antibiotics بنائی گئی۔ اسی طرح کئی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے ٹیکہ (Vaccine) کی ایجاد ہوئی۔ لہذا حیاتیاتی سائنس اور صحت کا تعلق بہت قریبی ہے۔ اس لیے اس کی واقفیت طلباء کے لئے بھی نہایت مفید اور کارآمد ہوگی۔

1.7 فرہنگ

☆ حیاتیاتی سائنس کی تدریس (Teaching of Biological Science)

☆ حیات (Bios)

☆ مطالعہ کرنا (Logy or Logos)

☆ معلوم کرنا (Scientia)

☆ نظری یا خالص سائنس (Pure Science)

☆ عملی سائنس (Applied Science)

☆ نباتیات (Botany)

☆ حیوانیات (Zoology)

☆ نامیات (Organisms)

☆ کیمیائی تعامل (Chemical Reactions)

☆ سائنس کی ساخت (Structure of Science)

☆ عملی ساخت (Syntactic Structure)

☆ ٹھوس ساخت (Substantive Structure)

☆ سائنس بطور طریق عمل (Process of Science)

1.8 یاد رکھنے کے نکات

☆ لفظ حیاتیات انگریزی کے لفظ Biology سے مشتق ہے جو کہ یونانی (Greek) لفظ BIOS سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں حیات (Life)۔ اسی طرح Logy یا Logos لفظ کے معنی ہیں علم یا مطالعہ کرنا۔ اس طرح مجموعی طور پر آپ غور کریں تو کہہ سکتے ہیں کہ زندگی کے متعلق مطالعہ کو حیاتیات کہتے ہیں۔

☆ کسی بھی قسم کے جاندار اشیاء کے متعلق مطالعہ کو حیاتیات کہتے ہیں۔ لفظ بائیولوجی کا سب سے پہلے استعمال 1802ء میں فرانسیسی سائنسدان Lamarck نے کیا تھا۔

☆ حیاتیاتی سائنس میں جاندار اشیا کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ابتدائی طور پر اسے دو حصوں علم نباتیات (Botany) اور علم حیوانیات (Zoology) میں تقسیم کیا گیا تھا۔ عمل نباتیات میں پودے کے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے جب کہ علم حیوانیات میں جانوروں کے متعلق مطالعہ کرتے ہیں۔

☆ سائنس کی عملی ساخت یعنی سائنس بطور طریق عمل سے جو بھی نتائج اور معلومات حاصل ہوتے ہیں وہی علم کا خاکہ تیار کرتا ہے اور اسے ہی سائنس کا حاصل عمل یا ٹھوس ساخت کہا جاتا ہے۔ ہر مسئلہ کا حل نئے مسئلہ کی دریافت کا موجب بنتا ہے اور یہ گردش عمل جاری رہتی ہے۔ جس کے نتیجے میں علم جمع ہوتا رہتا ہے اور اس میں مسلسل اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔

☆ حیاتیاتی سائنس کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ نظری یا خالص سائنس (Pure Sciences)، عملی سائنس (Applied Sciences)، متعلقہ شاخیں (Related Branches)۔

1.9 نمونہ امتحانی سوالات

A. مختصر جواب والے سوالات

1. حیاتیاتی سائنس کے معنی و مفہوم بتائیں؟
2. حیاتیاتی سائنس کے فطرت کو واضح کریں۔
3. حیاتیاتی سائنس کے وسعت کو بیان کریں۔
4. حیاتیاتی سائنس کے اہمیت کو بیان کیجئے۔
5. حیاتیاتی سائنس اور ریاضی کے تعلق کو واضح کیجئے۔

B. طویل جواب والے سوالات

1. سائنس کی ساخت سے کیا مراد ہے؟ سائنس بطور طریق عمل اور سائنس بطور حاصل کا تفصیلی جائزہ پیش کیجئے۔
2. حیاتیاتی سائنس کے اکتساب کی اقدار کو تفصیل سے بیان کیجئے۔
3. حیاتیاتی سائنس کا دوسرے مضامین سے ربط کو واضح کیجئے۔

1.10 مجوزہ مطالعات

1. Agarwal, D. D. (2001). Modern methods of Teaching Biology, New Delhi: Sarup & Sons.
2. Ahmad, Jasim (2011). Teaching of Biological Science, New Delhi: PHI Learning Pvt. Ltd.
3. Chikara, M. S. & S. Sarma (1985). Teaching of Biology, Ludhiana: Prakash Brothers.
4. Gupta, S. K. (1983). Teaching of Science Education, New Delhi: Vikash Publishing House Pvt. Ltd.

5. P. Ameetha (2006). Methods of Teaching Biological Science, Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.
6. ڈی۔ این۔ شرما، آر۔ ایس۔ شرما (1980)، سائنس کی تدریس، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی۔
7. وزارت حسین، ودود الحق صدیقی (2007)، سائنس کی تدریس، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ۔
8. سائنس کی تدریس، سائنس میں تدریسی منصوبہ بندی اور تعین قدر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اور IGNOU کورس مواد۔

B.Ed - (DM) - Paper - ED - 204

حیاتیاتی سائنس کی تدریس

Teaching of Biological Sciences

اکائی-2 حیاتیاتی سائنس کی تعریف اور ارتقاء

Unit - II History & Development of Biological Sciences

ڈاکٹر انصار الحسن

(اسٹنٹ پروفیسر)

Dr. Ansarul Hasan

(Assistant Professor)

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح (میوات) - 122107

اکائی-2 حیاتیاتی سائنس کی تاریخ اور ارتقاء

Unit - II History & Development Biological Sciences

2.1	تمہید (Introduction)
2.2	مقاصد (Objectives)
2.3	حیاتیاتی سائنس کے ارتقاء میں سنگ میل
	(Important Milestones in the Development of Biological Sciences)
2.3.1	مشرقی حیاتیاتی سائنس کی تاریخ (History of Oriental Biological Sciences)
2.3.2	مغربی حیاتیاتی سائنس کی تاریخ (History of Western Biological Sciences)
2.4	حیاتیاتی سائنس میں اہم سائنسدان (Important Scientists in Biological Sciences)
2.4.1	ارسطو (Aristotle)
2.4.2	چارلس ڈارون (Charles Darwin)
2.4.3	گریگر جابون مینڈل (Gregor Johnn Mendal)
2.4.4	رابرٹ ہک (Robert Hook)
2.4.5	لوئی پاستور (Louis Pasteure)
2.4.6	ولیم ہاروے (William harvey)
2.4.7	الیکزینڈر فلمینگ (Alexander Flamming)
2.4.8	ایم ایس سوامی ناتھن (M.S. Swaminathan)
2.5	انسانی بہبود میں حیاتیاتی سائنس کا کردار (Role of Biological Sciences in Human Welfare)
2.6	فرہنگ (Glossary)
2.7	یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remember)
2.8	نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
2.9	سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

2.1 تمہید (Introduction):-

پہلی اکائی میں آپ حیاتیاتی علوم کی نوعیت، اہمیت اور اس کی اسکول کے دوسرے مضامین سے اہم رانگی سے واقفیت ہوئے ہیں چونکہ کسی بھی علم میں ترقی کسی مخصوص زمانے یا دور سے مقید نہیں رہی ہے۔ بلکہ انسان کے تجسس کے فطرت نے علم میں تحقیق اور ترقی کے ذریعہ روز بروز نئے انکشافات ہوتے رہے ہیں۔ علم حیاتیاتی میں بعض انکشاف ایسے ہوئے جو مضمون میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان سنگ میل کو حاصل کرنے میں کوئی نہ کوئی انسان کی منفرد کوشش رہی ہے جس کے نتیجے میں علم حیاتیاتی میں معیاری ترقی ہوئی ہے۔ اب اس بات کی فکر کی جاتی رہی ہے کہ ایسے علم کا انسانی فلاح و بہبود کی خاطر کس طرح استعمال کیا جائے۔ کیونکہ سائنس بذات خود کافی معروضی ہے۔ اس اکائی میں مندرجہ بالا مدعوں پر بحث تفصیل سے کی گئی ہے۔ تاکہ معلم علم حیات کی ارتقا کو تاریخ اور انسانی کوششوں کی نظریے سے ادراک کرے اور اس کے استعمال کو فلاحی بنائے۔

2.2 اس اکائی کی تکمیل پر اس قابل ہو جائیں گے کہ

- 1 حیاتیاتی سائنس کی تاریخ کے بارے میں جان سکیں۔
- 2 ارسطو کے بارے میں جان سکیں۔
- 3 چارلس راون کے بارے میں جان سکیں۔
- 4 سائنس میں گرہر جان مینڈل (George Johnn Mendal) کی خدمات جان سکیں۔
- 5 ولیم ہاروے، الیگزینڈر فلمینگ، ولیم ہاروے اور ایم ایس سوی ناٹھن کے بارے میں جان سکیں۔
- 6 انسانی فلاح و بہبود میں حیاتیاتی سائنس کے قرارداد کو جان سکیں۔

2.3 حیاتیاتی سائنس کے ارتقاء میں اہم سنگ میل

(Important Milestones in the Development of Biological Sciences)

موجودہ دور سائنس ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں داخل ہو گیا ہے۔ آج کے جدید دور میں ہم کو ہمیشہ گاڑیوں کی آواز اور فیکٹریوں کی آواز نیند سے بیدار کرتی ہے۔ آج جو ہم کھانا کھاتے ہیں، کپڑے پہنتے ہیں، کتاہیں اور اخبارات پڑھتے ہیں یہ سب چیزیں سائنس کے اطلاق کا نتیجہ ہے۔ آج دنیا کا ہر انسان اپنی زندگی میں سائنس کے اثرات کی وجہ سے آسانیاں محسوس کر رہا ہے۔ آج سائنس ہماری زندگی میں اس قدر داخل ہو گیا ہے کہ یہ انسانی زندگی میں پیدائش کے وقت سے ہی داخل نہیں ہوتا بلکہ کئی بار تو اس کی پیدائش بھی سائنس کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ سائنس نے ہماری زندگی کو اتنا آرام دہ اور خوشحال بنا دیا کہ پچاس سال پہلے کا آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

انسانی تاریخ کی شروعات میں قدرت انسان کے اوپر حاوی تھی لیکن انسان کہ اندر کچھ ایسی خصوصیات ہیں جو اس کو دیگر جانداروں سے اسے الگ کرتی ہیں۔ جیسے نہایت ہی زیادہ ذہانت اور سیدھے کھڑے ہونا (Erect Posture)، دو پیروں پر چلنا اور ہاتھ کے انگوٹھے کا دوسری انگلیوں کے بیچ 90 ڈگری کا Angle بننا۔ ہاتھ کی انگلیوں اور انگوٹھے کے بیچ میں Angle بننے کی وجہ سے وہ پتھروں اور دوسری چیزوں کو اپنی مٹھی میں صحیح سے پکڑ سکتا ہے اور اس لیے اس نے پتھروں اور لکڑیوں کو تراش کر اوزار بنائے۔ ان وجوہات سے انسان نے دھیرے دھیرے قدرت (Nature) پر قوت حاصل کی اور یہی واحد ایسی مخلوق ہے جس نے تہذیب اور تمدن کی نشوونما کی اور اس میں سائنس نے اہم کردار ادا کیا۔ سائنس لاطینی زبان کے لفظ Scentia سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے علم یا جاننے کی کوشش کرنا۔ سائنس میں بہت سے ایجادات اور تحقیق ہوئی ہیں جن سب کی وجہ سے دنیا میں سائنس آج اس مقام تک پہنچا ہے۔ تاریخ کا مطلب یہ ہے کہ ان واقعوں کا مطالعہ کرنے سے ہیں جن واقعوں نے انسانیت کو زیادہ متاثر کیا ہے۔ اس نے سبھی واقعوں کا مطالعہ نہیں کرتے اسی طرح سنگ میل وہ واقعہ ہیں جس نے

انسانیت کی تاریخ کی سمت کو بدل دیا ہے۔

انسان شروع میں پتھروں کے اوزار بنا کر ان سے پودوں کی جڑیں کھود کر اور جانوروں کو مار کر اپنی غذا کی ضرورتوں کو پورا کرتا تھا۔ اس نے دھات کی تلاش کی اور اس کے اوزار استعمال کرنے لگا اسی کڑی میں اس نے پہیہ (Wheel) آگ اور زراعت کی کھوج کی، زراعت کی کھوج سے انسانی زندگی کو پوری طرح بدل کر رکھ دیا اور اب وہ خانہ بوشی کو چھوڑ کر ایک ٹھہراؤ والی زندگی بسر کرنے لگا۔ پہیہ کے استعمال سے اس کی نقل و حرکت میں تبدیلی آئی اور آسانی بھی فراہم ہوئی۔ پتھر کے دور کے بعد دھاتی دور شروع ہوا جس کی ابتداء تقریباً 4000 سال قبل سے ہوئی۔ دھاتی دور (Metal Age) تین مرحلوں سے گزرتا ہے۔

(۱) تانبے کا دور

(۲) کانسنے کا دور

(۳) لوہے کا دور

لوہے کے دور میں ٹکنالوجی کو بہت زیادہ فروغ حاصل ہوا جس کی وجہ سے ایک اہم ذہنی انقلاب ہوا اور کائنات کے بارے میں نظریہ بدلا اور اس نے کائنات کو دیوی دیوتاؤں کے ذریعہ نہیں بلکہ ان سے آزاد طبعیاتی اصولوں کی بنیاد پر سمجھنے کی کوشش کی۔ اس نظریے نے سائنس اور فلسفہ کو معروضی طریقوں سے قدرت کو سمجھنے کی بنیاد ڈالی۔ ویسے تو یونانیوں نے سائنس کو 6000 ق۔ م ایک نیا نظریہ دیا لیکن ان سے قبل ہندوستانی سائنسداں آریہ بھٹ نے شمسی مرکوزی نظام کی تائید کی۔ اس دور میں ہندوستان کا قدیم طبی نظام جس کو آیور وید (Ayurveda) کہا جاتا ہے اس کی آغاز ہوتی ہے۔ چرک (Charka) نے چرک سمجھتا اور سسرتا نے اپنی کتاب سسرتا ہمالکھی۔ ان کتابوں نے ہندوستانی طب کی بنیاد رکھی یونان کے ارسطو نے پودوں کی درجہ بند کے اصولوں کو پیش کیا۔ ایراسیمس ٹرائس (Erasistratys) نے انسانی دماغ کے تشخص کی اہمیت معلوم کی۔ انسانی تاریخ میں پیچ کا دور ایسا گزرا کی لوگ سائنس سے دور اور مذہبی نقل و حرکت میں زیادہ مشغول رہے۔ اس دور کو سائنس کے لیے ڈارک ایج (Dark Age) کہتے ہیں۔ جدید سائنس کا ارتقاء 1440 تا 1750 دور میں ہوا اور اس دور کو نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کہا جاتا ہے۔ اس دور میں مختلف علوم کی بنیاد پڑی۔ اس دور میں ایک نے علم فلکیات کا جنم ہوا جس کی بنیاد شمسی نظام ہے۔ کولمبس (Columbus) نے امریکہ اور واسکو ڈی گاما (Vasco De Gama) نے ہندوستان کی تلاش کی۔ گلیلیو (Galilio) نے فلکیاتی اجسام کے مطالعہ کے لیے دوربین کی ایجاد کی اور یہ بتایا کہ کائنات محدود ہے۔ ولیم گبرٹ نے مقناطیس کے بارے میں ایک کتاب لکھی ولیم ہاروے نے جسم میں خون کے دوڑنے کے بارے میں تحقیق کی اور یہ بتایا کہ خون جسم میں ایک چکر (Cycle) کی شکل میں دوڑتا ہے۔ رابرٹ ہک (Robert Hook) نے خود بین کو ایجاد کیا اس سے حیاتیاتی سائنس میں خود بینی مطالعہ کا نیا دور شروع ہوا۔ Car Linnaeus نے ذی حیات وجود کی درجہ بندی پیش کی اور اسے درجہ بندی کا باپ (Father of Taxonomy) کہا جاتا ہے۔ لوئی پاسچر نے 1882 سے 1885 نے پاستوریت (Pasteurisation) کا ارتقاء کیا۔ James Watson & Crick نے DNA کی ساخت کا مطالعہ کیا اور سالماتی حیاتیات (Molecular Biology) کی بنیاد رکھی۔ ایم ایس سوامی ناتھن نے زراعت میں سبز انقلاب کو روشتاس کیا۔

2.3.1 مشرقی حیاتیاتی سائنس کی تاریخ (History of Oriental Biological Sciences)

سائنس کی کئی شاخ ہیں اور حیاتیاتی سائنس ان میں سے ایک اہم شاخ ہے۔ انگریزی لفظ Biology ایک یونانی لفظ سے ماخوذ ہے جسے چین لیبارک (Jean Lamarck) نے پہلی بار استعمال کیا۔ یونانی زبان میں Bio کے معنی زندگی اور Logos کے معنی مطالعہ سے ہے۔ حیاتیاتی سائنس، سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں جاندار غصویوں جیسے نباتات، حیوانات خود ذی حیات وجود (Micro Organism) کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ حیاتیاتی سائنس وہ سائنس ہے جس میں ذی حیات وجود اور اس کے ہر پہلوؤں جیسے ساخت، افعال، وہ باہری حالت وغیرہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے جس میں یہ جاننے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کیسے ذی حیات وجود (Leaving Organism) اپنے ماحول کی تبدیلی سے مطابقت پیدا کرتے ہیں اور اپنی زندگی میں پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کی قوت پیدا کرتے ہیں۔ حیاتیاتی سائنس کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنا کہ انسان۔ انسان میں مشاہدہ کی قوت کی وجہ سے وہ یہ تجزیہ کرتا رہا ہے کہ وہ کس طرح سے صحت مند رہے۔ انسان شروع سے ہی یہ مطالعہ کرتا رہا ہے کہ ان میں کون کون سی بیماریاں پھیلتی ہیں اور ان کی وجوہات کیا ہیں اور ان بیماریوں کو دور کرنے کے لیے وہ جانوروں اور

پودوں کا استعمال کیسے کر سکتا ہے۔ اسی طرح اس نے اپنی اور فصلوں کی نسلیں سدھارنے کے لیے بھی تحقیق کی اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسان کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی ماہر حیاتیاتی سائنس تھا۔

حیاتیاتی سائنس کی تحقیق کی جستجو کا عمل کئی صدیوں پہلے شروع ہوا اور آج تک جاری ہے۔ حیاتیاتی سائنس کی معلومات کسی خاص خطے تک محدود نہ تھی بلکہ یہ دنیا کے مختلف خطوں میں پھیلی تھی اور یہ معلومات ایک یا دو دن میں حاصل نہ ہوئی بلکہ یہ معلومات آج جس شکل میں ہے ان کو اکٹھا کرنے میں صدیاں بیت گئیں۔ ارسطو (Aristotle) 322 to 384 قبل مسیح) اور گیلن (Galen) نے سب سے پہلے حیاتیات پر لکھا۔ جس کے لکھے ہوئے ریکارڈ موجود ہے۔ اس کے بعد تقریباً ایک ہزار سال تک کوئی کام نہیں ہوا اور اس دور میں مذہبی نظریات سائنسی علوم پر غالب تھے اور اس لیے اس وقفے کو سائنس کا ڈارک دور (Dark Age) کہا جاتا ہے۔ ویسالیس (Vasalius) 1514 - 1564 اور ولیم ہاروے نے سولہویں صدی میں حیاتیاتی سائنس میں دلچسپی لی اور اس وقت سے آج تک لاکھوں سائنسداں حیاتیات کے مطالعہ کے کام میں مصروف ہیں لیکن مشرقی دنیا میں اتنی قدیم سائنس ہے جس کے طریقہ علاج کو دنیا میں کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔ رگ وید (Rig Veda) میں جو 4000 سال قبل لکھی گئی اس سے ہندوستان کے اس وقت کے سائنس کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ ہندوستانی طبی نظام جس کو Ayurveda کہا جاتا ہے وہ اس زمانے میں کافی ترقی کر چکا تھا۔ مہارشی اتریہ (Atriya) کو بابائے آیور وید کہا جاتا ہے۔ دھوتری (Dhantriya) کو طب کا خدما مانا جاتا ہے۔ جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کو طب کا علم برہما (Brahma) سے حاصل ہوا۔ آیور وید پر کئی کتابیں لکھی گئیں ان میں 800 قبل مسیح میں لکھی گئی بھیلا سمہتا (Bhela Samhita) اگنی ویش کی اگنی سمہتا (Agni Samhita) اور چرک کی چرک سمہتا (Charak Samhita) تحقیق کی بنیاد بنی آیور وید کا طبی نظام زیادہ تر چرک کے اصولوں پر مبنی ہے۔ چرک نے اپنی کتاب چرک سمہتا میں مختلف امراض ان کی جوہات اور طریقہ علاج کے بارے میں کھل کر لکھا ہے۔ سرتانے سرتاسمہتا میں جراحی میں دھوتری کی مہارت کے علاوہ 300 جراحی آپریشن اور 121 طرح کے جراحی آلات اور 650 ادویات کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب ہندوستانی طب آیور وید کی بنیاد بنی۔ ان کتابوں میں یہ تفصیل سے لکھا گیا ہے کہ کیسے مختلف قسم کے پودوں سے دوائیں بنائیں اور امراض دور کرنے میں ان کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مشرقی سائنس مغربی سائنس کی طرح معیاری ہے۔

2.3.2 مغربی حیاتیاتی سائنس کی تاریخ

(History of Western Biological Sciences)

سائنس کی ترقی میں مغربی سائنسدانوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ارسطو کو حیاتیاتی سائنس کا باپ (Father of Biology) کہا جاتا ہے۔ ارسطو نے جانوروں کی بھی درجہ بندی کی۔ لیون ہک (Leuwen Hook) نے خوردبین بنائی اور خورد اجسام (Microorganism) کا مطالعہ کیا۔ لیمارک (Lamarck) نے استعمال اور نہ استعمال (Use and Disuse) کا نظریہ پیش کیا۔ Darwin نے انسانوں کا ارتقاء، (Decent of Man)، نئی نسلوں کا پیدا ہونا (Origine of New Species) اور قدرتی انتخاب (Natural Selcection) جیسے نظریے پیش کیے۔ ڈارون کے مطابق تغیر (Variation) اور قدرتی انتخاب کی وجہ سے نئی نسلیں پیدا ہوتی ہیں۔ کارلینس (Car Linnaus) نے جانوروں اور پودوں کی درجہ بندی کا حصول دیا اور اس کو Father of Taxonomy کہا جاتا ہے۔ لوئس پائچر 1822 سے 1895 میں خوردبینی اجسام سے دودھ کو محفوظ رکھنے کے لیے پاستورت (Pasterisation) کے طریقے کو ایجاد کیا۔ Rene Lannec نے Stathoscope کو ایجاد کیا۔ رابرٹ کوچ (Robert Coach) نے خوردبین کی مدد سے ہیضہ (Cholore) کے سبب پیدا ہونے والے جراثیم کو معلوم کیا۔

والٹر ریڈ (Walter Reed) نے زرد بخار (Yello Fever) کو پھیلائے والے مچھر کو معلوم کیا۔ الیگزینڈر فلمینگ (Alexender Flamming) نے پینسلین (Pencilin) کو دریافت کیا۔ Emil Von Behring نے Diphtheria سے بچاؤ کا ٹیکا ایجاد کیا اور Watson and Crick نے ڈی این اے (DNA) کا ماڈل پیش کیا۔

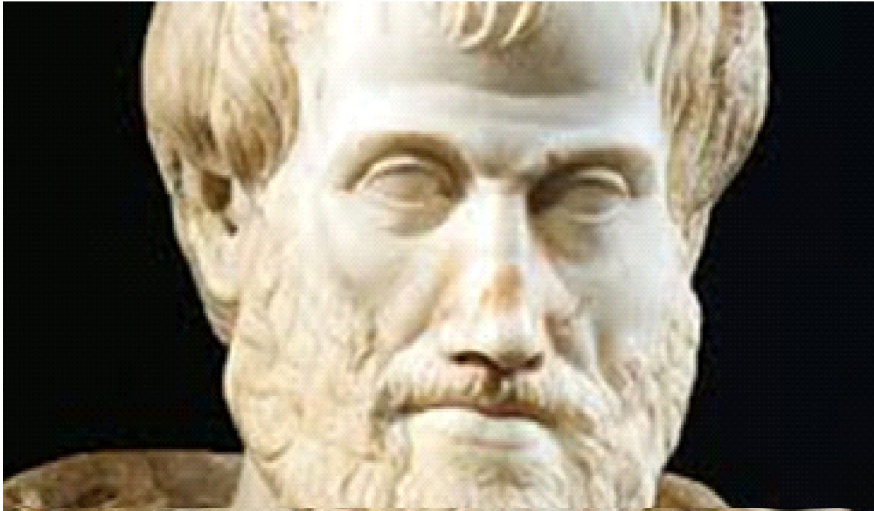
2.4 حیاتی سائنس کے اہم سائنسداں

(Important Scientists in Biological Sciences)

سائنسداؤں کی محنت اور مشقت کی وجہ سے دنیا میں اتنے سارے ایجادات ہوئے کہ انسان جہاں ایک طرف جنگل میں پیڑوں کی جڑ کو کھا کر اور جنگلی جانوروں کا شکار کر کے کھانے کی ضرورتوں کو پوری کرتا تھا اور خانہ بدوش زندگی بسر کر رہا تھا۔ لیکن سائنسداؤں کے دن رات محنت کی وجہ سے پوری دنیا کی تصویر ہی بدل گئی۔ انسانی ثقافت کئی مرحلوں سے ہو کر گزری ہے۔ ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں جانے میں سائنسداؤں نے اہم کردار ادا کیا ہے اور حیاتیاتی سائنسداؤں کو نہیں پھول سکتے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی سائنس کے لیے صرف کر کے انسانی ثقافت کو اس درجے تک پہنچایا۔ ان میں سے کچھ کے بارے میں ہم نیچے جانیں گے۔

2.4.1 ارسطو (Aristotle) (384 - 322 B.C)

ارسطو مغربی دنیا کا پہلا حیاتیاتی سائنسداں تھا۔ حالانکہ ارسطو سے پہلے بھی کئی لوگوں نے جانوروں اور نباتات کا مطالعہ کیا لیکن وہ اتنا منظم طریقہ نہ اپنا سکے جتنا کہ ارسطو نے اپنایا۔ اس لیے ارسطو کو بابائے حیاتیات کہا جاتا ہے۔ ارسطو 384 ق۔م - Stagirus قصبہ میں پیدا ہوا۔ ارسطو کے باپ کا نام نیکوماکس (Nicho Machus) تھا جو ایک شاہی خاندان سے تھا۔ 18 سال کی عمر میں ارسطو ایتھین گئے اور وہاں پلیٹو (Platuo) کی اکیڈمی میں داخلہ لیا اور یہاں 20 سال تک ارسطو کے لیکچر اور اس کے نظریات سے مستفیض ہوتا رہا۔ پلیٹو کے انتقال سے ارسطو کافی دیکھی تھا اور اس نے ایتھین کو چھوڑ دیا اور Macedona کو منتقل ہو گیا اور وہاں کا ارسطو کا شاگرد سکندر اعظم بنا۔ جب سکندر اعظم بادشاہ بنا تو اس نے ارسطو نے میسڈونا کو چھوڑ دیا اور دوبارہ ایتھین کو واپس آ گیا اور وہاں اس نے ایک مدرسہ قائم کیا جس کا نام Lyceum تھا۔ ارسطو نے اپنے مدرسہ میں ایک لائبریری قائم کی جو بعد میں الیگزینڈریہ اور Pargamon کی لائبریری کے لیے مثال بنی۔ ارسطو نے سائنس میں زیادہ دلچسپی لی اور دی پارت (The Parts of Animals) اور انیملس (The History of، The Generation of Animals، The Movement of Animals، Animal، نیند، یادداشت، خواب وغیرہ پر پرچے لکھے۔ ارسطو نے جانوروں اور پودوں کی درجہ بندی کے اصول پیش کیے۔ اس کے علاوہ اس نے مرغی کے بچے کی جنین Embryo کو تفصیل سے بیان کیا اور اس سے حیاتیاتی سائنس کی ایک ساخت جینیات (Embryology) کہا جاتا ہے۔ ارسطو صرف حیاتیاتی سائنسداں ہی نہیں تھا بلکہ فطرتی سائنس کا بھی ماہر تھا۔ ارسطو نے بتایا کہ فطرت دو اصولوں مادہ (Matter) اور ہیئت (Forms) پر مشتمل ہے۔ جس میں مادہ ناقابل تبدیل ہے اور ہیئت قابل تبدیل ہے۔ ارسطو نے روح کے اوپر اپنا نظریہ پیش کیا۔ ارسطو کے نظریے سولہویں صدی تک مغربی سائنسی روایات پر چھائے رہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ فطری فلسفہ کے روایات کی شروعات طالیس سے ہوئی اور ارسطو پر ختم ہوئی۔ ارسطو کے طبیاتی نظریات جیسے رجحان، مقصد اور تصورات سترھویں صدی کے اختتام تک تسلیم کیے جاتے ہیں۔ اس کے طبیات نے ایک مکمل نظام پیش کیا۔ ارسطو کے کسی ایک طبیاتی نظریے کو نظر انداز کرنے کا مطلب طبعیات کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہے۔

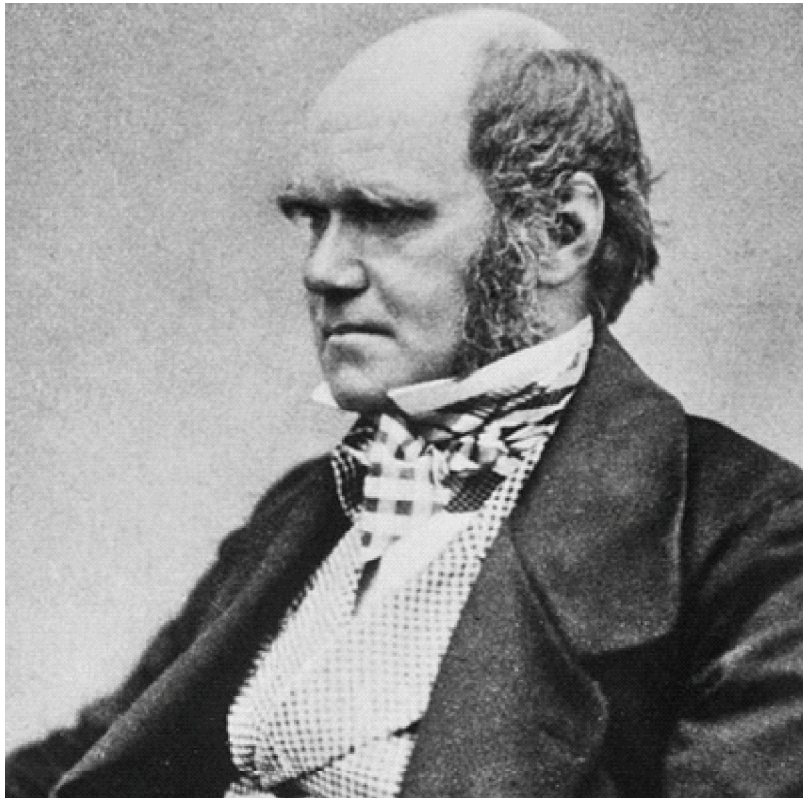


ارسطو (Aristotle)

2.4.2 چارلس ڈاروین (Charles Darwin) (1809 to 1882)

چارلس داروین کی پیدائش 12 فروری 1809 میں انگلینڈ کے Sharewsberry نام کے قصبہ میں ہوئی۔ ان کے والدے کا نام اریکس ڈاروین (Eramus Darwin) تھا جو بادشاہ ثانی کے اہم افسروں میں سے ایک تھا۔ Darwin ایک Geologist، Naturalist اور Biologist تھا۔ ان کا ماننا تھا کہ سبھی جانوروں کے آبا و اجداد ایک ہی ہیں۔ چارلس ڈاروین نے قدرتی انتخاب (Natural Selection)، نئی نسلوں کا جنم (Origin of Species) اور انسان کی ارتقا (Decent of Man) جیسے نظریے دیے۔ اس کو طب کی پڑھائی کے لیے کالج میں داخلہ دلایا گیا لیکن ایک ہی سال میں طب کی پڑھائی بیچ میں چھوڑ کر واپس آ گیا۔ چارلس ڈاروین مختلف قسم کے پتھروں، پرندوں کے گھونسلوں، پیڑوں کے پتے مختلف قسم کے پھول وغیرہ اکٹھا کر کے اپنے پاس محفوظ رکھتا۔ جب ڈاروین ڈاکٹر نہ بن سکا تو ان کے والد نے انہیں راہب بنانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن راہب بننے کے لیے گریجوایش کرنا ضروری تھا اس لیے ان کو کالج میں گریجوایشن کے لیے داخل کرایا گیا۔ گریجوایشن کرنے کے بعد ڈاروین پروفیسر ہانسلو (Hanslo) اور طبقات الارض کے پروفیسر ایڈمس سڈوک (Adams Sadwick) کے قریب ہو گیا۔ اور ان سے اپنی تحقیقوں کے بارے میں مشورہ بھی کرنے لگا۔ چارلس ڈاروین 31 دسمبر 1931 کو یلانی مارک بندرگاہ سے HMS Begal نام کے جہاز سے دنیا کے سفر پر نکلا اور اس نے ساحلی صومالی امریکہ اور آسٹریلیا کی سیاحت پوری کی۔

اس طرح ڈاروین نے تین سال کے ساحلی سفر میں بہت سے چیزیں جیسے چڑیوں کے انڈے، چڑیوں کے گھونسلے، مختلف قسم کے پتھر، تتلیاں، پیڑوں کی پتیاں وغیرہ اکٹھا کیا اور ساحلی سفر سے لوٹ آنے کے بعد اس نے ان سب کا تجزیہ کیا اور 1859ء میں "The Origin of Species" نام کی کتاب لکھی جو انسانی تاریخ اور ارتقاء پر ایک اہم کتاب ہے۔ ڈاروین نے یہ نظریہ پیش کیا کہ سبھی نوع (Species) میں تغیر (Variation) پایا جاتا ہے اور فطرت ان نوع کا انتخاب کرتی ہے جو اس سے مسابقت رکھتی ہے۔ اس نے اس عمل کو فطری انتخاب (Natural Selection) کہا۔ ڈاروین نے آبادی میں اضافہ کے اوپر مالتھس (Malthus) کا ایک تحقیقی پرچہ پڑھا جس سے اس نے یہ اخذ کیا کہ سبھی جانوروں میں یہ قوت کوئی ہے کہ وہ بہت زیادہ بچے پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کی آبادی میں اس تناسب میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اس کے لیے اس نے تین وجوہات کو بتایا۔



چارلس داروین (Charles Darwin)

- 1 ایک نسل کے جانور اپنی ہی نسل کے جانوروں سے کھانے پینے اور رہنے کی جگہ کے لیے مقابلہ کرتے ہیں۔
- 2 ایک نسل کے جانور دوسری نسل کے جانوروں سے کھانے پینے اور رہنے کی جگہ کے لیے مقابلہ کرتے ہیں۔
- 3 جانور ماحول کو مختلف عناصر جیسے حرارت، دباؤ اور رہنے کی جگہ کی اونچائی جیسے چیزوں سے بھی مقابلہ کرتے ہیں۔

اور اس جدوجہد میں جو جیتتا ہے وہی زندہ رہتا ہے۔ اس لیے وہ جانور جن کے اندر ماحول کے تئیں معقول تغیر پایا جاتا ہے وہ اس لڑائی میں زندہ بچتے ہیں۔ اور اس سے نئی نسلیں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈاروین کو ان کی حیاتیاتی سائنس میں خدمات کے لیے بہت سے انعاموں سے نوازا گیا۔ جیسے 1839 میں انہیں FRS ایوارڈ سے نوازا گیا، 1853 میں انگلینڈ کی سرکار نے رائل میڈل دیا، 1864 میں لسن میڈل اور 1864 میں Copley Medal سے نوازا گیا۔ ڈاروین کی اہم کتابیں ہیں فطرتی انتخاب (Natural Selection)، انسان کا ارتقاء (The Decent of Man)، "Selection in Relation to Sex"، "The Expression and Emotions of Man and Animal"۔ چارلس ڈاروین کا انتقال 19 اپریل 1882 میں ہوا۔ کیونکہ ڈاروین کے نظریات نے دنیا کی تصویر بدل دی۔ اس لیے ڈاروین کو نیوٹن کے پاس میں ہی دفنایا گیا۔

2.4.3 گریگور جان مینڈل (Gregor Johnn Mendal)

گریگور جان مینڈل کی پیدائش 20 جولائی 1822 میں چیک (Czech) نام کے ملک میں ہوئی۔ مینڈل کے خاندان کے لوگ لاطینی زبان بولنے والے تھے۔ مینڈل کو جدید جنسی سائنس کا بابائے جنسی سائنس (Father of Modern Genetics) کہا جاتا ہے۔ مینڈل نے مٹر کے پودوں پر اپنی تحقیق کی اور اس سے جو نتائج اخذ ہوئے ان کی بنیاد پر Genetics کے تین اصول پیش کیے۔ حالانکہ کسان صدیوں سے پودوں کے اندر کروس بریڈنگ (Cross Breeding) کرتے آ رہے تھے لیکن مینڈل نے اس کے لیے ایک منظم طریقہ استعمال کیا اور اپنے علم ریاضی کو اس میں لگا کر حاصل ڈیٹا کا تجزیہ کیا۔ اس کے تین اصول مندرجہ ذیل ہیں:

- 1 غالب ہونے کا اصول (Law of Dominance)
- 2 علیحدگی کا اصول (Law of Segregation)
- 3 آزادانہ بٹنے کا اصول (Law of Independant Assortment)

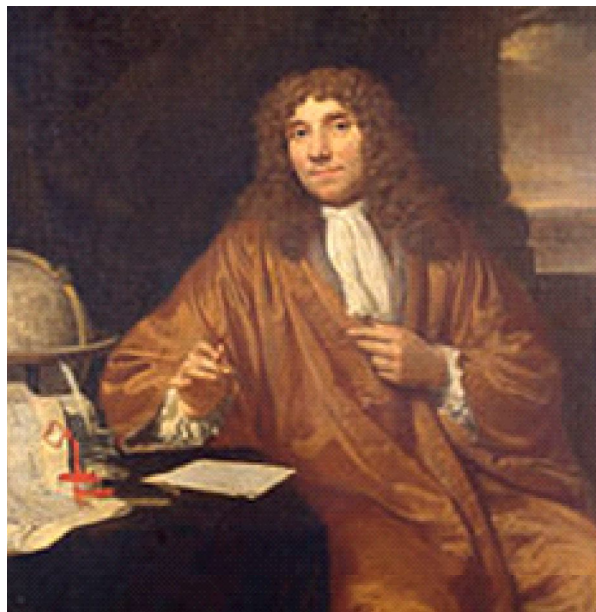


گریگور جان مینڈل (Gregor Johnn Mendal)

مینڈل نے جنس کے لیے ٹریٹ (Trait) لفظ کا استعمال کیا اور اس نے غالب (Dominance) اور گریزاں (Recessive) دو لفظ اخذ کیے۔ مینڈل کے کام کو 20 ویں صدی کے شروعات میں پہچان ملی۔ Tschemark اور Carl Correns اور دیگر سائنسدانوں نے اس کی تائید کی۔ مینڈل کیونکہ ایک کسان کے گھر پیدا ہوا۔ وہ اپنے خاندان کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتا تھا اور اس کی دلچسپی فصلوں میں نسل کشی (Cross Breeding) میں زیادہ تھی۔ مینڈل John Karl Nestler اور Friendrick Franz سے متاثر تھا۔ مینڈل نے اپنی تحقیق میں مٹر کے پودوں پر 1856 سے شروع کر کے 1865 تک کی اور 1865 میں اس نے ایک کانفرنس میں اپنی اس تحقیق کے بارے میں لوگوں کو تفصیل سے بتایا۔ اس نے مٹر (Pisum Sativum) کے سات گنوں (Traits) کے اوپر مختلف تحقیق کیے۔ اس کے مطابق اگر ہم دو الگ الگ خصوصیات والے پودوں کے درمیان نسل کشی کرتے ہیں تو ان میں سے ایک خصوصیات پہلی پیڑھی میں دکھائی دیتی ہے۔ جس کو اس نے غالب ٹریٹ (Dominant Trait) کہا۔ اس کو مینڈل کا پہلا اصول کہتے ہیں۔ مینڈل کے دوسرے اصول کے مطابق جب اس طرح حاصل ہوئے پودوں کے بیج میں نسل کشی کرتے ہیں تو دوسری پیڑھی میں دونوں طرح کی خصوصیات والے پودے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی لمبے اور بونے پودے اس Law of Segregation کہتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو خصوصیات جنس کے ذریعہ ہوتی ہے ان کے جنس آپس میں الگ الگ ہوتے ہیں۔ مینڈل نے صرف ایک امتیازی خصوصیات کو لے کر ہی تحقیق نہیں کی بلکہ دو امتیازی ٹریڈس کو لے کر بھی پودوں میں نسل کشی کی اور پایا کہ یہ امتیازی خصوصیات جڑ کر کے نہیں بلکہ علاحدہ جاتے ہیں۔ مینڈل کا یہ تیسرا اصول کہلاتا ہے۔ مینڈل کو یہ پہلا سائنسدان نہیں تھا جس نے پودوں میں نسل کشی کی۔ اس سے پہلے بھی بہت سارے سائنسدان اس پر تحقیق کر چکے تھے۔ لیکن وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے۔ کیونکہ وہ نتیجوں کا تجزیہ نہیں کر پائے۔ کیونکہ مینڈل علم ریاضی کا ماہر تھا۔ اس لیے اس نے اخذ نتیجوں کا منظم طریقوں سے تجزیہ کیا اور اس نے جدید جینیٹکس کی شروعات کی۔

2.4.4 رابرٹ ہوک (Robert Hook)

رابرٹ ہوک 28 جولائی 1635ء کو انگلینڈ میں پیدا ہوا اور ان کے والد ایک راہب تھے۔ ان کی تعلیم بہتر طریقے سے ہوئی۔ رابرٹ ہوک کی ابتدائی تعلیم ویسٹ مینٹ اسکول (Westment School) میں ہوئی اور انہوں نے اعلیٰ تعلیم وارڈم کالج (Wardham College) اور آکسفورڈ سے حاصل کی۔ رابرٹ ہوک چونکہ بہت مہنتی اور ذہین تھا اس لیے وہ رابرٹ بائل (Robert Boyle) کا مددگار بن گیا۔ رابرٹ ہوک نے پہلی بار خوردبین کو تیار کیا اور اس کے ذریعہ مختلف عضویوں جیسے حشرات، اسفنجی اور پرندوں کے بارے میں مطالعہ کیا۔



رابرٹ ہوک (Robert Hook)

اس نے خلیے (Cell) کو دریافت کیا۔ اس نے کارک کے ایک پتلے حصے کو تراش کر اس میں خلیے کو دیکھا اور بتایا کہ کارک میں شہد کی مکھی کے چھتے جیسی ساختیں (Structure) دکھائی دی۔ اس نے ان ساختوں کو خلیے کا نام دیا۔ اور یہ خلیے ایک دوسرے سے دیوار کے ذریعے الگ رہتے ہیں۔ رابرٹ ہوک کی اس تحقیق نے بہت سے سائنسدانوں کو مختلف اشیاء کے خورد بینی مشاہدہ کی طرف رجوع کیا۔ ان تحقیقوں سے یہ پتہ چلا کہ یہ عام طور پر پودے اور جانوروں میں خلیے بنیادی ساختی اور فالائی اکائی ہے۔ رابرٹ ہک کی کتاب ”مائکروگرافیا“ (Micro Graphia)، 1665ء میں شائع ہوئی جس نے سائنس کو ایک نئی سمت دی۔ اور اس سے خلیے کی ساختی اور فعالیتاتی معلومات نے تیزی سے اضافہ ہوا۔ رابرٹ ہک نے پگک کا نظریہ (Theory of Elasticity) پیش کی۔ اس نے جو پیٹر کی گردش (Rotation of Jupiter)، روشنی کی حرکت (Motion of Light) اور ہوا کی خصوصیات (Properties of Air) پر تحقیق کی۔ رابرٹ ہک کا انتقال 3 مارچ 1703 میں ہوا۔

2.4.5 لوئی پاسچر (Louis Pasteur)

لوئی پاسچر کی پیدائش 17 دسمبر 1822 میں فرانس میں ہوئی تھی۔ لوئی پاسچر حیاتیاتی سائنسی، مائیکروبیات (Microbiologist) اور کیمیائی سائنسداں تھا۔ لوئی پاسچر کے والد Jean Joseph Pasteur چمڑے کا کاروباری تھا اور اس کی خواہش تھی کہ لوئی پاسچر ایک معلم بنے۔ لیکن لوئی پاسچر کو تعلیم میں دلچسپی نہیں تھی اور اس کو پیٹنگ کا شوق تھا۔ اس کی بنائی ہوئی پیٹنگ آج بھی فرانس کے ادارے میں بطور یادگار رکھی ہوئی ہے۔ لوئی پاسچر کی ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی ہوئی اور انہوں نے جانس کالج (Johns College) سے گریجویشن کیا۔ لوئی پاسچر ڈوما (Dumas) نام کے سائنسداں سے بہت متاثر تھا۔ لوئی پاسچر نے Rabies اور Anthrax کے ٹیکوں کا ارتقا کیا۔ اس نے امراض کا جراثیم (Germs) کا اصول دیا۔ اس نے پاستوریت (Pasteurisation) کا تصور دیا۔



لوئی پاسچر (Louis Pasteur)

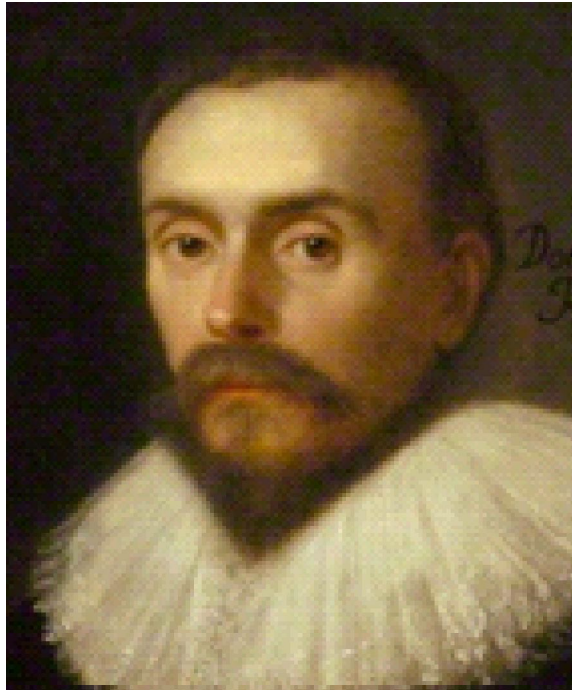
لوئی پاسچر نے خورد بینی اجسام (Micro Organism) کے اوپر کافی تحقیق کی اور ان تجربات کی بنیاد پر لوئی پاسچر ایک مائیکروبیات (Microbiologist) کے طور پر مشہور ہو گیا۔ اس نے شراب کے تیار ہونے اور اس کے خراب ہونے کے اوپر اپنی تحقیق کو مرکوز کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شراب کے خراب ہونے کی وجہ خورد بینی اجسام تھے۔ اس نے یہ بتایا کہ اگر شراب کو چند منٹوں تک پچاس سے ساٹھ ڈگری سیلسیوس (50 to 60 Celcius) پر گرم کیا جائے تو شراب خراب نہیں ہوگی۔ اس نے شراب، بیئر اور دودھ کو بچانے کے اس طریقے کو پاستوریت (Pasterasation) کہا۔ اس کی اس دریافت کے لیے

فرانس اکیڈمی آف سائنس نے فیلوشپ سے نوازا۔ لوئی پاستر کو بابائے مائکروبیات (Father of Microbiologist) کہا جاتا ہے۔ لوئی پاستر نے مختلف تخمیری عمل (Fermentation) کا مطالعہ کیا اور بتایا کہ ہر طرح کے تخمیری عمل میں ماحول کے حالات کا بہت زیادہ دخل ہوتا ہے۔ Fermentaiton اور Pasteurization کے اوپر لوئی پاستر کی تحقیق نے شراب اور دودھ کی صنعتوں کو نئی چوٹی پر پہنچایا۔ لوئی پاستر نے جانوروں پر ہونے والی راج پھوڑا (Anthrax) تحقیق کی اور یہ بات واضح کی کہ یہ بیماری ایک مخصوص طرح کے بیکٹیریا سے ہوتی ہے۔ جس کا نام Bacillus ہے۔ لوئی پاستر نے اس بیماری سے بچنے کے لیے ایک ٹیکہ کی ارتقا کی اور اس میں جانوروں کو اس بیماری سے بچا کر جانوروں کی صنعتوں (Animal Husbandry) کو اونچائی تک پہنچایا۔

لوئی پاستر نے ریشم کے کیڑے میں بیماری پھیلانے والے خورد بینی اجسام کی بھی کھوج کی۔ اور ریشم کے کیڑوں کو اس بیماری سے بچانے کے لیے طریقہ دریافت کیا۔ لوئی پاستر نے مختلف بیماریوں جیسے چیچک، ڈفٹیریا، Rabies جیسے بیماریوں کے ٹیکہ دریافت کیے۔ جس سے انسانیت کو خطرناک بیماریوں سے نجات ملی۔ لوئی پاستر کو ان کے مختلف کاموں کے لیے مختلف ایوارڈ اور میڈلوں سے نوازا گیا۔ لوئی پاستر کو 1856 میں Rumford Medal، 1874 میں Copley Medal، 1882 میں Albert Medal، 1885 میں لیوین ہک میڈل سے نوازا گیا۔ لوئی پاستر نے کئی عنوانوں پر تحقیقی پرچے پیش کیے۔ جیسے شراب کا مطالعہ (1866)، سر کے (Vineger) کا مطالعہ، ریشم کے کیڑے (Silk Worm) اور اس کی بیماریاں میں خورد اجسام کا رول، ٹریٹمنٹ آف ریمیز کا علاج وغیرہ۔

2.4.6 ولیم ہاروے (William Harvey)

ولیم ہاروے کی پیدائش یکم اپریل 1578ء میں برطانیہ میں ہوئی۔ ولیم ہاروے کے والد کا نام تھومس ہاروے (Thomas Harvey) تھا اور ولیم ہاروے ان کے نو اولادوں میں سب سے بڑے تھے۔ ولیم ہاروے کی ابتدائی تعلیم ان کے گاؤں میں لاطینی زبان میں ہوئی اس کے بعد وہ گریجویٹن کی تکمیل کے لیے کیمبرج یونیورسٹی (Cambridge University) میں داخل ہوا اور اس نے بیس سال کی عمر میں گریجویٹن مکمل کیا اور اس کے بعد طب کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اٹلی کا سفر کیا اور وہاں یونیورسٹی آف پڈوا (University of Panda) میں داخلہ لیا۔ اور 1602ء میں طب کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد برطانیہ لوٹ آئے۔ ولیم ہاروے مرقل کالج میں زیادہ دلچسپی جانوروں سے رکھتا اور مختلف حیوانات جیسے مینڈک، مچھلیوں، چھپکلیوں کی چیر پھاڑ کر کے ان کے اندرونی اعضاء کا مطالعہ کرتا۔ ولیم ہاروے پہلا انسان تھا جس نے حیاتیات کے نظری مطالعہ کو تجرباتی مطالعہ کی حیثیت سے پیش کیا۔



ولیم ہاروے (William Harvey)

ولیم ہاروے ان سائنسدانوں میں پہلا سائنسدان تھا جس نے جس میں خون کے دوران کے بارے میں دریافت پیش کی۔ ولیم ہاروے نے خون کے دوران سے متعلق 1682ء میں ایک کتاب لکھی جس کا نام "An Anatomical Study of the Motion of the Heart of the Blood in the Animals" ہے۔ اس نے کتاب میں ویسالیس (Vasalis) نے جو معلومات دوران خون کے بارے میں فراہم کی تھی اس سے زیادہ تفصیلات اس کتاب میں پیش کی۔ ولیم ہاروے نے بتلایا کہ خون جسم میں لازمی طور پر گردش کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ خون دل کے ایک حصہ سے داخل ہو کر دوسرے حصہ سے باہر نکلتا ہے۔ اس نے انسانی جسم کا خاکہ ہارڈ ویسلیس کی بنیاد پر تیار کیا اور دوران خون کے نظام میں دل کی اہمیت کو بیان کیا۔ ہاروے کی اہم کتاب "On Animal Generation" 1651ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب نے ہاروے نے تعمیل سے جدید جینیات "Modern Embryology" کے اصولوں کے بارے میں جگر کیا۔ ولیم ہاروے پہلا سائنسدان تھا جس نے حیاتیات کے مختلف مسائل کے حل کے لیے سائنٹفک طریقوں کا استعمال کیا۔ ولیم ہاروے نے جو کہانی لکھی ان کو آج بھی ڈکٹر پڑھتے ہیں۔ اس نے ہر نظریہ پیش کیا کہ سبھی طرح کی ذی حیات وجود (Living Organism) انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ولیم ہاروے چھوٹے قد کے تھے لیکن ان کے کاموں نے حیاتیاتی سائنس میں نئے دور کی شروعات کی بنیاد رکھی۔ ولیم ہاروے کا انتقال 3 جون 1657ء میں 75 سال کی عمر میں ہوئی۔

2.4.7 الیگزینڈر فلمینگ (Alexander Fleming)

الیگزینڈر فلمینگ کی پیدائش 6 اگست 1881ء میں اسکاٹ لینڈ میں ہوئی۔ الیگزینڈر فلمینگ کا بچپن بہت دکھوں سے بھرا ہوا تھا۔ جب وہ چھوٹا تھا اسی وقت اس کے والد کی موت ہو گئی۔ اس نے فلم نورک اکیڈمی (Kalimar Nock Academy) میں داخلہ لیا۔ کچھ دنوں تک انہوں نے سپنگ کلرک (Shipping Clerk) کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ الیگزینڈر فلمینگ نے سینٹ میری میڈیکل کالج میں طب کی تعلیم حاصل کی اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد بیکٹیریولوجی (Bacteriology) کے لیکچرر بن گئے۔ 1920ء کی دہائی میں الیگزینڈر فلمینگ نے خورد اجسام (Microbes) کے اوپر تحقیق کی اور اپنا خد نتیجہ 1929ء میں ایکسپیریمینٹل پتھولوجی (Experimental Pathology) نام کے جرنل میں شائع کرایا۔ الیگزینڈر فلمینگ 1943ء میں رائل سوسائٹی (Royal Society) کے ممبر بنے اور 1944ء میں ان کو نائٹ ہوڈ (Knight Hood) کے تمغے سے نوازا گیا۔ الیگزینڈر فلمینگ کو 1945ء میں میڈیسن (Medicine) کے میدان میں نوبل پرائز ملا۔ ان کو 1943ء میں FRS میڈل سے نوازا گیا۔



الیگزینڈر فلمینگ (Alexander Fleming)

1999ء میں ٹائمز میگزین (Times Magazine) نے 20 ویں صدی کے 100 اہم لوگوں کی فہرست شائع کی۔ اس میں الیگزینڈر فلیمنگ کا بھی نام تھا۔ الیگزینڈر فلیمنگ نے 1928ء میں نیلی پھونڈ (Pencillium Notatum) اور اس سے تیار پینسلین جس کو جادوئی دوا (Wonder Drug) کہا جاتا ہے۔ اس دوائی کے دریافت سے کروڑوں لوگوں کی زندگی کو بچایا جاسکا۔ اس پھونڈ کے ذریعے اسٹریپٹومائسن (Straptomycin)، ٹٹرا مائسن (Tetramycin) جیسی ضد حیات اداوات (Antibiotics) دریافت کی گئی۔ ان دواؤں کے ذریعہ مختلف بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ 1955ء میں دل کے دورہ کی وجہ سے فلیمنگ کی موت ہو گئی۔ لیکن ان کی ایجادات کی وجہ سے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

2.4.8 ایم ایس سوامی ناتھن (M.S Swaminathan)

مانکوما سمبھاسیون سوامی ناتھن (Mankoma Sambhasewan Swaminathan) کی پیدائش 17 اگست 1925ء میں مدراس ریاست میں ہوئی۔ ان کی ابتدائی تعلیم کیتھولک لیٹل فلاور ہائی اسکول (Catholic Little Flower High School) میں ہوئی۔ اس نے تریویندرم پورم کے مہاراجہ کالج سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔ سوامی ناتھن کی شادی مینا سوامی ناتھن سے 1951ء میں ہوئی۔ جب وہ دونوں کیمبرج میں زیر تعلیم تھے۔ سوامی ناتھن نے اپنے پیشہ وارانہ شروعات ایک زراعتی سائنسدان (Agriculture Scientist) کے طور کی۔ سوامی ناتھن نے پودوں کی نسل کشی (Breeding)، ماحول کے تحفظ اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے اوپر اپنی تحقیق کو مرکوز کیا۔ سوامی ناتھن 1949ء تا 1955ء آلو (Potato) (Solanum Tuberosum)، گیہوں (Wheat) اور جوٹ (Jute) پر تحقیق کی۔ 1955ء تا 1972ء آپ نے سائیکوجینیٹکس (Cytogenetics) کے اوپر زیادہ دھیان دیا۔ سوامی ناتھن 1972ء تا 1979ء Indian Council of Agriculture Research (ICAR) کے ناظم رہے۔ سوامی ناتھن 1993ء میں قومی آبادی پالیسی کی ڈرافٹ کمیٹی کے ممبر تھے۔ ہندوستان کی مرکزی سرکار نے انہیں 2004ء تا 2014ء تک کسانوں کے قومی کمیشن (National Commission of Farmers) کا صدر منتخب کیا۔ ان کی زیر قیادت 68 طلباء پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ سوامی ناتھن کے فصلوں میں سدھار (Crops Improvement) سے متعلق 95 پرچے، سائیکوجینیٹکس اور جینیٹکس (Cytogenetics & Genetics) سے متعلق 87 پرچے، پولی جینس سے متعلق 72 پرچے شائع ہو چکے ہیں۔ سوامی ناتھن نے بہت سی کتابیں لکھیں جن میں سے کچھ خاص ہیں:



ایم ایس سوامی ناتھن (M.S Swaminathan)

1. An Ever Green Revolution (2000)
2. Gender Dimensions in Biodiversity Management (1998)
3. Agro Biodiversity and Farmers Right (1996)
4. Sustainable Agriculture: Towards Food Security (1996)
5. Farmers Rights and Plant Genetic Resources: A Dialogue (1995)
6. Wheat Revolution: A Dialogue (1993)

ایم ایس سوامی ناتھن کو بہت سے انعامات سے نوازا گیا۔ جیسے 1986 میں Albert Einstein Award of Sciences، 1971ء میں Raman میگا سیسے (Magasay) ایوارڈ، 1972ء میں پدم شری اور 1979ء میں پدم بھوشن۔ سوامی ناتھن نے ہندوستان کے سبز انقلاب (Green Revolution) میں اہم کردار ادا کیا جس سے ہندوستان جو کسی زمانے میں فاقہ کشی کا شکار تھا اسے ان ممالکوں کی فہرست میں لاکھڑا کیا جہاں اناج کی پیداوار ضرورت سے زیادہ ہے۔ سوامی ناتھن اس وقت چینی میں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ملک اور بیرون ملک کی بہت ساری کمیشنوں اور کمیٹیوں سے منسلک ہیں۔

2.5 انسانی بہبود میں حیاتیاتی سائنس کا کردار (Role of Biological Science in Human Welfare)

سائنس کی افادی قدر سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ ہماری زندگی کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہیں جس میں سائنس نے اثر نہ ڈالا ہو۔ سائنس کے بنا ہماری زندگی ادھوری ہے۔ آج کی دنیا میں پیدائش سے لحد تک کی ساری سرگرمیاں سائنس کے ارد گرد گھومتی ہے اور اب تو سائنس انسان کی زندگی میں اس طرح داخل ہو گیا ہے کہ کئی معاملوں میں انسان کی پیدائش (Test Tube Baby) بھی سائنس کی دین ہے۔ سائنس ہماری زندگی کا معیار سدھارنے میں لگا ہے۔ سائنس کی تعلیم بچوں کے اندر سائنٹفک سوچ اور نظریہ پیدا کرتی ہیں جس کی وجہ سے ہم پرستی اور غلط عقائد کا خاتمہ ہوا۔ لوگوں کے اندر پرانے خیالات ختم ہوئے اور لوگ نئے نظریے سے سوچنے لگے ہیں۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ سائنس نے روایتی سماج کو جدید سماج میں بدل دیا ہے۔ آج زندگی کا کوئی ایسا مرحلہ نہیں جس میں سائنس کا اثر رونما نہ ہو۔ حیاتیاتی سائنس نے انسان کی زندگی کو بہتر بنانے کا کام کیا۔ حیاتیاتی سائنس نے انسان کی بہبود کے لیے مندرجہ ذیل کردار نبھائے ہیں۔

1 حیاتیاتی سائنس کا زراعت میں کردار

(Role of Biological Sciences in Agriculture)

غذا انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک اہم ضرورت ہے۔ اس کے لیے انسان دانستہ یا غیر دانستہ طور پر پودوں پر منحصر ہے۔ انسانی صحت کے لیے غذا کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ اگر انسان کو صحیح اور ایک خاص مقدار میں غذا کے عناصر نہ ملے تو وہ بیمار پڑ جاتا ہے۔ غذا میں کئی وجوہات کی بنا پر کمی بھی پیش آتی ہے۔ آج کے دور میں انسان کی آبادی میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے جس سے انسانوں کے سامنے نقص غذا (Mal Nutrition) یا فاقہ کشی جیسے مسئلے پیش آرہے ہیں۔ غذا کی کمی کو پورا کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ زراعت کے لیے زمین کے رقبے کو اور بڑھایا جائے۔ اگر ہم زراعت کے لیے زمین کو بڑھائیں گے تو اس سے اور کئی مسائل پیدا ہوں گے اور آج کے دور میں یہ ممکن بھی نہیں ہے۔ لیکن اس کا ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ غذا کی پیداواری بڑھانے کے لیے حیاتیاتی سائنس کی مدد لی جائے۔ حیاتیاتی سائنس کی وجہ سے ہمارے ملک ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں سبز انقلاب (Green Revolution)، سفید انقلاب (White Revolution)، نیلا انقلاب (Blue Revolution) ہوئے ہیں۔ سبز انقلاب کی وجہ سے دنیا کے زیادہ تر حصوں میں فاقہ کشی غائب ہو گئی ہے اور لوگوں کی غذا کے معیار میں سدھار ہوا ہے۔ سبز انقلاب کی وجہ سے اناجوں کی پیداواری بڑھ گئی ہے۔ سبز انقلاب کا آغاز میکسیکو کے نارمن بورلوگ (Norman Borloug) نے کیا۔ اس نے دوغلی نسلوں (Hybrid) کے بیج، کیمیادی کھاد اور ٹشو کلچر، جنٹیک انجینئرنگ اور کیڑا کش دواؤں (Pesticides) کا استعمال کیا۔ اس سے دنیا کے زیادہ تر علاقوں میں غذا کے پیداوار میں کافی اضافہ ہوا۔

سفید انقلاب دودھ کی پیداواری بڑھانے کا ایک پروگرام ہے۔ اس میں اچھی نسل کی گایوں اور بھینسوں کے پالنے پر زور دیا جاتا ہے۔ اس میں دودھ دینے

والے جانوروں کی نسلوں میں سدھار کے لیے ان کے بیج میں نسل کشی (Cross Breeding) کرائی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان دنیا میں دودھ کی پیداواری کے اعتبار سے نمبر ایک ہو گیا ہے۔

نیلا انقلاب (Blue Revolution) مچھلیوں، جھینگوں اور سینکوں کی پیداواری سے تعلق رکھتا ہے۔ آبی جانوروں خاص کر مچھلیوں میں جو پروٹین (Protien) پائی جاتی ہے وہ اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے اور یہ انسان کی صحت کے لیے ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ اور انسانوں کو بہت ساری بیماریوں سے بچانے کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ علم حیاتیاتی سائنس زراعت کو بڑھانے میں ایک اہم کردار نبھا رہا ہے۔

2 حیاتیاتی سائنس اور صنعت (Biology and Industry)

حیاتیاتی سائنس کے عمل میں اضافہ کی وجہ سے شہد کی صنعت (Apiculture)، ریشم کی صنعت، چمڑے کی صنعت، شراب کی صنعت، چائے اور کافی کی صنعت میں انقلابی بدلاؤ آئے ہیں۔ اس کے علاوہ نئی نئی صنعتوں کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ پاستوریزیشن (Pasteurization) کے علم سے ڈیری اور شراب کی صنعتوں (Dairy and Wine Industry) کو کافی فروغ ملا ہے۔ جس سے لوگوں کو روزگار ملنے کے ساتھ ساتھ صنعتی ترقی بھی ہوئی۔ حیاتیاتی سائنس کی جدید شاخوں جیسے بائیو ٹکنالوجی، بائیو کیمسٹری، ٹشو کلچر سے نئی نئی صنعتیں شروع ہو رہی ہیں اور پہلے سے موجود صنعتوں کو فروغ مل رہا ہے۔

3 آبادی میں اضافہ اور حیاتیاتی سائنس (Population Explosion and Biological Science)

حیاتیاتی سائنس کے علم کی وجہ سے ہی بچوں اور عورتوں کی موتوں میں تیزی سے گراؤ آئی ہے اور جس کی وجہ سے آبادی میں کافی اضافہ ہوا ہے اور اس سے دنیا کے مختلف قسم کی پریشانیاں جیسے غذا کی پیداوار میں کمی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن یہ سکون کی بات ہے کہ جہاں ایک طرف حیاتیاتی سائنس کے علم نے انسانوں کی آبادی ہونے والی موتوں پر قابو پایا اور جو آبادی میں اضافہ کا باعث بنا وہی اس نے آبادی میں روک تھام کے طریقہ بھی اجلا دیے اور لوگوں کے اندر چھوٹے خاندانوں (Small Family) کی اہمیت کو عام کیا۔ حیاتیاتی سائنس کی مدد سے بچے اور ماں کی صحت کی اہمیت کو اجاگر کیا اور اب لوگ چھوٹے خاندانوں کی اہمیت سے واقف ہو گئے ہیں اور بچوں کی پیدائش پر روک کے لیے مختلف طریقے اپنا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حیاتیاتی سائنس کے علم نے لوگوں کو کم عمر کی شادی کے خترات سے بھی آگاہ کیا اور یہ چلن اب چھوٹ رہا ہے۔ حیاتیاتی سائنس کے علم نے ایک طرف کثیر آبادی سے ہونے والے مسائل کو حل کیا ہے تو دوسری طرف عوام میں چھوٹے خاندان کے فوائد سے بھی واقف کرایا ہے۔

4 حیاتیاتی سائنس اور صحت (Biological Science and Health)

حیاتیاتی سائنس کے علم نے لوگوں کو صحت کے میدان میں ایک اہم کردار نبھایا ہے۔ حیاتیاتی سائنس کے علم نے طب کے میدان میں انقلاب لا دیا ہے۔ ابھی کچھ دہائیوں پہلے تک ملیریا، چچک اور تاون کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کی موتے ہوتی تھی لیکن علم حیاتیات نے ٹیکوں اور دوائے ایجاد ہوئی اور اس ترصحت کے میدان میں قافی بدلاؤ لایا۔ آج کے جدید دور میں انسانوں اور جانوروں کی 90% بیماریاں تحقیق دواؤں کی وجہ سے قابو میں کر لی جاتی ہیں۔ حیاتیاتی سائنس نے انسان کی اوسط عمر میں اضافہ کیا ہے اور تبدیلی اموات کی شرح بھی کم ہو رہی ہے۔ حیاتیاتی سائنس کے علم نے اندھ کو آنکھ دی اور بہرہ کو کان، لنگڑوں کو ٹانگ، الٹرا ساؤنڈ (Ultrasound)، سی ٹی اسکین (CT Scan) جیسے مشینوں نے صحت کے میدان میں انقلاب لا دیا۔ آج اصولوں کا ٹرانسلیشن (Gen Translation) عام ہے اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ حیاتیاتی سائنس کے فروغ نے انسانوں کی صحت کے معیار میں سدھار کیا ہے۔

5 حیاتیاتی سائنس اور ڈی این اے فنگر پرنٹنگ (Biological Sciences and DNA Finger Printing)

حیاتیاتی سائنس نے ڈی این اے فنگر پرنٹنگ (DNA Finger Printing) کے میدان میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس تکنیک کو فورنسک ٹکنیک (Forensic Technic) میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر فرد کی پہچان کی جاتی ہے۔ اس طرح بچوں کے ماں باپ کی پہچان اور کریمینل (Criminals) کی شناخت کی جاتی ہے اور اس سے عدلیہ کے شعبہ (Judiciry) میں انقلاب لا دیا۔ انسان کے DNA کے 99.9% حصہ یکساں ہوتے ہیں۔ DNA کا 0.1% میں ہی فرق ہوتا ہے اور اس کی بنیاد پر دنیا کے کسی بھی دو انسانوں کا DNA ایک سا نہیں ہوتا۔

6 حیاتیاتی سائنس نے کپڑوں کے مسائل کو حل کیا

(Role of Biological Sciences in Solving Problems of Cloth)

قدرتی ریشے دو طرح کے ہتے ہیں۔ ایک وہ جو ہم کو نباتات سے حاصل ہوتے ہیں جیسے قیاس (Cotton)، سن (Healm)، جوٹ (Jute) وغیرہ اور دوسرے وہ جو ہم کو جانداروں سے ملتے ہیں جیسے ریشم اور اون جو ہم کو بکری اور بھیڑ سے حاصل ہوتی ہے اور ریشم ہے، ریشم کے کیڑے نے نباتات اور جانوروں سے حاصل ہونے والے ریشم کی پیداوار میں بڑوڑی کردی ہے۔ اس نے ریشم کے کیڑے، کپاس، بکری اور بھیڑوں میں پھیلنے والی بیماریوں کے اوپر قابو پالیا ہے اور ان نسلوں کا فروغ کیا ہے جو زیادہ ریشے دینے والی ہیں۔

7 حیاتیاتی سائنس اور ماحول کا تحفظ (Environmental Conservation and Biological Sciences)

حیاتیاتی سائنس اور ماحول کا گہرا تعلق ہے۔ حیاتیات کا مطالعہ فرد کو ماحول سے واقف کرا کر اس کے تحفظ کا شعور پیدا کرتا ہے۔ حیاتیاتی سائنس ہیں ماحول کے مختلف اجزاء سے آگاہ کرتی ہے اور انسان کی ماحول کے تعین سوچ میں بدلاؤ کرتی ہے جس سے انسان مختلف قدرتی وسائل کی اہمیت جان جاتا ہے اور وہ ماحول کے تحفظ میں دلچسپی لیتا ہے۔ جنگلات کی کٹائی سے ماحولیات توازن میں بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ بھاری مشینوں کے استعمال سے ہوا، پانی اور آواز کی آلودگی میں اضافہ ہوا ہے۔ حیاتیاتی سائنس کے علم سے ماحول کے مسائل جیسے جنگلات کی کٹائی، آلودگی، اوزون کی پرت کی تخفیف اور تیزابی بارش جیسے مسئلوں کو حل کیا جاسکتا ہے۔ آج آلودگی سے بچنے کے لیے حیاتی خاد (Biofertilizers) اور بائیو پیسٹی سائز (Biopesticides) کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

2.6 فرہنگ (Glossary)

- لاطینی زبان (Latin Language): جو قدیم روم میں استعمال کی جاتی تھی۔ لاطینی زبان کی ارتقاء 900 سے 600 ق.م ہوا۔ یہ روم سلطنت کی سرکاری زبان تھی۔
- حیاتیاتی سائنس (Biological Sciences): سائنس کی وہ ساخت جس میں زندگی اور جاندار کا مطالعہ کرتے ہیں۔
- تاریخ (History): اہم اور دلچسپی کے واقعات کی تاریخ وہ داستان یا مسلسل بیان کو کہتے ہیں۔
- قدیم تاریخ (Ancient History): تاریخ کا وہ زمانہ جو قدیم مسیح سے لے کر 800 A.D. تک پھیلا ہوا ہے۔
- وید (Vedas): ہندوؤں کی قدیم ترین مذہبی صحائف اور یہ تعداد میں چار ہیں رگ وید، سام وید، یجور وید اور تھرو وید۔
- ثقافت (Culture): کسی دور کے انسانوں کے کھانے پینے کے طور پر لائقوں، پہناوے، زبان، ناپ تول اور عدلیہ کے طور طریقہ اور ان سب چیزوں کا مجموعہ جو انسان نے سماج کا ممبر ہونے کے ناطے حاصل کیا ہے۔
- سمہتا (Samhita): وید کا سب سے قدیم حصہ جس کا معنی ہے رکھنا۔ وید کو چار طرز پر بانٹا گیا ہے سمہتا، ارنییا (Aryankn)، برہماج اور اپنسد۔
- نشاۃ الثانیہ (Renaissance): یورپ میں احیاء علوم کا دور جو چودھویں صدی سے سولہویں صدی کے بیچ کا ہے۔ نشاۃ ثانیہ کا لفظی معنی ہے دوبارہ سے پیدا ہونے کے ہے۔ اس سے یورپ کے اندر مذہبی اور معاشی بدلاؤ آئے۔
- مشرقی (Oriental): وہ چیزیں یا جگہ، یا لوگ جو یورپ کے مشرق میں ہیں جس میں ایشیا آتا ہے۔ آج کل چین، جاپان، کوریا، انڈونیشیا، عرب کے لوگوں اور وہاں کی ثقافت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
- آیور وید (Ayurveda): قدیم ہندوستانی طبی نظام جس میں پیڑ پودوں کو علاج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
- سنگ میل (Mile Stone): ایسے واقعے جو تاریخ کے اعتبار سے اہم ہوں اور جنہوں نے انسانی زندگی کو نئی سمت دی ہے اس کو سنگ میل کہتے ہیں۔
- دافع عفونت (Antiseptic): بیماری پیدا کرنے والے خود اجسام کی افزائش کو روکنے کا عمل یا روکنے والی شے۔
- تدریجی ترقی (Evaluation): انواع حیات کے ابتدائی شکلوں سے ترقی کرنے کا عمل بطور نظریہ ارتقاء۔
- خوردبین (Microscope): ایسا آلہ جس سے ہم خود اجسام کو دیکھتے ہیں جو ہماری نگاہ سے نظر نہیں آتے۔
- جنیات (Genetics): یہ حیاتیاتی سائنس کی ایک ساخت ہے جس میں نسلی توارث اور موروثی خصوصیات میں تبدیلی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

○ پاشوریت (Pasteurisation): - دودھ وغیرہ کو جوش دے کر بڑی حد تک جراثیم سے خراب ہونے سے بچانے کا عمل۔

2.7 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remeber)

- ہندوستان کے قدیم طبی نظام کو آیورید کہا جاتا ہے۔
- دھاتی دور (Metal Age) کے تین مرحلے ہیں۔
- 1 تانبے کا دور
- 2 کانسنے کا دور
- 3 لوہے کا دور
- چرک سمہتا اور سسر تا سمہتا سے آیورید کی بنیاد پڑی۔
- رابرٹ ہک نے خوردبین کو ایجاد کیا۔
- کارل لینیس (Car Linneaus) نے پودوں اور جانوروں کی درجہ بندی کے لیے ایک طریقہ دیا۔ اس طریقہ میں سبھی جانور یا پودوں کے نام دو حصوں سے مل کر بنتے ہیں۔ جس میں پہلا حصہ اس کے جنس (Genera) اور دوسرا نوع (Species) ہوتا ہے۔
- کارل لینیس (Car Linneaus) کو بابائے درجہ بندی (Father of Taxonomy) کہا جاتا ہے۔
- جیمس واٹسن (James Watson) اور کریک (Crick) نے DNA کا خاکہ پیش کیا اور انہوں نے بتایا کہ DNA میں دو کنڈلی (Double Halix) ہوتی ہے۔
- ایم اے سوامی ناتھن نے ہندوستان کے سبز انقلاب میں اہم کردار ادا کیا۔
- Rabies کا ڈیکا لوئی پائچر نے ایجاد کیا۔
- اورین آف اسپیسز (Origion of Species) ڈاون کی لکھی کتاب کا نام ہے۔
- Rene Lannec نے Stathoscope کو دریافت کیا۔
- ارسطو کو بابائے حیاتیات کے نام سے جانا جاتا ہے۔
- ڈاروین نے قدرتی انتخاب، نئی نسلوں کا ارتقاء (Origin of Species) اور انسان کا ارتقاء جیسے نظریے دیے۔
- گرگر جان مینڈل نے مٹر کے پودے پر اپنی تحقیق کی اور اس کو جدید جنسی سائنس کا باب کہا جاتا ہے۔
- ولیم ہاروے نے انسان کے جسم میں خون کے چکر پر اپنی تحقیق کی اور بتایا کہ خون انسان کے جسم میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ ولیمس ہاروے نے ہائیڈرولکس (Hydraulic) کے اوپر بھی ریسرچ کیے۔
- رابرٹ ہک نے Micrographia نام کی کتاب شائع کی۔
- ایم اے سوامی ناتھن نے اپنی تحقیق سے ہندوستان میں ذراعت کو نئی چوٹی پر پہنچایا۔

2.8 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Question)

Long Answer Type Questions

- 1 حیاتیاتی سائنس کی تاریخ اور ارتقاء کو سمجھائیے۔
- 2 حیاتیاتی سائنس کی ارتقاء میں اہم سنگ میل کو بیان کریں۔

3	مشرقی حیاتیاتی سائنس کی تاریخ کو سمجھائیں۔
4	مغربی حیاتیاتی سائنس کی تاریخ بیان کریں۔
5	ارسطو کی حیاتیاتی سائنس میں خدمات کے اوپر نوٹ لکھیں۔
6	چارلس ڈارون کی حیاتیاتی سائنس میں کی گئی خدمات کو سمجھائیں۔
7	ارسطو کے نظریے بیان کریں۔
8	الیکزینڈر فلمینگ کی خدمات سمجھائیں۔
9	ولیم ہاروے کی خدمات سمجھائیں۔
10	رابرٹ ہک کو عظیم سائنس دان کیوں کہا جاتا ہے؟ واضح کریں۔
11	انسانی بہبود میں سائنس کے کردار کو سمجھائیں۔

Short Answer Type Question

1	حیاتیاتی سائنس کی مغربی تاریخ بیان کریں۔
2	حیاتیاتی سائنس کی مشرقی تاریخ بیان کریں۔
3	چارلس ڈارون کے اوپر ایک نوٹ لکھیں۔
4	رابرٹ ہک کے اوپر نوٹ لکھیں۔
5	آیورویڈی نظام کے اوپر نوٹ لکھیں
6	الیکزینڈر فلمینگ کی خدمات بیان کریں۔
7	ایم اے سوامی ناتھن کے اوپر ایک نوٹ لکھیں۔
8	حیاتیاتی سائنس کی بقا اور بہبود میں حیاتیاتی سائنس کے دو اقدار بیان کریں۔

2.9 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

1. Science Teaching in School, Das, R.C, 1985, Sterling Pvt. Ltd.
2. Methods for Effective Teaching, David, M. Byord & Others, 1994, Allan and Bacon Boston
3. Teaching of Physical Sciences in Secondary School, Gupta, S.K., 1985, Sterling Pvt. Ltd.
4. Model Science Teaching, Sharma, R.C, 1990, Dhanpat Rai & Sons.
5. The Impact Science Teaching, Vidya, N., 1976, Oxford and IBH Publishing Company,
6. Teaching of Science Today and Tomorrow, 2002, Siddique and Siddique, Dorba House,
7. XII, XIII Class Biology Text Book, Publishe by NCERT
8. ڈاکٹر وزارت حسین اور ڈاکٹر دودا الحسن صدیقی، سائنس کی تدریس، 2007، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
9. پروفیسر احرار حسین، سائنس کی تدریس، 2005، نیوویجن پبلشنگ ہاؤس، دہلی

Maulana Azad National Urdu University

BE.d 105- Pedagogy of Biological Science

UNIT-3

I 3.1- حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے اغراض و مقاصد کے معنی اور ان کی اہمیت:

اگر اغراض و مقاصد طے ہو جائیں اور ان کی جانکاری اساتذہ کو مل جائے تو اس سے نہ صرف تدریسی لائحہ عمل تیار کرنے میں مدد ملتی ہے بلکہ طلباء کی قابلیت اور حصول علم کو ناپنے اور اس کے تحسین قدر میں بھی مدد ملتی ہے۔ استاد معلوم ہوتا ہے کہ طلباء میں کون سی خوبیوں اور مہارتوں کی ترقی کرنا ہے۔ اس سے اپنے سبق کی تدریس میں اسے منصوبہ بندی کرنے کی صحیح راہ مل جاتی ہے۔ استاد کو ایک منظم طریقے سے تدریسی عمل اور اس کی روزمرہ کی اکائیوں کو ترتیب دینے کے لیے مدد مل جاتی ہے۔ استاد کے کام کرنے کی خوبی (efficiency) میں اضافہ ہوتا ہے۔ آج کے دور میں حیاتیاتی سائنس کی تدریس میں محض معلومات کا حصول کافی نہیں ہے بلکہ صلاحیتوں کا فروغ، سائنسی انداز فکر کی نشوونما اور قدر شناسی وغیرہ اہم مقاصد ہیں۔ اغراض و مقاصد کا علم ہونے سے استاد کو معلوم ہوتا ہے کہ اسے ہر سبق یا تدریسی اکائی سے طلباء میں کیا علم اور کون سی مہارتیں پیدا کرنا ہیں۔ استاد کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ طلباء سے امتحان کے سوال نامہ میں کس قسم کے سوال پوچھے جائیں جس سے ان کے حصول علم کا صحیح تعین ہو سکے۔

اس طرح ہم اغراض و مقاصد کی اہمیت کو ذیل میں دیے گئے نکات میں خلاصہ کر سکتے ہیں:

- (i) مقاصد کو دھیان میں رکھتے ہوئے معلم اپنے تدریسی اغراض کو سمجھ سکتا ہے۔ اس کو نصاب میں شامل کر کے اپنی تدریسی کارروائی موثر بنا سکتا ہے۔
- (ii) مقاصد معلم کو ایک واضح لائحہ عمل کی نشاندہی کرتے ہیں جس سے وہ اپنی تدریسی اکائیوں کی منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔
- (iii) استاد مقاصد کو سامنے رکھ کر ہی تدریسی مواد اور آلات کا انتخاب کر سکتا ہے۔ تاکہ اس کی حکمت عملی مقصد حاصل کرنے میں معاون ہوں۔
- (iv) مقاصد کے علم سے استاد طلباء کے برتاؤ میں ہونے والی تبدیلیوں کی پیمائش کے لیے مناسب و موزوں آلات کا انتخاب کر سکتا ہے۔

UNIT-3

حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے اغراض و مقاصد:

عموماً سائنس کی تدریس کے اغراض (Obejectives) و مقاصد (aims) فلسفہ حیات اور معاشرہ کی ضروریات سے جڑی ہوئی ہیں۔ ہر سائنس کے استاد کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ تدریس کے اغراض و مقاصد سے واقف ہو۔ تاکہ تدریسی عمل موثر و منظم ہو۔

اغراض (Ojectives) اور مقاصد (aims) میں فرق ہے۔ اغراض واضح، محدود اور متعینہ اوقات میں حاصل کیئے جاتے ہیں۔ یہ فوری طور پر حاصل کیئے جاتے ہیں۔ مقاصد طویل مدتی ہوتے ہیں۔

اغراض (Objective) تدریسی نکات سے متعلق ہوتے ہیں۔ ان کو اساتذہ طئے کرتے ہیں۔ مقاصد ماہرین تعلیم طئے کرتے ہیں۔ مقاصد میں تعلیمی سمت کا تعین ہوتا ہے۔

مقاصد (aims) کا تعلق ان اقدار سے ہے جو ہم کسی مضمون کی تدریس سے طلباء میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مقاصد کا تعین ملک و سماج کی ضرورتوں کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔ اغراض دراصل مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے اہم مقاصد حسب ذیل ہیں:

(i) معلومات (knowledge)

روزمرہ کی زندگی میں حیاتیاتی سائنس کے اطلاق سے ہر ایک کو واسطہ پڑتا ہے۔ سائنس کے طالب علم کو سائنسی حقائق اور تصورات سے واقف ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ سائنس کی مختلف شاخوں کا باہمی تعلق اور انسانی صحت سے تعلق اور اس کا ماحول کے تحفظ کے بارے میں بھی معلومات ہونا چاہئے۔ اس طرح سائنسی مواد کی عملی معلومات طلباء کو فراہم کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ طلباء کی عمر اور ذہنی صلاحیت کے مطابق ان کو جدید اطلاعات سے بھی واقف کرانا چاہئے۔

(ii) مہارتیں اور صلاحیتیں (Skills and abilities)

سائنس کے مضمون کی تعلیم سے طلباء کو جدید سائنسی ایجادات اور سائنسدانوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائے۔ طلباء میں تجربہ کرنے کی مہارت، مشاہدہ کرنے کی اہمیت کا اندازہ، سیکھنا چاہئے۔ سائنس کے مختلف آلات کا صحیح استعمال معلوم ہو۔ سائنس فیئر اور سائنس کلب بنانا چاہئے۔ تاکہ طلباء میں تجربہ اور تجزیہ کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔

(iii) طلباء میں استحسان اور تفہیم کے جذبات کو فروغ دینا:

تمام جاندار قدرت اور ماحول کا ہی حصہ ہیں۔ طلباء ماحول کے تحفظ اور آلودگی سے واقف ہوں۔ اور وہ اس بات کو سمجھیں کہ تہذیب و تمدن کی ترقی میں سائنس کا پیش بہا حصہ ہے۔ طلباء سائنس دانوں کی جدوجہد اور ان کی ایجادات کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ طلباء کو قدرت کے حسین مناظر کی سیر و تفریح کرائی جائے تاکہ وہ قدرت کی حسن کی قدر کریں۔

(iv) طلباء میں سائنسی انداز فکر (scientific attitude) اور مشاہدے و تحقیق کے جذبات فروغ پائیں۔ طلباء میں مشاہدہ کرنے، تنقیدی انداز اور کھلا ذہن رکھنے کی اہمیت کو فروغ دیا جائے۔ حقائق کی تلاش میں ثبوت اور شہادت کا ہی ذریعہ اپنائیں۔ سائنسی مظاہر اور ان کے اسباب کو علم کی روشنی میں سمجھ سکیں۔ اپنے سائنٹفک انداز سے طلباء مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت کو بھی تقویت دے سکیں گے۔

(v) حیاتیاتی سائنس کی زندگی میں افادیت:
 طلباء کو اپنی زندگی کو بہتر اور کامیاب بنانے کے لیے حیاتیاتی سائنس کے علم سے فائدہ اٹھانے کی تربیت دینا چاہئے۔ اپنے گرد و پیش کے ماحول کو پاک و صاف بنا کر حفظانِ صحت کے اصولوں سے صحت مند زندگی گزارنے کے طریقے سیکھنا چاہئے۔ معلم کو چاہئے طلباء کی فطری لیاقت کو فروغ دے کر سائنس کے علم سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دیں۔

(vi) فرصت کے اوقات کا فائدہ مند استعمال۔ اگر طلباء کا وقت خالی رہے تو شیطانی خیالات گھیر لیتے ہیں۔ خالی وقت تھوڑا بہت سب کو میسر ہوتا ہے۔ خالی وقت کو نفع بخش طریقے سے استعمال کرنے کے لیے بچوں کو فرصت کے اوقات میں دلچسپی کے مطابق سرگرمیاں فراہم کرنا چاہئے۔ مثلاً گھریلو یا میدانی کھیل کود، باغبانی، سائنسی نمائش کے لیے نمونے اور اشیاء بنانا، کتابیں اخبار رسالے وغیرہ پڑھنا، کہانی لکھنا، تصویر بنانا وغیرہ۔ ان مشاغل سے طلباء کا فرصت کا وقت کارآمد طریقے سے استعمال بھی ہوگا اور ان کو جمالیاتی ذوق کی آسودگی و تسکین بھی ملے گی۔

II 3.2 تعلیمی اغراض کی درجہ بندی (Taxonomy of Educational Objectives)

تعلیم کا وسیع نشانہ (goal) طلباء کی مکمل ہمہ گیر شخصیت کی نشوونما ہے۔ یہ تعلیمی مقاصد تدریس کے ذریعہ ہی حاصل کیئے جاتے ہیں۔ تدریس سے ہی طلباء کے برتاؤ میں تبدیلی لائی جاتی ہے۔ تعلیمی مقاصد میں نہ صرف موادِ مضمون کی نوعیت شامل ہے بلکہ مختلف مراحل پر حاصل ہونے والے مقاصد بھی شامل ہیں۔ 1956 میں بلوم (Benjamin S. Bloom) اور اس کے ساتھیوں نے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے فرد میں برتاؤ کے لحاظ سے مقاصد کے تین علاقوں کی اسکیم بنائی۔ یعنی قوی علاقہ یعنی (Cognitive) یا جاننے سے متعلق جذباتی (affective) علاقہ جو جذبات سے متعلق ہے، اور نفسیاتی حرکی (Psychomotor) علاقہ، یعنی عملی کام سے متعلق یہ علاقے 3 H سے تعلق رکھتے ہیں یعنی Head یعنی دماغ، Heart یعنی جذبات اور Hands یعنی کام کرنا۔

ان تینوں قسموں میں مختلف ماہرین نے تجاویز پیش کی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

(i) قوی مقاصد: بلوم نے 1956 میں۔

(ii) جذباتی مقاصد: کراٹھوال، بلوم اور ماسیہ (Krathwohl, Bloom and Masia, 1964)

(iii) نفسیاتی حرکی: سپمن، اور ہیرو (Simpson 1967, Harrow 1972)

بلوم کی مقاصد کی درجہ بندی:

بلوم (1913-1999) ایک امریکن ماہر تعلیم تھا، اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر 1956 میں بالخصوص قوی مقاصد پر توجہ

مرکوز کرتے ہوئے تجاویز پیش کیں۔

1964 میں بلوم، ماسیہ (Masia) اور کراٹھوال (Krathwohl) نے جذباتی (affective) علاقہ کے مقاصد کی تشریح اور درجہ

بندی کی۔

1972 میں سیمپسن (Simpson) اور (Harrow) نے نفسیاتی حرکیاتی علاقے کے مقاصد کی درجہ بندی پیش کی۔

بلوم کی درجہ بندی (Taxonomy) تجلی سطح سے اعلیٰ سطح تک بالترتیب بنائی گئی ہے۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جو طلباء میں نشوونما پانا چاہئے۔ اس کے علاوہ طلباء کے برتاؤ میں جو تبدیلیاں ان مقاصد کو حاصل کر کے پیدا ہوگی ان کی پیمائش کے طریقوں کی بھی بلوم نے نشاندہی کی ہے۔ بلوم کی درجہ بندی کی اہم خصوصیات ذیل میں بیان کی گئی ہیں:

(۱) یہ درجہ بندی تین علاقوں میں منقسم کی گئی ہے یعنی ادراکی، وقوفی، یا جذباتی، اور نفسیاتی۔ حرکیاتی مقاصد۔ ان میں سے مختلف مقاصد کو پیچیدگی اور دقت کے لحاظ سے ہر علاقہ میں ترتیب دیا گیا ہے۔ اس سے تدریس کی منصوبہ بندی آسان، منظم اور مؤثر ہو جاتی ہے۔ اور طلباء کے لیے اکتساب بھی آسان ہو جاتا ہے۔

(۲) بلوم کی درجہ بندی سے پیمائش (اکتساب کی اور سیکھ کی) اور تعین قدر کے لیے بھی موزوں سمت اور لائحہ عمل کے رہنما خطوط مل جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں کو بھی اپنے نصابی کورسز اور تربیتی پروگراموں کے لیے بھی مفید ہدایات و اصول مل جاتے ہیں۔ اس طرح بلوم کی درجہ بندی کا کئی لحاظ سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

(۳) بلوم کی درجہ بندی کافی مکمل اور وسیع پیمانے پر مختلف مقاصد کا احاطہ کرتی ہے۔ جس کی مدد سے تدریسی عمل اور اکتسابی کوششیں منظم اور مؤثر ہو سکتی ہیں۔

(۴) مقاصد کو پیچیدگی اور دقت کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس سے تعلیمی مقاصد کو کم وقت میں اور زیادہ مؤثر طریقے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(۵) بلوم کی درجہ بندی سے تعلیمی میدان میں ایک نئی تحقیق کا میدان حاصل ہوا ہے۔ کئی ماہرین تعلیم اور محقق نے اس موضوع پر کام شروع کیا ہے۔

تعلیمی مقاصد کو مختلف ماہرین نے ذیل میں دیئے گئے شعبوں میں سے تقسیم کیا ہے۔

بلوم کا وقوفی (Cognitive) علاقہ (1956)

معلومات (knowledge)

تفہیم (Comprehension)

اطلاق (Application)

تجزیہ (Analysis)

ترکیب (Synthesis)

جانچ تعین قدر (Evaluation)

کراٹھوال (krathwohl) (1964) کا جذباتی علاقہ: اس میں دلچسپیاں، رویے، استئسان وغیرہ شامل ہیں۔ یعنی

قبول کرنا (Receiving)

ردعمل کرنا (Responding)

افادہ کرنا (Valuing)

منظم کرنا (Organizing a value system)

امتیازی خصوصیات کا فروغ (Characterisation / Personal Values)

دوے (Dave)، ہیرو (Harrow)، سمپسن (Simpson) 1972 نفسیاتی۔ حرکی علاقہ:

نقل کرنا (Imitation)

دست کاری کی مہارت (Manipulation)

درستگی (Precision)

الفاظ کی ادائیگی (Articulation)

فطری بنانا (Naturalization)

وقوفی علاقے کی درجہ بندی:

ذیل میں ان مقاصد کی تشریح کی گئی ہے: (بلوم کی درجہ بندی)

(۱) معلومات: یہ وقوفی علاقہ کا کمترین سطح کا اکتسابی عمل ہے۔

اس میں مواد کی یاد دہانی پر زور دیا گیا ہے۔ تدریسی مواد کی شناخت کو شامل کیا گیا ہے۔ طلباء سبق کا مواد صحیح طرح سے یاد رکھیں۔

(۲) تفہیم: مواد یا متن کے معنی و مفہوم کو سمجھنا، سائنسی تصورات اور ظاہری خصوصیات کو سمجھنا۔ مثالوں سے سمجھ کر فرق معلوم کرنا اس میں

شامل ہے۔ طلباء اپنی معلومات کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔ فرد اپنی مثالیں پیش کر سکتا ہے۔ مختلف اشیاء کے فرق کو سمجھ سکتا

ہے یا یکسانیت کے لحاظ کسی گروپ میں درجہ بند کر سکتا ہے۔

(۳) اطلاق: طلباء سائنسی معلومات کو روزمرہ کی زندگی کے متعلقہ اشیاء اور واقعات پر اطلاق کر سکیں۔ مشاہدے سے عمل اور ردعمل کے تعلق

کو سمجھ سکیں۔ اس سے وہ زندگی کے کچھ مسائل کو حل بھی کر سکتا ہے۔ مثلاً وہ زیادہ چکنائی کا کھانا، یا تیز گاڑی چلانے سے پرہیز کرے

گا۔ سائنس کا طالب علم پھول، پتوں اور ڈٹھل کو الگ الگ کر سکتا ہے۔

(۴) تجزیہ: طلباء معنی اور تدریسی مواد کے اجزاء کو با معنی اکائیوں میں تقسیم کر سکیں تاکہ مواد کی ساخت کا منظم مطالعہ کر سکیں اور تصورات کو

واضح طور پر سمجھ سکیں۔ اس طرح عناصر کے باہمی تعلق کو بھی سمجھ سکیں گے۔ مثلاً اگر ایک طالب علم پھول کی ساخت کو سمجھتا ہے تو وہ اس

کے مختلف حصوں کو الگ الگ کر سکتا ہے۔ وہ اس کے حصول کے باہمی تعلق اور ترتیب کو بھی سمجھ سکتا ہے۔

(۵) ترکیب: مواد کی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کو منظم کر کے دوبارہ واضح کرنا۔ تمام عناصر کی شمولیت کے ذریعے نئے منصوبے تیار کرنا۔ اس

عمل میں تخلیقی اہلیت بھی شامل ہے۔ مثلاً کسی تصویر کے الگ الگ حصوں کو ایک مکمل تصویر میں ترتیب دینا۔

(۶) تعین قدر: طلباء میں کسی مواد یا متن کی اقداری پیمائش کی صلاحیت فروغ پائے۔ اس مہارت سے فیصلے لینے کی اہمیت بھی اجاگر ہوتی

ہے۔ اور داخلی اور خارجی دونوں قسم کے فیصلے کرنا ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر طلباء یہ تجربہ کریں کہ فوٹوسنتھس (Photosynthesis) کے

عمل کے دوران آکسیجن بنتی ہے۔ تو ان کو تجربہ کا سامان اور آلات وغیرہ ترتیب دینا ہوگا۔ اور اس عمل کو وہ جانچ سکے گا کہ اس نے صحیح ترتیب دیا ہے۔

جذباتی (Affective) علاقے کی تشریح: کراٹھویل (D.R. Krathwohl) 1964:

(۱) قبول کرنا: اس میں کسی فرد کی وہ اہلیت ہے جس کی مدد سے وہ اپنی توجہ اور ارادے سے مختلف خبریں اور اطلاعات حاصل کرتا ہے۔ وہ جو کچھ دیکھتا اور سنتا ہے اس سے وہ سیکھتا ہے اور اپنی شخصیت کی نشوونما کرتا ہے۔ اس کو مختلف اداروں، لائبریری، جرائد وغیرہ کا علم ہو جاتا ہے۔

(۲) رد عمل (Responding): یہ دوسری سطح کا مقصد ہے۔ اطلاعات قبول کرنے کے ساتھ، بچے کو اس پر رد عمل کا سلیقہ بھی سیکھ لینا چاہئے۔ یہ جب ہی ممکن جب بچہ ماحول اور واقعات میں دلچسپی لے۔ کلاس میں جب استاد کو ایک طالب علم توجہ اور دلچسپی سے سنتا ہے تو اس کو وہ سمجھ لیتا ہے۔ اسی طرح وہ سائنس کلب، رسالوں اور دوسری علمی پروگراموں میں حصہ لیتا ہے۔

(۳) افادہ (Valuing): پہلے دو اقدام کے بعد بچوں میں اشیاء یا واقعات کی قدر و افادیت کرنے کی اہلیت فروغ پاتی ہے۔ اس طرح اس میں اپنی خصوصیات (Character) نشوونما پاتی ہیں۔ بچے اپنے اساتذہ کے برتاؤ کو بھی دیکھتے اور پرکھتے ہیں۔ مثلاً ایک استاد باقاعدگی سے آتا ہے اور سمجھا کر پڑھاتا ہے۔ دوسرا کوئی اور استاد زیادہ اچھا نہیں پڑھاتا یا باقاعدگی سے کلاس میں نہیں آتا۔ بچے ان سب حالات کو بغور دیکھ کر اپنا تعین قدر کرتے ہیں۔

(۴) تنظیم (Organization): اپنے مشاہدے سے جو اشیاء اور حالات کے بارے میں بچے تعین قدر کرتے ہیں اس کو وہ منظم طریقہ سے ترتیب دے لیتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان کو یہ منظم اقدار (Value System) اپنی زندگی میں رہنمائی کرتا ہے اور ان کی نجی زندگی میں ایک فلسفہ حیات بن جاتا ہے۔ جس سے وہ فیصلے لینے میں مدد لیتے ہیں۔

(۵) امتیازی خصوصیات (Characterisation): بچے کی جیسے جیسے عمر اور تجربات بڑھتے ہیں اس کے اقدار، دلچسپیاں، عقائد مضبوط ہوتے جاتے ہیں اور اس کی شخصیت نکھر کر مکمل ہوتی ہے۔

نفسیاتی۔ حرکی علاقے کے مقاصد کی تشریح اس میں سمپسن (Simpson)، دوے (Dave) اور ہیرو (Harrow) کا خاص کام ہے۔ (1972)۔ اس میں تعلیم کے وہ مقاصد شامل ہیں جو فرد اپنے ہاتھ اور جسمانی حرکتوں سے انجام دیتا ہے۔ جیسے ٹائپ کرنا، پینٹنگ، کھانا پکانا، وغیرہ۔ یہ مقاصد بھی سطح کے لحاظ سے ترتیب دیئے گئے ہیں۔

(۱) نقل کرنا اور شروعات کرنا (Imitation & Initiation) کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے طلباء کو ذہنی اور نفسیاتی طور سے تیار ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ طلباء کو ترغیب ہو اور دلچسپی ہو تو کام کو شروع کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ طلباء پہلے دوسروں کو کام کرتے ہوئے دیکھتے (Observe) ہیں۔ اس کے بعد وہ خود کام کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں۔ عمل اور مشق سے وہ اچھا (Perfection) کام کرنے لگتے ہیں۔

(۲) دست کاری (Manipulation) & (Observation): کسی بھی مہارت کے آغاز کے بعد بچے دوسروں کی نقل اور مشاہدہ کر کے موزوں آلات (tools) اور تکنیک سے اس مہارت کو خود سے ہی انجام دینے لگتے ہیں اور خود سے ہی اپنی کمی کی سدھار کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

(۳) درستگی (Precsion) اپنے اساتذہ، دیگر ماہرین اور دوسرے زیادہ تجربہ کار لوگوں کو کام کرتے دیکھ کر اور خود اپنی مشق اور محنت اور لگن سے طلباء کا کافی درست اور مکمل کام کرنے کی لیاقت پیدا کر لیتے ہیں۔

(۴) الفاظ کی ادائیگی (Articulation): اس سطح پر طالب علم کسی شے یا واقعہ کے مختلف حصوں کو ترتیب سے (Sequencing) سجا سکتا ہے۔ مختلف حرکات کو ہم آہنگ کر کے داخلی تنظیم حاصل کر سکتا ہے۔ اپنی ان مہارتوں کو وہ با معنی انداز سے بیان کر سکتا ہے۔

(۵) فطری بنانا (Naluralization): یہ سب سے اعلیٰ سطح ہے۔ اس سطح پر پہونچنے پر طالب علم کے کام کرنے کی لیاقت فطری اور خود کاری ہو جاتی ہے۔ وہ بغیر محنت اور کاوش کا احساس کیئے آسانی سے مہارت کو انجام دے سکتا ہے۔

III بلوم کی درجہ بندی پر نظر ثانی۔ درس و تدریس اور تعین قدر کے نئے زاویے

بلوم کی درجہ بندی کو 2001 میں چند ماہرین نے نظر ثانی کر کے اصطلاحوں میں کچھ ترمیم کر کے نئی ذمرہ بندی کی۔ ذیل میں اصل اور نئے اصطلاحات سے ادرا کی یا قونی (Cognitive) علاقے کی درجہ بندی دکھائی گئی ہے۔

اصل اصطلاحات	نئی اصطلاحات
معلومات (knowledge)	یاد کرنا (Remembering)
تفہیم (Comprehension)	سمجھنا (Understanding)
اطلاق (Application)	اطلاق کرنا (Applying)
تجزیہ (Analysis)	تجزیہ کرنا (Analysing)
ترکیب (Synthesis)	تخلیق کرنا (Creating)
تعین قدر (Evaluation)	تعین قدر کرنا (Evaluating)

اصل اصطلاحات اسم (Noun) تھے۔ نئی اصطلاحات افعال (Verbs) ہیں۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ سوچ بچار کرنا ایک فعال عمل (active process) ہے۔ درجہ بندی میں انسانی تخلیل کی نمائندگی کی جاتی ہے جو کہ ایک فعال عمل ہے۔ اس لیے افعال زیادہ موزوں الفاظ ہیں۔ معلومات، تو خیل کا نتیجہ (Product) ہے جب کہ تخلیل ایک عملی طریقہ ہے جس کے لیے ”یاد کرنا“ زیادہ موزوں اصطلاح ہے۔ اسی طرح دوسری اصطلاحات بھی عملی طرز کی نمائندگی کرتے ہیں۔

بلوم کی ذمرہ بندی کی اہمیت

اس کی اہمیت یہ ہے کہ معلم مقاصد کے تینوں علاقوں پر اپنی توجہ مرکوز کر سکتا ہے۔ تاکہ تدریسی عمل کو موثر اور با معنی بنا سکے۔ اس سے طلباء کی شخصیت متوازن ہوگی اور سماج کے لیے وہ مفید کام کر سکیں گے۔

بلوم کی درجہ بندی تعلیم کے دوسرے پہلوؤں کی شناخت کرنے اور ان کو عملی شکل میں لانے میں مدد ملتی ہے۔ مثلاً نصاب بنانے اور تعلیمی پالیسی طے کرنے میں۔

بلوم کی درجہ بندی کی تحدیدات (Limitations of Bloom's taxonomy)

(۱) بلوم کی درجہ بندی طالب علم کی انفرادیت کو کم کرتی ہے۔

- (۲) بلوم کی درجہ بندی کو نصاب کے تمام عنوانات میں استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔
- (۳) اس میں صرف وقوفی میدان کو ہی کافی اہمیت دی گئی ہے۔
- (۴) اس میں معلم کو اپنی سوچ و فکر کے لیے آزادی نہیں ہے۔
- (۵) طالب علموں کے مقاصد، بنیادی تدریس اور جانچ کو اہمیت نہیں دی گئی ہے۔
- (۶) تعلیمی مقاصد سے متعلق کتب کی عدم فراہمی۔
- (۷) بلوم کی درجہ بندی شخصیت کی تعمیر کے لیے مختلف عناصر کی نشاندہی کرتی ہے۔ لیکن اس تعمیر کو مکمل طریقے سے تشکیل نہیں دیا گیا ہے۔

اعلیٰ سطح کی سوچ بچار اور فکر کی مہارتیں (Higher Order Thinking Skills)

- ذیل میں وہ مہارتیں دی گئیں ہیں جن کا علم اور تربیت بڑے درجوں میں سینئر طلباء کو دی جانی چاہیں:
- (۱) مسائل حل کرنے کا ہنر: اپنے استدلال، تجربہ اور ذہانت سے روزمرہ کے مسائل حل کرنے کے سلیقہ کی لیاقت۔
- (۲) اختراعی یا تخلیقی ہنر: وہ ذہن طلباء جو کھلے ذہن اور نئے زاویوں سے کسی مسئلہ پر غور کرتے ہیں، حل تلاش کرتے ہیں۔ یا انوکھے خیالات بناتے ہیں۔
- (۳) تعمیراتی ہنر (Constructive): کسی شے، واقعہ یا خیال کی تعمیر کرنے کا ہنر۔
- (۴) تحقیقی ہنر: بہت سے ذہن اور فکر کرنے والے طلباء علم و حقائق کی جستجو کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ اس سوچ اور خصوصیت کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔
- (۵) قوت مشاہدہ (Perception): بعض لوگ باریک بین ہوتے ہیں۔ بہت لوگ بعض واقعات کو روزمرہ کا سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں۔ چند ذہین طلباء معمولی واقعات کو حیرت انگیز سمجھ کر کام کرتے ہیں۔ مثلاً جیسے نیوٹن اور جوہر کی وغیرہ نے کیا۔
- (۶) قبول کرنا۔ حاصل کرنے کا ہنر (Receiving Skills): چند طلباء، ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے گرد و نواح کو بغور دیکھتے اور سنتے ہیں۔
- (۸) فطری ہنر (Intrinsic Skills): بعض لوگ پیدائشی کسی چیز میں شوق رکھتے ہیں۔ جسے موسیقی، سائنس یا تعمیری سرگرمیوں میں۔
- (۸) ترغیب دینے کا ہنر (Motivational Skill): بعض لوگ دوسروں کو ترغیب دینے اور کسی چیز کے لیے آمادہ کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔
- (۹) علم حاصل کرنے کا ہنر (Knowledge Seeking Skill): بعض طلباء علم حاصل کرنے کا جنون رکھتے ہیں۔ موقع ملنے پر وہ بڑے عالم بن سکتے ہیں۔
- (۱۰) انصرامی ہنر (Managerial Skill): کچھ لوگ انصرام و انتظام کرنے کے گر جانتے ہیں۔
- (۱۱) اعادہ کرنا۔ دہرانے کا ہنر (Recapitulation): بعض طلباء طویل متن یا ادبی پارہ کا اعادہ کر سکتے ہیں۔
- (۱۲) یاد رکھنے کا ہنر (Memorizing Skill): بعض طلباء رٹنے اور یاد رکھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ جو اکثر کام آتی ہے۔
- (۱۳) تجزیہ کرنے کا ہنر (Analytical Skill): کسی واقعہ یا شے کے عناصر کی تجزیہ کرتے کا ہنر۔

- (۱۴) اعلیٰ تصورات کی تفہیم (Metacognitive): اعلیٰ سطح کی مجرد (abstract) سوچ بھی ایک خدا داد نعمت ہے۔
- (۱۵) تفتیشی ہنر (Exploratory Skill): تفتیش یا کھوج کرنے کی اہلیت کے حامل لوگ اچھے جاسوس، سائنس داں اور موجد بن جاتے ہیں۔
- (۱۶) تفہیم کی اہمیت (Understanding Skill): مشکل مسائل کو سمجھنے کی اہلیت۔ بعض طلباء میتھ میٹکس اور فزکس کے ادق مسائل حل کر لیتے ہیں۔
- (۱۷) تشریح کرنے کی اہلیت (Explanation Skill): یہ بھی ایک فن ہے۔ کسی بات کی تشریح کر کے آسان بنانا اور دوسروں کو مطمئن کرنا۔
- (۱۸) اطلاقی ہنر (Application Skill): کسی اصول یا قائدے کو روزمرہ کی زندگی میں پیش ہونے والے مسائل پر اطلاق کرنے کا ہنر۔
- (۱۹) تعین قدر کا ہنر (Evaluation Skill): کسی بھی حصولیابی، واقعہ یا شے کی پیمائش قدر کرنا۔
- (۲۰) ترسیل کا ہنر (Communication Skill): اپنا موقف یا بات کو دوسروں تک پہنچانا۔
- (۲۱) رہنمائی۔ قیادت کرنے کا ہنر (Leadership Skill): کسی فرد یا گروپ کی رہنمائی کر کے ان کا قائد بن جانا بھی ایک فن ہے۔
- (۲۲) تنازعات حل کرنے کا ہنر (Conflict Management): بعض لوگ جھگڑے اور تنازعات نبھانے کا فن جانتے ہیں۔
- (۲۳) وقت کا مفید استعمال (Time Management Skill): وقت کا صحیح استعمال اور وقت پر کام کرنے سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔
- (۲۴) توجہ سے، دھیان سے سننے کا ہنر (Listening Skill) دیر تک دھیان دینا اور توجہ سے سننا بھی ایک اچھی خصوصیت ہے۔
- (۲۵) گروہ بنانے کا ہنر (Team Building): بعض لوگوں میں گروہ بنا کر کام کو عہدگی سے انجام دینے کی اہلیت ہوتی ہے۔
- (۲۶) متاثر کرنے کا ہنر (Influencing Skill): بعض طلباء اور لوگوں کو اپنی شخصیت اور چرب زبانی سے متاثر کرنے کا ہنر آتا ہے۔
- (۲۷) اپنا موقف یا بات کہنے کا ہنر (Presentation Skill): اپنی بات صفائی اور مؤثر، انداز میں پیش کرے۔
- (۲۸) دباؤ یا تناؤ کے نظم کرنے کا ہنر (Stress Management): آج کل اکثر فرد زمانے کے نشیب و فراز اور زندگی کے مسائل سے دو چار رہتے ہیں۔ معاشی تنگی، غربت، خاندانی جھگڑے، یا بیماری وغیرہ سے فرد ذہنی سکون کھودیتا ہے۔ فرد فکر مند اور پریشان ہو کر تناؤ اور غم کا شکار ہو جاتا ہے ان حالات میں ان کی اندرونی مضبوطی، ہمت اور فلسفہ حیات کام آتا ہے۔ وہ تناؤ کو برداشت کرنے، اسے کم کرنے اور مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنی ہمت، تجربہ اور ذہانت سے کام لے کر کامیاب ہو سکتے ہیں۔

IV 3.4 تدریسی اور برتاؤی مقاصد کو تحریری شکل دنیا اور ان کی تصریحات:

عمل یا برتاؤ کے لحاظ سے مقاصد کا تعین کرتے وقت ذیل کے نکات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

- (۱) 'مقصد' کو طالب علم کے برتاؤ میں اس کے عمل میں کیا تبدیلی آئے گی اس لحاظ سے بیان کرنا چاہئے۔ یعنی سبق مکمل ہونے پر کیا تبدیلی ہونا چاہئے۔

(۲) ایک وقت میں ایک اکتساب کی جانچ کی جائے۔

(۳) مقصد بالکل واضح اور صاف ہونا چاہئے۔

تدریسی مقاصد کو طالب علم میں ہونے والے برتاؤ و تبدیلی کو حرکتی افعال (action Verbes) کے لحاظ سے تحریر میں لانا چاہئے۔ تاکہ جب درس و تدریس کا عمل مکمل ہو جائے تو استاد طالب علم کے برتاؤ میں تبدیلی کی پیمائش کر سکے۔ اس طرح خود استاد کی کارکردگی، تدریسی مواد کی موزونیت اور طلباء کی ذہنی سطح کا بھی اندازہ ہو سکے گا۔

مثال:- اگر ہم بارہویں کلاس کے طلباء کو پروٹین اور اس کی ترکیب (Synthesis) کے طریقے پڑھا چکے ہیں تو ان سے صرف یہ پوچھنا کافی نہیں ہے کہ ان کی سمجھ میں آیا یا نہیں۔ بلکہ ذیل میں دیئے گئے کام (Task) دیئے جانے چاہئے۔

(۱) پروٹین کی تعریف کیجئے۔

(۲) پروٹین بنانے کے اصول بیان کیجئے۔

(۳) پروٹین بنانے کے طریقے کو وضاحت سے بیان کیجئے۔

(۴) پروٹین بنانے میں RNA کا کیا کردار ہے۔

(۵) پروٹین بنانے کے عمل میں مختلف قسم کے RNAs کے نام بتائیے۔

ان تدریسی مقاصد کو حرکتی افعال (action verb) کے ذرائع سے تحریر میں لانے کی ضرورت ہے۔ تاکہ طلباء کو معلوم رہے کہ وہ اپنے اعمال یا برتاؤ میں ہوئی تبدیلی کو کیسے بیان کریں گے۔

ذیل میں تدریسی مقاصد (instructional objectives) اور طلباء کے برتاؤ میں تبدیلی لانے والے مقاصد (behavioral objectives) کی تصریح کی گئی ہے۔ یہ مقاصد مختلف علاقوں کے لحاظ سے کی گئی ہے۔

ذوقی (Cognitive) علاقہ

(۱) معلومات (Knowledge)

(الف) تدریسی مقاصد

(i) طلباء کو اصطلاحات، حقائق اور اصول بتائے جاتے ہیں۔

(ii) کسی خاص موضوع میں اشیاء اور سامان وغیرہ کا بیان اور استعمال بتایا جاتا ہے۔

(iii) بنیادی تصورات اور نظریات کی تدریس۔

(iv) حیاتیاتی سائنس کے اصول اور عمومی قاعدوں سے واقف کرانا۔

(ب) برتاؤ اور عمل میں تبدیلی (Behavioral objective)

(i) طالب علم اور اصطلاحات کی تعریف کر سکتا ہے۔

(ii) نظریات اور عمومی اصولوں کو بیان کر سکتا ہے۔

- (iii) مختلف اشیاء اور (تجربات میں استعمال ہونے والے) سامان کی شناخت کر سکتا ہے۔
 (iv) اپنے موضوع سے متعلق قدرتی ماحول میں پائے جانے والے چیزوں، واقعات اور جانداروں کے نام بتا سکتا ہے۔
 (۲) تفہیم (Comprehension)

(الف) تدریسی مقاصد (Instructional objectives):

- (i) حیاتیاتی سائنس میں وجہ (Cause) اور اثر (effect) کے رشتے کو سمجھنا۔
 (ii) حقائق اور اعمال کو تصاویر اور ڈائیگرام سے ظاہر کرنے کی اہلیت پیدا کرنا۔
 (iii) حیاتیاتی اصطلاحات اور فارمولے کا ترجمہ کرنا۔
 (iv) حیاتیاتی نظریات کے مختلف طریقوں کو سمجھنا۔

(ب) برتاؤ اور عمل میں تبدیلی

- (i) طالب علم وجہ اور اثر کے رشتے کو بیان کر سکتا ہے۔
 (ii) حیاتیاتی سائنس سے متعلق چارٹ اور ڈائیگرام بنا سکتا ہے۔
 (iii) حقائق اور نظریات کو اور ان کے آپسی فرق کو سمجھا جاسکتا ہے۔
 (iv) اپنے خیالات کے اظہار کے لیے اپنی مثالیں دے سکتا ہے۔
 (v) طالب علم حیاتیاتی اشیاء کی گروپ بندی کر سکتا ہے۔

(۳) اطلاق (Application)

(الف) تدریسی مقاصد: حیاتی حقائق کا روزمرہ کی زندگی سے تعلق۔

- (i) معلومات کی روزانہ/روزمرہ کی زندگی میں تعلق کو بتانا۔
 (ii) معلومات سے روزمرہ کے مسائل کو حل کرنے میں مدد لینا۔
 (iii) معلومات کی بنیاد پر مستقبل میں ہونے والے امکانی صورت حال کی پیشین گوئی کرنا۔
 (iv) بدلے ہوئے حالات سے نمٹنے کے لیے نئے تجاویز پیش کرنا۔

(ب) برتاؤ اور عمل میں تبدیلی

- (i) حیاتیاتی منظر کو دیکھ کر نئے واقعات کی پیشین گوئی کر سکتا ہے۔
 (ii) روزمرہ کی زندگی میں متعلقہ مسائل کو حل کر سکتا ہے۔
 (iii) نئے حالات یا نئے واقعات کے لیے نئے تجاویز پیش کر سکتا ہے۔
 (iv) حقائق اور اصولوں کو سمجھ کر مفید مشورے دے سکتا ہے۔
 (۴) تجزیہ (Analysis): کسی کُل کو اس کے اجزاء میں تقسیم کرنا۔

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) کسی کل کو اس کے اجزا میں الگ الگ کر کے ان کا کردار اور ساخت کو بتانا۔
- (ii) مختلف اجزا کا آپسی رشتہ سمجھانا۔
- (iii) اجزا کو الگ الگ کرنے کے عمل کو بیان کرنے کا طریقہ۔
- (iv) مختلف اجزا کی ساختی اور عملی عمدگی کو سمجھانا۔

(ب) برتاؤ اور عمل میں تبدیلی

- (i) طالب علم کسی شے یا عمل کے مختلف عناصر کی شناخت کر کے ان کو الگ الگ کر سکتا ہے۔
- (ii) مختلف اجزا کی تشریح کر سکتا ہے۔
- (iii) مختلف اجزا کی خوبی یا اس کی کمی کو بیان کر سکتا ہے۔
- (۵) ترکیب (Synthesis)

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) ان طریقوں اور اعمال کو بتانا جس سے عناصر کو ترتیب میں لا کر ایک مکمل شے بنانا ہوتا ہے۔
- (ii) نئے ڈیزائن اور تکنیک بتانا تاکہ سیکھنے میں آسانی ہو۔
- (iii) مختلف ذرائع، خیالات اور طریقوں کی مدد لے کر نئے ماڈل کی تخلیق کرنا۔

(ب) برتاؤ اور عمل میں تبدیلی

- (i) طالب علم نئے منصوبے بنانے کے لیے مختلف طریقوں کو ملا کر استعمال کرنا جانتا ہے۔
- (ii) نئے طریقوں کی تخلیق کر سکتا ہے۔
- (iii) طالب علم متعلقہ موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتا ہے۔
- (iv) ترکیب کے عمل کا خلاصہ کر سکتا ہے۔
- (۶) تعین قدر یا جانچ کرنا (Evaluation)

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) کسی شے واقعہ یا عمل کے استعمال اور موزونیت کو سمجھانا۔
- (ii) کسی مواد کی کسی مقصد کے لیے مناسبت اور موزونیت کو سمجھانا۔
- (iii) کسی بھی سائنٹفک طریقہ کی افادیت کو سمجھانا۔
- (iv) کسی بھی مواد کے استعمال کے بارے میں فیصلہ کرنے کی بنیادوں کو سمجھانا۔

(ب) برتاؤ یا عمل میں تبدیلی

- (i) طالب علم متعلقہ حقائق کی قدر کی پیمائش کر سکتا ہے۔

- (ii) مواد اور طریقوں کے با اثر ہونے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔
- (iii) مثالیں اور شواہد پیش کر کے اپنا موقف اور بیان کی حمایت کر سکتا ہے۔
- (iv) کسی شے یا عمل کی قوت (Strength)، کمزوری یا تحدیدات (Weakness)، مواقع (opportunities) اور خطرات (threats) یعنی (Swot) کو سمجھ کر اور تجزیہ کر کے متبادل سمت یا شے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

جذباتی علاقہ (Affective Domain)

(۱) قبول کرنا (Receiving) یا (Perception)

(الف) تدریسی مقاصد:

- (i) طالب علم کی توجہ استاد کی سرگرمیوں کے طرف مبذول کرانا۔ استاد کی بات چیت، اس کا طرز عمل، اور بیان کرنے پر توجہ دلانا۔
- (ii) طالب علم میں اپنے کلاس کے اندر ہونے والی سرگرمیوں اور ماحول کے تئیں احساس پیدا کرنا۔
- (iii) طالب علم کو عموماً اپنے ماحول میں دلچسپی لینا اور مشاہدہ کرنا۔

(ب) برتاؤ یا عمل میں تبدیل

- (i) طالب علم اپنے استاد کی سرگرمیوں کو توجہ سے دیکھتا اور سنتا ہے۔
- (ii) طالب علم اپنے حرکات اور برتاؤ سے متوجہ ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔
- (iii) طالب علم فعال رہتا ہے۔ نوٹس لیتا ہے اور استاد کے سوالات کے جواب دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔

(۲) رد عمل (Responding)

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) طالب علم سوالات کا مناسب جواب دے سکے اس کے لیے مباحثہ میں اسے شامل کیا جائے۔
- (ii) طالب علم کو کلاس کی سرگرمیوں میں شامل کرنا چاہئے۔
- (iii) کلاس میں دیئے گئے کام کو مکمل کرنے کی ترغیب دی جائے۔
- (iv) استاد کی سرگرمیوں میں تعاون کرے اور ذہنی و جسمانی حرکات سے رضا کارانہ طور سے فعال رہے۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

- (i) استاد کے ذریعہ پوچھے گئے سوالات کا جواب دے۔
- (ii) کلاس میں دیئے گئے کام کو پورا کرے۔
- (iii) کلاس میں استاد کے تدریس کے وقت نوٹس لے۔
- (iv) استاد کی سرگرمیوں میں دلچسپی لے اور اس کی ہدایات کی تابعداری کرے۔
- (v) رضا کارانہ طور سے کلاس اور ماحول سے فعال رہے۔

(۳) قدر شناسی (Valuing): افادہ

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) سائنسی معاملات اور سائنسی اعمال کے تئیں استحسان پیدا کرنا۔
- (ii) انسان کے لیے سائنس نے جو سہولتیں مہیا کیں ہیں ان کو سمجھانا۔
- (iii) انسانی فلاح کے لیے رجحان پیدا کرنا۔
- (iv) سائنسی مواد کو سمجھانا اور اس کی قدر کرنا۔
- (v) کھلے ذہن اور صبر کے ساتھ نئی تبدیلیوں کو معہ شواہد کے سمجھانا۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

- (i) حیاتیاتی سائنس میں مختلف سائنس دانوں کا کام اور ان کی دین کا استحسان کرنا۔
- (ii) انسانی فلاح کے لیے حیاتیاتی سائنس کی دین کو سمجھنا ہے۔
- (iii) حیاتیاتی سائنس کے مختلف شعبوں کی اہمیت کو سمجھنا ہے۔
- (iv) اپنے الفاظ اور برتاؤ سے سائنٹفک رجحان کا مظاہرہ کرتا ہے۔
- (v) سائنسی معاملات میں اپنی رائے رکھتا ہے اور اپنی ذمہ داریوں کے تئیں خلوص رکھتا ہے۔

(۴) تنظیم (Organizing Value)

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) مختلف قدروں کا تقابلی جائزہ لینا اور ان کی اہمیت کو سمجھانا۔
- (ii) دوسروں کے خیالات اور عقائد کو کھلے ذہن سے سمجھانا۔
- (iii) اپنے خیالات اور عقائد منظم کرنا۔
- (iv) اپنی زندگی کی فلاسفی تشکیل کرنے کے ذرائع اور اہمیت کو سمجھانا۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

- (i) طالب علم خود اپنی انوکھی قدروں کا نظم کرنا جانتا ہے۔
- (ii) اپنے خیالات کو منطقی طور سے صحیح سمجھتا ہے۔
- (iii) اپنے عقائد کی مستقل تابعداری کرتا ہے۔
- (۵) امتیازی خصوصیات کو پختہ بنانا (Internalizing a Value System)

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) آزادانہ طور سے اپنے عقائد کے مطابق کام کرنے کی اہمیت جتاننا۔
- (ii) اپنی نجی قدروں کی نشوونما کرنا۔

(iii) اپنی امتیازی شخصیت اور متوازن خیالات کو بنانا۔

(iv) اپنے عقائد کے منظم اور پختہ بنا کر مطمئن ہونا۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

(i) طالب علم اپنی قدروں کے مطابق برتاؤ کرتا ہے۔

(ii) اپنی ذاتی فلاسفی کے لحاظ سے مسائل کو حل کرتا ہے۔

(iii) اپنی کارکردگی سے مطمئن رہتا ہے۔

(iv) اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتا ہے اور ان کو پورا کرنے کے لیے ذہنی طور سے تیار رہتا ہے۔

نفسیاتی-حرکی علاقہ

اس علاقہ میں مہارتوں کو حاصل کرنا شامل ہے۔ یہ مہارتیں جسمانی اور حرکی (Manual or Motor) ہوتی ہیں۔ اس میں سماجی مہارتیں بھی شامل ہیں مثلاً ترسیل (Communication) اور نظم (Management)، نفسیاتی، حرکی مہارتوں کو سمجھنا اور ہیرو (Simpson & Harrow) نے اور دوے (Dave) نے پیش کیا ہے۔ اس علاقے کے بھی ذیل کے لحاظ سے مقاصد تشکیل کیے گئے ہیں۔

(۱) نقل اور آغاز (Imitation and Initiation)

(الف) تدریسی مقاصد

(i) مشاہدہ کرنے کی اہلیت کو فروغ دینا۔

(ii) ذہنی طور سے کام کی شروعات کرنے کے لیے تیار کرنا۔

(iii) انفرادی سرگرمیوں کے لیے ترغیب دینا۔

(iv) ضروری حرکات کے لیے دوسروں کی حرکات کی نقل کرنا۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

(i) طالب علم استاد کی اور تربیت دینے والے کی حرکات کا بغور مشاہدہ کرتا ہے۔

(ii) کام کا آغاز کر کے ذہنی طور سے اپنے کو تیار کر لیتا ہے۔

(iii) اپنے جسمانی اور ذہنی قوتوں کو بروئے کار لانے کے لیے مناسب تیاری کرتا ہے۔

(۲) دست کاری (Manipulation)

(الف) تدریسی مقاصد

(i) استاد کی دکھائی گئی سرگرمیوں کو دہرانا۔

(ii) کسی خاص مہارت کی مشق کرنا۔

(iii) آزادانہ طور سے مہارت کی مشق کرنا۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

- (i) دیئے گئے کام کو کر کے دکھا سکتا ہے۔
 - (ii) کسی مہارت کو کئی بار انجام دے سکتا ہے۔
 - (iii) مہارت حاصل کرنے کے سلسلے میں بتائی گئی ہدایات کی نابلد ادی کرتا ہے۔
 - (iv) مہارت کو مشق کرنے کے لیے ضروری برتاؤ اور رجحان کا مظاہرہ کرتا ہے۔
- (۳) درستگی (Precision)

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) بغیر کسی مدد کے، طلباء کو اپنا کام انجام دینا سکھانا، مثلاً ماڈل بنانا، ڈرائنگ بنانا، تجربات کرنا وغیرہ۔
- (ii) بغیر کسی غلطی یا کمی کے اپنا کام درست طریقہ سے انجام دینا۔
- (iii) کام کرنے کے لیے ضروری اعتماد بنانے کے لیے تربیت دینا۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

- (i) مہارت کو مکمل اور درستگی کے ساتھ انجام دے سکتا ہے۔
 - (ii) بنا کسی مدد کے مہارت کو انجام دیتا ہے کوئی اور جھجک نہیں دکھاتا۔
 - (iii) اپنی مہارت میں پختگی لا کر خود اعتمادی کا مظاہرہ کرتا ہے۔
- (۴) ادائیگی (Articulation)

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) اپنی مہارت کو اعلیٰ ترین تکمیل کے ساتھ انجام دے سکتا ہے۔
- (ii) اپنی مہارت کو اطمینان بخش طریقہ سے پورا کرنا۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

- (i) بہترین انجام دہی کے لیے ضروری اقدام کر سکتا ہے۔
 - (ii) کام کرنے میں دلچسپی اور خوشی محسوس کرتا ہے۔
 - (iii) نئے سیکھنے والوں کو سکھانے اور تربیت دینے میں ماہر ہوتا ہے۔
- (۵) فطری بنانا (Naturalization)

(الف) تدریسی مقاصد

- (i) مہارت کو فطری طور سے اور خود کاری سے انجام دینے کی اہلیت۔
- (ii) اعلیٰ ترین سطح کی مہارت کا مظاہرہ کرنا۔
- (iii) کسی کام کے انجام دہی کے دوران ضرورت پڑنے پر مناسب تبدیلی کرنا۔

(iv) مہارت کی انجام دہی کے سلسلے میں کوئی مسئلہ آجائے تو اس کو خود آزادانہ طور سے حل کرنے کی اہلیت فروغ پائے۔

(ب) برتاؤ میں تبدیلی

(i) نئے حالات میں اپنی مہارت کو انجام دینے کی قابلیت رکھتا ہے۔

(ii) انوکھے خیالات اور نئی حکمت عملی کی تشکیل کر سکتا ہے۔

(iii) ضرورت پڑنے پر طریقوں میں تبدیلی اور مسائل کو حل کر سکتا ہے۔

V 3.5- حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے لیے ضروری مہارتیں اور اہلیتیں (Competencis for Teaching of)

(Biological Sciences)

ماہرین تعلیم کے مطابق ایک ماہر استاد میں ذیل میں بیان کی گئیں مہارتیں اور خوبیاں ہونی چاہئیں:

- (۱) استاد بچوں کو اپنی تدریسی کاوشوں سے مطمئن کرے۔ اس کے لیے پہلی ضرورت یہ ہے کہ اپنے مضمون کا بخوبی علم ہونا چاہئے۔
- (۲) کوئی ایک طریقہ یا تکنیک سب ہی طلباء کے لیے یکساں طور سے مفید نہیں ہو سکتا۔ درجہ میں مختلف قابلیت اور خصوصیات کے حامل طلباء ہوتے ہیں۔ ان کی ذہانت کی سطح، سماجی و معاشی اور ثقافتی پس منظر میں فرق ہوتا ہے۔ اچھے استاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان سب عناصر کا خیال رکھتے ہوئے لائحہ عمل اختیار کرے۔
- (۳) استاد کو چاہئے کہ مختلف سائنس دانوں اور سائنس کے دوسرے اساتذہ کے اشتراک (Collaboration) سے تدریسی منصوبہ بندی کرے تاکہ سائنسی مواد، سائنسی تدریسی طریقے اور دیگر متعلق اقدام مؤثر ثابت ہوں۔ اس کے علاوہ ممکن ہو تو غیر معمولی قابلیت کے حامل اساتذہ سے وسائل شخص (resource person) کی حیثیت سے مدد لے۔
- (۴) استاد اپنے مضمون کے اطلاقی (applied) پہلو سے بھی واقف ہو۔ استاد کو اپنے مضمون کے مواد اور مسائل کو روزمرہ کی زندگی سے جوڑنے کا ہنر آنا چاہئے۔ تاکہ وہ اس تعلق کو طلباء کو بھی سمجھا سکے۔
- (۵) استاد کے لیے یہ ضروری ہے کہ سائنس کے جو لب میں (Practical) انجام دیئے جاتے ہیں ان کا وہ ماہر ہو۔ تجربات کے لیے ضروری آلات و سامان سے واقف ہو اور ان کی ترتیب دینا جانتا ہو۔
- (۶) حیاتیاتی سائنس سے تعلق رکھنے والے دیگر مضامین سے کیا تعلق ہے اور ان کا علم ہو۔ مثلاً کیمسٹری، فزکس، ماحولیات اور جغرافیہ سے حیاتیات سائنس کا کیا تعلق ہے اور ان مضامین کے بنیادی تصورات کیا ہیں۔ طلباء کو بین مضامین معلومات مہیا کرے۔
- (۷) اپنے مضمون میں کیا تازہ ترین ترقی ہوئی ہے کیا نئے تصورات آئے ہیں۔ ان سب کا علم ہونا چاہئے۔ معاصر واقعات اور حقیقی نتائج سے آگاہ ہونا چاہئے۔ آج کی ٹیکنالوجی سے واقف ہو۔
- (۸) طلباء کو ان کے مضمون کی وسعت اور پیشہ ورانہ امکانات سے آگاہ کرے۔
- (۹) سائنس کے نصاب اور تدریس کے متعلق پیشہ ورانہ، منہجی اور قانونی ذمہ داریاں پوری کرے۔
- (۱۰) کلاس میں اور دیگر جگہوں پر (جیسے تجربہ گاہ، یا میدانی سرگرمی) طلباء کے مکمل حفاظتی اقدام کرے۔ نیز ہر جگہ اور مختلف سرگرمیوں سے طلباء میں شوق، جستجو اور تحقیقی رجحانات کو فروغ دینے کو مقصد بنائے۔

- (۱۱) استاد کو بنیادی اعداد و شمار کے طریقے (Statistical Methods) اور تجزیہ (analysis) کا علم ہونا چاہئے۔ تاکہ سائنسی اصولوں کو ان کی مدد سے تشریح کر سکے۔
- (۱۲) استاد کو چاہئے کہ وہ طلباء میں ”فیصلے لینے“ اور ”اقدار“ کو سمجھنے کی اہلیت کو فروغ دے۔
- (۱۳) طلباء کی حصولیابی (achievements) کو تدریسی مقاصد سے جوڑ کر اس کا تعین قدر کرے۔
- (۱۴) کمرہ جماعت میں اچھا نظم و ضبط اور تدریس کے لیے سازگار انصرام و انتظام کرے تاکہ طلباء میں اکتساب کا مناسب رجحان اور جماعت میں اچھا ماحول قائم رہے۔
- (۱۵) استاد کی خوبیاں، اس کی اہلیت اور اس کا چال چلن بہت اہم ہیں۔ صبر، خلوص اور ایمانداری سے فرض کی ادائیگی کرے۔ اپنے کو مثالی کردار (Role Model) کی حیثیت سے پیش کرے۔
- (۱۶) استاد کو زبان پر بھی اچھا عبور ہونا چاہئے تاکہ وہ مؤثر انداز میں پڑھا سکے۔
- (۱۷) طلباء کے سوالات اور ان کے علم کی جستجو اور شوق کو مطمئن کرے۔ طلباء کو تدریسی عمل میں حصہ دار بنائے۔
- (۱۸) خود استاد کو تختہ سیاہ کا مؤثر استعمال اور طلباء سے تدریس کے دوران سوالات کرنے کا ہنر بھی آنا چاہئے۔ سوالات بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً نگلی سطح کے سوالات صرف یادداشت کی جانچ کرنے کے لیے کیئے جاتے ہیں۔ درمیانی درجہ کے سوالات طلباء کی تفہیم اور حصولیابی کو جانچنے کے لیے کیئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے سوالات طلباء کی اعلیٰ درجہ کی سوچ اور مہارت (Higher Order Thinking Skill) کو جانچنے کے لیے کیئے جاتے ہیں۔ یہ سوالات عموماً ”کیوں“، ”کیسے“ اور ”ثابت“ کیجئے وغیرہ الفاظ سے عبارت ہوتے ہیں۔
- (۱۹) طلباء کی ضرورتوں اور ان کی ذہانت کی سطح کی شناخت کر کے ان کیلئے مخصوص پروجیکٹ تیار کرے۔
- (۲۰) استاد کو چاہئے کہ مقامی لوگوں اور بستی کے فرقے سے بھی تعلق بنائے۔ طلباء کے والدین اور سرپرست سے بھی رابطہ رکھے۔ تاکہ طلباء کی تربیت اور شخصیت کے تشکیل میں تعاون مل سکے۔
- (۲۱) استاد کو چاہئے کہ اپنی مہارتوں کو فروغ دینے کے لیے مختلف تعلیمی اور علمی پروگراموں میں حصہ لے۔ مثلاً سمینار، سمپوزیم، کانفرنس، عملی پروگرام (Workshop)، گروہی تدریس (team teaching)۔ تاکہ جدید تصورات اور ٹیکنیک سے واقف ہو سکے۔ تازہ کاری کے کورسز (Refresher Courses) اور دوران ملازمت (in-service) تربیتی پروگراموں میں حصہ لے۔ اپنی پیشہ ورانہ قابلیت اور تدریسی اہلیت میں ہمیشہ اضافہ کرتا رہے۔ ایک اچھا استاد تاحیات سیکھتا رہتا ہے۔ اور اپنے علم کو تازہ (update) کرتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اچھا استاد اپنے مضمون سے متعلق اچھے جرائد اور کتب کی بھی پڑھائی کرتا ہے اور ان میں مضامین بھی شائع کرنے کا شوق رکھتا ہے۔

Faculty Name: Dr. Shazli Hasan Khan

Designation: Assistant Professor

Institution: Maulana Azad National Urdu University (MANUU), CTE. Sambhal. U.P

اکائی ۴ حیاتیاتی سائنس کی تدریس کی طرز رسائی، طریقہ کار اور تکنیک :-

- ۴.۱ مقاصد
- ۴.۲ تعارف
- ۴.۳ حیاتیاتی سائنس کے تعلق سے تدریس کا تصور
- ۴.۴ حیاتیاتی سائنس کی طرز رسائی
- ۴.۵ معلم مرکوز طریقہ کار
- ۴.۶ طلبہ مرکوز طریقہ کار
- ۴.۷ جدید تدریس تکنیکیں
- ۴.۸ گلو سری
- ۴.۹ ملحوظ خاطر نکات
- ۴.۱۰ امتحانی سوالات کے نمونے
- ۴.۱۱ سفارش کردہ کتابیں

۴.۱ مقاصد:- اس یونٹ کے بعد طلبہ

- حیاتیاتی سائنس کے مختلف طرز رسائی، طریقہ کار اور تکنیکوں کی تشریح کر سکیں گے۔
- مختلف طرز رسائی طریقہ کار اور تکنیکوں کے فائدے اور ان کے حدود کو بیان کر سکیں گے۔
- مختلف طرز رسائی طریقہ کار اور تکنیکوں کے استعمال کرنے والے حالات کو بیان کر سکیں گے۔
- مختلف طرز رسائی طریقہ کار اور تکنیکوں میں فرق کر سکیں گے۔

۴.۲ تعارف :- نفسیاتی نظریہ ہمیں بتاتا ہے کہ کسی بھی مضمون کی تدریس تب تک کامیاب اور مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ طلباء کی نفسیات، عمر اور ضرورتوں کو دھیان میں نہ رکھا جائے۔ اس لئے حیاتیاتی سائنس کی تدریس میں تدریس کی طرز رسائی، طریقہ کار اور تکنیک کی اہمیت زیادہ ہے۔ ان کا انتخاب طلباء کی صلاحیت اور مواد مضمون کی نوعیت پر مبنی ہوتا ہے اس اکائی میں ہم حیاتیاتی سائنس کی مختلف طرز رسائی، طریقہ کار اور تکنیک کی معلومات حاصل کریں گے۔

۴.۳ حیاتیاتی سائنس کے تعلق سے تدریس کا تصور :- تدریس ایک ایسا عمل ہے جس میں استاد اور طلباء آپس میں مخاطب ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان تعامل ہوتا ہے۔ تدریس کے دوران معلم کو مختلف کردار نبھانے ہوتے ہیں۔ اس لئے معلم کے ساتھ ساتھ سہل کار بھی بننا ہوتا ہے۔ تدریس میں معلم کا کردار، اسکے اقرار، دلچسپی، رویہ اور عقیدہ شامل ہوتا ہے۔ معلم کسی بھی مضمون سے تعلق رکھتا ہو۔ تدریس کا تصور اسکے اقرار

رویہ عقیدے پر مبنی ہوتا ہے اسی طرح طبعی سائنس کی تدریس کے تصور کو واضح طور پر سمجھا جائے تو اس میں معلم کا نظریہ اقرار، رویہ، اور عقیدہ شامل ہوتا ہے۔ طبعی سائنس کی تدریس کے دوران مواد مضمون کو طلباء تک پہنچانے کے علاوہ ان میں خدا کی مخلوق اور قدرت سے محبت کرنا، سائنٹفک فکر اور رجحان پیدا کرنا، تخلیقی صلاحیت کی فروغ کرنا، سماج میں پھیلی برائیاں اور اندھ و شواسوں کو دور کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔

حیاتیاتی سائنس کی تدریس کا تصور دوسرے مضمون کی تدریس سے اس وجہ سے مختلف ہے کہ اس کی تدریس سرگرمیوں پر مبنی ہوتی ہے، سائنسی اکتساب میں طلباء کو فرسٹ ہینڈ تجربات ملتے ہیں۔ انھیں وہ خود کر کے سیکھتے ہیں۔ اس میں خود سے تجربہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے صحیح اور غلط کی پہچان کرنے کی قابلیت کو بھی فروغ ملتا ہے۔

کمرہ جماعت سے باہر جا کر جیسے تجربہ گاہ، فیلڈ ٹریپس، میوزیم، انڈسٹریس وغیرہ میں طبعی سائنس کی تدریس و اکتسابی کی سرگرمیاں مکمل ہوتی ہیں۔

۴۴ حیاتیاتی سائنس کی طرز رسائی :- حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے لیے کئی طرز رسائی، طریقہ کار، اور تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً استقرائی طرز رسائی، استخراجی طرز رسائی اور تعمیراتی طرز رسائی۔

۴۵ استقرائی طرز رسائی :- اس طریقے کار کے ذریعہ طلباء کے سامنے کسی اصول یا قانون سے متعلق کئی مثال پیش کئے جاتے ہیں پھر طلباء انہیں مثالوں کی مدد سے خود نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔

لینڈن کے لفظوں میں ”جب کبھی ہم بچوں کے سامنے بہت سے نتائج، مثال، یا چیزیں پیش کرتے ہیں اور پھر خود ان سے نتیجہ نکلوانے کی کوشش کرتے ہیں تب ہم تدریس کی استقرائی طرز رسائی کا استعمال کرتے ہیں۔

تعریف سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ثبوتوں اور مثالوں کی مدد سے طلباء کو نتیجہ نکالنے کے لیے متحرک کیا جاتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے طلباء لطف اندوز ہوتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان کی ذہنی مشق بھی ہوتی ہے کیونکہ ہمارا دماغ کسی خاص شے کی جانچ سے سچائی تک پہنچنے کی رہنمائی کرتا ہے۔

اس طریقہ میں تین فارموں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ۱۔ معلوم سے نامعلوم کی طرف ۲۔ خاص سے عام کی طرف ۳۔ ٹھوس سے باریک کی طرف

اس طریقہ میں پہلے سے قانون، اصول وغیرہ نہیں بتایا جاتا ہے۔ طلباء کو ثبوتوں، مثالوں کی مدد سے متحرک کر کے قانون یا اصول تک خود ہی پہنچانا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر osmosis کی تدریس کرنی ہے تو پہلے کئی مثالیں جیسے پانی میں کشش کا پھول جانا وغیرہ پھر انہیں مثالوں کی مدد سے طلباء سے osmosis کی تعریف تحریر کرائی جائے۔

استقرائی طرز رسائی کی خوبیاں :- طرز رسائی کو کمرہ جماعت میں باندھے رکھتا ہے۔ ان کی دلچسپی مکمل طور سے سیکھنے میں بنی رہتی ہے۔ طلباء خود ہی متحرک رہتے ہیں اور ان کا دماغ بھی متحرک رہتا ہے۔ اس طرح سے سیکھا ہوا علم مضبوط ہو جاتا ہے۔ نئے علم کو حاصل کرنے پر طالب علموں میں جوش اور خوشی بنتی رہتی ہے۔ نئی علوم کی حصولیابی پر طلباء خوشی محسوس کرتے ہیں۔

استقرائی طرز رسائی کی خامیاں :- اس طرز رسائی کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس میں زیادہ وقت لگتا ہے۔ طلباء مثالوں کی جانچ کر کے

اصول اور قانون تک پہنچنے میں زیادہ وقت لیتے ہیں۔ ایسی حالت میں مقررہ وقت میں نصاب پورا کرنا ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔ مناسب تجربہ نہ ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی غلط نتیجہ پر بھی پہنچ جاتے ہیں۔ عام اصول دوسری حالت میں بھی سچ ہوگا اس کا یقین نہیں کر سکتے اس کو جانچنے کے لیے استخراجی طرز رسائی کی مدد لیتے ہیں۔

۴.۴.۲ استخراجی طرز رسائی :- یہ طریقہ استقرائی طرز رسائی سے الٹا ہے۔ اس میں طلباء کے سامنے اصولوں اور قانون پہلے سے ہی پیش کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد طالب علموں کے سامنے معنی کی تشریح مثالوں کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ لینڈن کے الفاظ میں ”استخراجی طرز رسائی کے ذریعہ تدریس میں پہلے تعریف یا قانون سیکھا جاتا ہے۔ پھر اس کے معنی کو احتیاط سے تشریح کی جاتی ہے اور آخر میں ثبوتوں کا استعمال کر کے اسے پورے طریقہ سے واضح کیا جاتا ہے۔

اوپر کے تعریف کے حساب سے پہلے قانون یا اصول بتا دیا جاتا ہے اور پھر ان کے، مثال، استعمال وغیرہ کی مدد سے ثابت کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر طلباء کو پہلے یہ قانون بتایا کہ چیزوں کا وزن ہوا کے مقابلے میں پانی میں کم ہوتا ہے۔ اس کے بعد مختلف چیزوں کا وزن ہوا اور پانی میں ثابت کیا جاتا ہے اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ قانون صحیح ہے۔ اس طرح طالب علم نئے علم کو آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ اور اس طریقہ سے زیادہ وقت نہیں لگتا۔ مثال کے طور پر Transpiration کے تصور کی تدریس کرنی ہو تو پہلے Transpiration کی تعریف پیش کرنا پھر اس تعریف کی بنیاد پر مثالیں اخذ کرائیں۔

اس طریقہ کے مندرجہ ذیل اصول اس طرح ہیں۔

۱۔ عام سے خاص کی طرف :- سب سے پہلے طالب علموں کے سامنے قانون یا اصول پیش کیا جاتا ہے پھر وہ خاص مثالوں کی طرف بڑھتے ہوئے مشق کرتے ہیں۔

۲۔ ٹھوس سے باریک کی طرف :- معلم اور طلباء اصولی قانون کی نشان دہی ہمیشہ تجربہ یا مثالوں کے ذریعہ ہی کرتے ہیں۔

استخراجی طرز رسائی کے مراحل :- استخراجی طرز رسائی میں مندرجہ ذیل طریقے شامل ہیں۔

(۱) قانون کی پیش کش :- معلم کے ذریعہ طالب علموں کے سامنے قانون یا اصول یا تعریف کو پیش کرنا۔

(۲) مثالوں کا استعمال :- قانون سے متعلق مثالوں کو منطقی طور پر پیش کرتے ہوئے قانون یا تعریف کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرنا۔

(۳) نتیجہ :- مثالوں کی مدد سے نتیجہ پر پہنچنا۔

(۴) مشق یا تجربہ :- طالب علموں کے ذریعہ دوبارہ مثالوں کی مدد سے نتیجہ کی جانچ کی جاتی ہے۔

استخراجی طرز رسائی کی خوبیاں :-

• اس طرز رسائی میں وقت کم لگتا ہے اور طالب علم بہت تیزی سے علم کو سیکھ لیتے ہیں۔

• نصاب کو پورا کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔

• اس طرز رسائی کے ذریعہ طالب علم مشکل میں نہیں پڑتے۔ ایک مکمل طریقے سے سبق کے مواد کو سیکھ لیتے ہیں۔

• امتحان میں نمبرات حاصل کرنے کے نظریہ سے یہ طرز رسائی فائدہ مند ہے۔

استخراجی طرز رسائی کی خامیاں :- • اس طرز رسائی میں طالب علم کو آزادی نہیں ہوتی۔ • طالب علموں کو سوچنے، سمجھنے کا کوئی موقع نہیں ملتا۔ • یہ طرز رسائی غیر نفسیاتی ہے۔

۴۴۳ تعمیری طرز رسائی :- آج ہم تاثراتی تدریسی اکتساب کی بات کرتے ہیں۔ تو سبھی ماہرین تعمیری طرز رسائی کا نام لیتے ہیں۔ پھر حیاتیاتی سائنس کی طرز رسائی تدریس کی بات کی جائے تو تعمیری طرز رسائی کو سمجھنا سبھی اساتذہ کے لئے ضروری ہے۔ تو چلئے ہم تعمیری طرز رسائی کیا ہے۔ اس کی افادیت اور دائرہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ طرز رسائی تعمیری نظریہ (Constructive theory) پر مبنی ہے اور طفل مرکوز ہے۔ اس طریقہ میں متعلم کے اکتساب کی سطح کو بڑھانے کی سبھی خصوصیات موجود ہیں۔ تعمیریت کے بانیوں کا ماننا ہے۔ کہ اکتساب صرف معلم اور متعلم کے بیچ علم کے تبادلہ سے ممکن نہیں بلکہ اکتساب تو متعلم / طلباء کے ذریعہ خود علم کی تعمیر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ طلباء اپنے تجربات اور مشاہدے کے ذریعہ خود ہی علم کی تعمیر کرتے ہیں۔ جب نئے تجربات اس کے سامنے آتے ہیں تو وہ اپنی سابقہ معلومات سے جوڑ کر نئے علم کی تشکیل / تعمیر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ سماجی سرگرمیوں اور ذاتی تجربات اس کے علم کو اثر انداز کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ تعمیریت علم کی تعمیر کرنے کا عمل ہے۔

پیاجے، وائیگوسکی، پوسنر اور نوویک نے تعمیریت سے جڑے کئی پہلو پیش کئے۔

پیاجے نے بچوں کی عمر کے مختلف پہلوؤں کے اکتساب کے لئے کہا کہ وہ عمر کی ہر سطح پر اپنے تجربات سے سیکھتا ہے۔

وائگوسکی کے مطابق اکتساب کی نوعیت سماجی ہوتی ہے۔ اور بچہ سماجی تعامل سے سیکھتا ہے۔ جبکہ نوویک کے مطابق کمرہ جماعت میں بچوں کا آپسی

تعالل طلباء کو علم کی ساخت میں بہت مدد کرتا ہے۔

تدریس کے تعمیری طرز عمل میں تدریسی اکتساب کو تاثراتی بنانے کی سبھی خصوصیات موجود ہیں۔

تعمیری طرز عمل اتنا اثر دار ہے کہ اگر اس کا استعمال کمرہ جماعت میں معلم کرنے لگے تو طلباء کہ اکتسابی سطح اور حصولیابی کی سطح بڑھ جائے گی۔

کئی تحقیقات کے نتائج سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تعمیری طرز عمل سے پڑھائے گئے مواد کی اکتسابی سطح، روایتی طریقہ سے پڑھائے گئے مواد کی اکتساب کی سطح سے بلند ہوتی ہے۔

سبھی مضامین جیسے سائنس، ریاضی، سماجی علوم، زبان وغیرہ کے طلباء میں اکتسابی سطح اور تحصیلی سطح تعمیری طرز رسائی کو اپنانے سے بڑھ

جاتا ہے۔ تعمیری طرز رسائی کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ یہ اکتساب کی عملی سرگرمی ہے نہ کہ غیر عملی

۲۔ اکتساب طلباء کی سابقہ معلومات اور تجربات پر مبنی ہے۔

۳۔ اکتساب میں پہلے سے موجود حقائق اور تصورات کی بنیاد پر تعمیریت ہوتی ہے۔

۴۔ سماجی تعامل اکتساب کو بڑھاتی ہے۔

اس طرز رسائی کے ذریعہ جب سائنس کا معلم کمرہ جماعت میں تدریس کرتا ہے۔ تو وہ اپنے علم کو طلباء تک نہیں پہنچاتا ہے بلکہ طلباء کو خود سہولتیں فراہم کرتا ہے۔

وہ طلباء کو مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ طلباء اپنے ذاتی تجربات / سابقہ معلومات سے نئی معلومات کو جوڑے اور آگے بڑھے۔ اس طرز رسائی میں استقرائی طرز رسائی بھی اپنائی جاتی ہے۔ معلم / اساتذہ کو اتنا ہنرمند ہونا چاہئے کہ طلباء کہ معلومات کی سطح یا تجربات کو پہچان کر اپنی نئی معلومات سے جوڑنے کے مواقع فراہم کریں۔ مثالیں بتا کر مشاہدہ کرا کر، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مناسب ماحول تیار کریں تاکہ طلباء خود نئے علم کو پیدا کر سکیں۔ ایسا علم ان کے ذہن میں عکس بنا لیتا ہے۔ یا یہ کہیے کہ خود سے تعمیر کیا گیا علم زیادہ مضبوط اور یاد ہوتا ہے۔ اس لئے تعمیری طرز رسائی زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اگر اس کا استعمال کمرہ جماعت میں صحیح طریقہ سے کیا جائے

تعمیری طرز رسائی میں طلباء کو مندرجہ ذیل آزادی فراہم کی جانی چاہئے۔

- ☆ طلباء خود۔ سرگرم (سیلف اکٹو) رہنے کی۔ ☆ سوچنے سمجھنے کی۔ ☆ سوالات پوچھنے کی۔
- ☆ اپنے تجربات سوچنے اور خود تعمیریت کرنے کی۔ ☆ ہر طلباء کو ان کے رفتار سے سیکھنے کی۔
- ☆ خود سے کتابیں پڑھنے اور دوسرے ذرائع سے اکتساب کرنے کی۔ ☆ وقت کی پابندی کم کرنی چاہئے۔

تعمیری طرز رسائی کا استعمال

- ☆ یہ طرز رسائی طفل مرکوز ہے اس لئے اس میں اکتساب کرنے والے کے اہم پہلوؤں کا فروغ ہوتا ہے۔
- ☆ اس طرز رسائی میں طلباء کو سوال پوچھنے کی آزادی ہونے کی وجہ سے انکی سوچنے کی قوت کا فروغ ہوتا ہے۔ اور وہ کمرہ جماعت میں سرگرم رہتے ہیں۔

☆ طلباء میں فرائض ادا کرنے اور فیصلہ لینے کی اہلیت کا فروغ ہوتا ہے۔

☆ اس میں طلباء اور اساتذہ میں زیادہ تعامل ہوتا ہے۔

☆ ہر طلباء کا الگ نظریہ ہوتا ہے۔ اور ہر بچہ اپنی رفتار سے سیکھتا ہے۔

☆ پہلے کمرہ جماعت میں فیصلے معلم کے ذریعہ ہی لئے جاتے تھے۔ لیکن یہ طریقہ کار طلباء کو فیصلہ لینے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

☆ اس طرز رسائی کے ذریعہ حاصل کی گئی معلومات زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔

☆ اس طرز رسائی میں قدرتیت (قدرتی) ہوتی ہے۔

☆ یہ طرز رسائی معلم اور متعلم کے بیچ اچھا تال میل میٹھاتی ہے۔

یہ طرز رسائی کمرہ جماعت میں نظم و ضبط اور دلچسپی دونوں بنائے رکھتی ہے۔

تعمیری طرز رسائی کی خامیاں :-

☆ پوری معلومات نہ ہونے پر سبھی معلم اس طرز رسائی سے کمرہ جماعت میں مواد مضمون کو موثر نہیں بنا سکتے۔

☆ اس طریقہ میں وقت زیادہ لگنے کی وجہ سے نصاب کو پورا کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ انفرادی تفاوت ہونے کی وجہ سے کچھ طلباء بہت ہی کم رفتار سے سیکھتے ہیں۔

☆ سبھی طلباء کا مشاہدہ کرنا معلم کے لئے مشکل ہوتا ہے۔

☆ اس طرز رسائی سے سبھی موضوعات کو پڑھانے میں مشکل ہوتی ہے۔

☆ تعلیم کا کاروبار ہونے سے اسکولوں کی اور کمرہ جماعتوں میں طلباء کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے۔ اور معلم کی تعداد کم ہونے سے ان پر زیادہ بوجھ

پڑھ رہا ہے۔ جس سے ان کی تدریس متاثر ہوتی ہے۔

۴.۵ معلم مرکوز طریقہ کار :- اگر ہم اپنی کمرہ جماعت میں چل رہی سرگرمیوں پر روشنی ڈالیں تو یہ دیکھنے میں آئیگا کہ زیادہ تر میں معلم ہی بولتا

رہتا ہے اور طلباء کو بولنے یا سوال پوچھنے کا موقع ہی نہیں مل پاتا اور کبھی ملتا بھی ہے تو پورا نہیں ہوتا اور اپنی رائے۔ احساس وغیرہ ظاہر کرنے کی آزادی

کمرہ جماعت میں بہت کم ہی مل پاتی ہے۔ تحقیق کے نتائج بناتے ہے کہ آج ہم طلباء مرکوز تدریس کی بات کر رہے ہیں اور ہمارا نصاب بھی طلباء مرکوز

تدریس پر مبنی ہے اسکے باوجود بھی کمرہ جماعت میں 90% معلم ہی بولتا پایا جاتا ہے صرف 10% طلباء بول پاتا ہے۔ جہاں تک ہم طرز رسائی اور طریقہ

کار کی بات کرتے ہیں تو بیانیہ اور بیانیہ مع مظاہرہ طریقہ کار کا استعمال تقریباً سارے عنوان کی تدریس میں استعمال ہوتا ہے اور ایک ساتھ بہت

سارے طلباء اسے سن اور دیکھ پاتے ہے۔ طبعی سائنس کے کئی عنوان اور تجربہ ایسے ہوتے ہیں جہاں معلم کو بیان مع مظاہرہ کے ذریعے ہی تدریس کرنی

چاہئے جس سے بچوں میں غلطیاں کرنے کے موقع کم یا ختم کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً اسکر و گنج کی ریٹنگ کو پڑھنا اور سیٹ کرنا، ٹائٹلیشن میں بیوریٹ اور

پہپیٹ کا استعمال کیسے کرنا اور انکی ریٹنگ پڑھنا، مکچر سے ترشہ (اسیڈ) اور بیسک ریٹیکلس کو پتا کرنے کے طریقے، ٹیسٹ ٹیوب ہولڈر سے ٹیسٹ

ٹیوب پکڑنا، برنز کو چالو کرنا بند کرنا ایسے بہت سارے عنوان اور تجربات ہیں جہاں معلم مرکوز طریقہ کار کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ اور کارگر بھی ہے۔

آئیے اب ہم بیانیہ، بیانیہ مع مظاہرہ اور تاریخی طریقہ کار کیا ہے اور انکی کمیاں، خوبیاں اور حدود کو تفصیل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۵.۴۱ بیانیہ طریقہ کار :- اس طریقہ کار میں لکھ کر اور زبانی طور سے معلومات طلباء تک پہنچائی جاتی ہیں۔ اس لئے کبھی۔ کبھی چاک اور ٹاک

طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں معلم اپنی بات یعنی بیان کو پہلے سے تیار کر لیتا ہے۔ اس طریقہ کار کا استعمال کرتے وقت معلم کو موضوع، خاص الفاظ

، خواص اور باتوں کو تختہ سیاہ پر لکھنا چاہئے۔ بیان کرتے وقت معلم کو جملوں کو آسان دلچسپ، سلسلے وار، اور موثر بنانا چاہئے۔ اور طلباء کو بچ۔ بچ میں

سوالات کرنے کے مواقع فراہم کرنے چاہئے۔ سائنسی تدریس میں انکا پوری طرح استعمال کرنا مناسب ہیں۔ پھر بھی کئی حالات میں بیانیہ طریقہ کار

سے تدریس کی جاتی ہے۔ مثلاً جب نئے مواد مضمون کو پیش کرنا ہو مختصر تصورات کی وضاحت کرنے میں، کیمیائی اور طبعی سائنس کے ماہرین کی

ایجادات کو کمرہ جماعت میں بتانا ہوموضوع کے خاص نکاتوں کی وضاحت کرنے میں۔

قدیم زمانے میں یہ تدریس کا یہی طریقہ عام تھا۔ قدیم زمانے میں کتابوں اور ذرائع کی کمی ہونے کی وجہ سے اساتذہ اس طریقہ کار کا استعمال زیادہ کرتے تھے۔ لیکن آج ہم طلباء مرکوز کر کے تدریس کرتے ہیں یا طفل مرکوز تدریس کرتے ہیں تو اس بیانیہ طریقہ کار کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی لیکن خاص مواقع پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

معلم کو اس طریقہ کار کے استعمال کو بہت ہی خیال کے ساتھ کرنا چاہئے کیونکہ اس طریقہ میں صرف معلم بولتا ہے۔ اور طلباء صرف سامعین (سننے والے) کے طور پر معلم کو سنتا ہے۔ معلم سرگرم رہتا ہے۔ اور طلباء سرگرم ہو کر حصہ نہیں لے پاتے ہیں اور سنتے، سنتے انکے اندر دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ اور وہ اکتانے لگتے ہیں۔ یہ ایک سمتی One directional عمل کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ اس طریقہ میں معلم صرف پیش کش پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اس طریقہ کار میں معلم اور متعلم کے بیچ ہونے والے تعامل کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اور کمرہ جماعت میں مایوسی کا ماحول بن جاتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ طریقہ کار معلم مرکوز طریقہ کار ہے نہ کہ طلباء مرکوز/ طفل مرکوز۔

بیانیہ طریقہ کار کے فوائد:-

طلباء کو جذباتی طور سے مواد مضمون سے جوڑنے کے لئے سائنس کے معلم اس طریقہ کار کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اپنے مثالی اور دلچسپ بیان سے طلباء کی مضمون میں دلچسپی کو فروغ کر سکتے ہیں۔

☆ اس طریقہ کار کے ذریعہ درسی کتابوں کو منظم اور صحیح سمت میں پڑھایا جاتا ہے۔

☆ یہ طریقہ کم خرچ پیلا ہے کیونکہ اس میں کوئی خاص آلات یا لب lab کی ضرورت نہیں ہوتی۔

☆ اس طریقہ کار سے ہنرمند طلباء کو زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

بیانیہ طریقہ کار کی خامیاں:-

اس طریقہ کار کی اہم کمی یہ ہے کہ یہ طفل مرکوز نہ ہو کر معلم مرکوز ہوتی ہے۔ اس میں طلباء سرگرم نہ ہو کر صرف معلم کو سنتے ہیں۔

۴.۵.۲ لیکچر مع مظاہرہ :- حیاتیاتی سائنس کی تدریس کرنے کے لئے یہ طریقہ کار بہت موثر ہے۔ بیانیہ طریقہ کار اگر پیش کش کے ساتھ

استعمال کیا جائے تو یہ زیادہ موثر ہو جاتا ہے۔ پیش کش طریقہ کار کو تدریسی طریقہ کار کی شکل میں پڑھائے اور چھوٹے سطح پر استعمال کرے۔ پیش کش

یعنی واضح طور پر پیش کرنا/ دیکھنا۔ اس طریقہ کار میں معلم سبق کی پیش کش کرتے ہوئے اسکی وضاحت کرنے کے لئے لیکچر کی مدد بھی لے سکتا ہے۔ اس

لئے اسے لیکچر مع مظاہرہ طریقہ کہتے ہیں۔ اس طریقہ کو کمرہ جماعت میں آپ صحیح سے استعمال کر کے مواد مضمون کو موثر بنا کر پورا کر سکتے ہیں۔ معلم

کمرہ جماعت کے سامنے تجربہ کر کے دیکھتا ہے اور پڑھائے جارہے مضمون کے مطابق اشیاء چارٹ، تجربہ میں استعمال ہونے والے آلات، ماڈل

وغیرہ کی پیش کش کرتا ہے۔ اور ضرورت کے مطابق کام کر دیکھا جاتا ہے۔ اور مواد مضمون کو آگے بڑھاتا ہے۔ یہ طریقہ کمرہ جماعت میں اکتسابی

نظریات اور تجربات پر زور دیتی ہے۔ اس طریقہ میں لیکچر اور مظاہرہ دونوں خصوصیات شامل ہو جاتی ہے۔ جس سے نظریاتی بیانات کو تجرباتی شکل میں

پیش کرنے کی وجہ سے طلباء کو فائدہ مل جاتا ہے اس طریقہ کے ذریعہ تاثراتی تدریس کرائی جاسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے جس مواد کو پڑھانا ہے اس میں جس آلات کو پیش کرنا ہے اس کی پہلے سے منصوبہ بندی کر لینا چاہئے۔

☆ مظاہرہ کا مقصد اور ہدف معلم کے ذہن میں واضح ہونا چاہئے۔

☆ مظاہرہ تدریس سے قبل کر لیں تاکہ سبھی طلباء کا مشاہدہ کرنے میں آسانی ہو۔

☆ مظاہرے سے پہلے کمرہ جماعت میں معلم کو ہدایت فراہم کر دینی چاہئے۔ مظاہرہ طلباء کے سامنے کرنے سے پہلے معلم کو خود تجربہ کر کے مطمئن ہونا چاہئے کہ مظاہرہ کا سبھی سامان موجود ہے یا نہیں۔

☆ مظاہرہ میں استعمال ہونے والے آلات و سامان کو سلسلے وار رکھ لینا چاہئے۔

☆ جو سامان مظاہرہ کے دوران استعمال کیا جا رہا ہے وہ طلباء کی عمر اور ذہنی سطح کے مطابق ہو۔

☆ آلات و سامان اتنا بڑا ہو کہ طلباء کو دیکھنے میں پریشانی نہ ہو۔

☆ مظاہرے کے ساتھ ہمیشہ تختہ سیاہ میں مواد کے مطابق حقائق اور نظریات لکھ کر سمجھانے کا انتظام ہونا چاہئے۔

☆ مظاہرے کے وقت کمرہ جماعت میں مناسب روشنی اور ہوا کا انتظام ہونا چاہئے۔

☆ مظاہرے کی رفتار نہ بہت زیادہ ہو نہ بہت کم۔

مثال کے طور پر معلم کو مضمون میں اگر Stomata عنوان کی تدریس کرنا ہے تو اسے کمرہ جماعت میں پتی کو مائکرو اسکوپ سے دکھانا چاہئے اور ہر طلباء کو اس Stomata کی شناخت کرائی چاہئے۔

یہ طریقہ نفسیاتی ہے۔ کیونکہ طلباء کے سامنے اصل چیزیں لائی جاتی ہیں۔ اس طرح یہ کسی غلط سمت میں نہیں جاتے اس طرح کی تدریس و اکتساب کے عمل میں طلباء سرگرم ہو کر حصہ لیتے ہیں۔

سرگرم ہونے سے طلباء میں دلچسپی بنی رہتی ہے۔

نظم و ضبط بھی کمرہ جماعت میں بنا رہتا ہے۔

یہ طریقہ وقت اور پیسہ دونوں کی بچت کراتا ہے۔

لیکچر مع مظاہرہ کی طریقہ کی خامیاں:-

☆ خود کر کے سیکھنا تدریس کا فارمولہ ہے۔ یہی اکتساب کا نفسیاتی نظریہ ہے لیکن اس طریقہ میں اسکی کوئی جگہ نہیں ہے۔

☆ اس طریقہ میں طلباء کو تجربات کرنے کے مواقع نہیں ملتے ہیں۔ طلباء صرف معلم کو دیکھتے ہیں۔

☆ اگر معلم تربیت یافتہ / ہنرمند نہیں ہے تو مظاہرہ ٹھیک سے کمرہ جماعت میں ممکن نہیں ہے۔

☆ جہاں طلباء کی تعداد زیادہ ہوتی ہے وہاں اس طریقہ سے تدریس کرنے میں مشکل ہوتی ہے۔

☆ سبھی طلباء اس طریقہ سے استفادہ نہیں کر پاتے۔

☆ لیکچر مع مظاہراتی طریقہ اگر رفتار سے ہے تو سب اس کا فائدہ نہیں لے پاتے۔

۴.۵.۳ تاریخی طریقہ:- اس طریقہ کا استعمال دوسرے مضمون جیسے سماجی علوم، زبان، تاریخ وغیرہ میں زیادہ تر ہوتا ہے۔ حیاتیاتی سائنس مضمون میں بہت کم ایسے عنوان ہوتے ہیں جہاں اس طریقہ سے تدریس کی جاسکے اسکے باوجود بھی کبھی کبھی سائنس کے معلم اس طریقہ کا رکو استعمال کر کے بہت ہی اثر دار تدریس کرتے ہیں اور طلباء میں نئے جذبات پیدا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ کیونکہ سائنس کی شاخیں جیسے کیمیائی، اسٹرونامی، جیومیٹری کی بھی اپنے آپ میں دلچسپ تاریخ ہوتی ہے، ایسے سائنس دان گزرے ہیں عجیب عجیب کھوج کی انہیں کیا کیا مشکلات پیش آئیں کس طرح سے انہوں نے اپنے حالات سے باہر آ کر کچھ نیا کیا جس سے سماج کو فائدہ ہو سکے۔ اس طرح سے سائنس معلم کے لیے تاریخی طریقہ بہت ہی کارگر ہے۔ ابتدائی سطح پر تو یہ طریقہ بہت اثر دار ہوتا ہے۔ اس طریقہ میں معلم عنوان کا تعارف افسانوی طریقہ سے طلباء کے سامنے پیش کرتا ہے۔ ایک اچھا طبعی سائنس کا معلم اپنے طلباء کو انکے مضمون کے مطابق لوگوں کی زندگی کی کہانیاں، کچھ اہم پہلو، انکی حکایتیں، سنا کر تقویت کر سکتا ہے۔

مثلاً ہم سر اے پی جے ابولکلام کی زندگی سے جڑے کچھ پہلو جیسے کہ انکا بچپن کتنی پریشانیوں میں گزرا اور اتنی مجبوریوں کے بعد بھی انھوں نے اپنی پڑھائی کو جاری رکھا اور دلش میں جا کر کام کرنے کا موقع ملنے پر بھی انھوں نے اپنے دلش میں رہ کر ہی اپنا کام جاری رکھا۔ اس طرح سے معلم اپنے طلباء میں بہت ساری خوبیوں کو پیدا کر کے جیسے خود اعتمادی، حوصلہ، محنتی ہونا پر امیددی وغیرہ کا فروغ کر سکتا ہے وغیرہ۔ بلکہ انھیں تقویت کے ذریعہ نئی نئی کھوج کرنے کے لیے بھی متحرک کر سکتا ہے۔

تاریخی طریقہ کار کے فائدے

☆ اس سے طلباء کو پہلے کیا ہوا یہ جاننے کا موقع ملتا ہے۔

☆ اس سے طلباء میں تنقیدی سوچ کی نشوونما ہوتی ہے۔

☆ آج ہونے والے کچھ مسائل کے حل ملتے ہیں۔

تاریخی طریقہ کار کی خامیاں

☆ ثبوت ڈھونڈنے میں پریشانی ہوتی ہے۔

☆ وہی معطیات اکٹھا ہوتا ہے جو موجود ہوتا ہے۔

☆ کبھی کبھی ملے ثبوت ادھورے ہوتے ہیں۔

۴.۶ طلباء مرکوز طریقہ کار:- آج کل ہم اپنی کچھ کمرہ جماعت میں یہ بھی دیکھتے ہیں کہ کچھ معلم بچوں کو پورا موقع دیتے ہیں اپنی بات رکھنے کا، بولنے کا اور سوال پوچھنے کا بیانیہ یا بیانیہ مع مظاہرہ کسی بھی طریقہ سے کمرہ جماعت میں وہ تدریس کرتے ہیں تو مواد کو آگے بڑھانے میں طلباء سے

سوال جواب کے ذریعے آگے بڑھتے ہیں۔ انھیں تعامل کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں طلباء کو تعامل کے ذریعے تدریسی واکتسابی عمل میں شامل کرتے ہیں کہ انکی تدریس طلباء مرکوز ہی ہو جاتی ہیورسٹک طریقہ، مسئلہ حل طریقہ، پروجیکٹ منصوبی طریقہ، تجربہ طریقہ سائنٹفک طریقہ یہ سب طریقہ کار طلباء مرکزی طریقہ کار ہے۔ ان سبھی طریقہ کے ذریعہ جب معلم تدریس کرتا ہے تو اس میں طلباء کی سرگرمی کی شمولیت ہوتی ہے اس لیے اس طرح کی تدریس میں کافی جوش اور خروش سے حصہ لیتے ہیں۔

۴.۶.۱ ہیورسٹک طریقہ کار :- اس طریقہ کے کھوج کرنے والے پروفیسر آسٹراٹنگ کہتے ہیں۔ سب سے پہلے اس طریقہ کا استعمال سائنسی تجربہ کے لئے ہوا تھا بعد میں دوسرے مضامین کے لئے اس طریقہ کا استعمال کیا جانے لگا۔ ہیورسٹک لفظ گریک زبان کے "heuristic" لفظ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "I discover" یا "I find out myself" یعنی میں معلوم کرتا ہوں۔ اس طریقہ کے نام سے ہی واضح ہو جاتا ہے کہ طالب علموں کو خود ہی کام یا کھوج نکالنے کے لیے متاثر کیا جاتا ہے۔

اس طریقہ کے ذریعہ طالب علموں کو کم سے کم حکم دینے اور انہیں خود زیادہ سے زیادہ کھوج کر بچ کو جاننے پہچاننے کے مواقع دیئے جاتے ہیں۔ ہر برٹ اسپنر کے کہنے کے مطابق بچوں کو جتنا کم سے کم ممکن ہو بتایا جائے اور ان کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو ڈھونڈنے کے لیے متحرک کیا جائے۔ ویساوے کے مطابق - وستوتہ انولیش طریقہ کا پراپو جن کسی طریقہ کے مناسب تجربہ دلانے سے ہے۔ علم پہ دوسرا پہلو ہے اسٹراٹنگ کے لفظوں میں۔

انولیشن طریقہ تدریس کا وہ طریقہ ہے جن میں ہم طالب علموں کو ہر ممکن ایک تحقیق کا ریا کھوجوں کی حالت میں رکھنا چاہتے ہیں۔ مطلب یہ وہ طریقہ ہے جس میں صرف چیزوں کے بارے میں کہے جانے سے ان کی کھوج کو ضروری مانا گیا ہے۔ اوپر کی تعریف سے یہ مطلب واضح ہوتا ہے کہ طالب علموں کو خود ہی کر کے سیکھنے کے لئے متحرک کرنا معلم کا اہم کام ہے ان میں نفسیاتی نظریہ پیدا کرنا، سائنسی دلچسپی اور رجحان کو فروغ کرنا ہی اس طریقہ کا اہم مقصد ہے۔ سائنسی طریقہ سے کسی چیز پر سوچنا اور اس کا نتیجہ نکالنے سے طالب علم خود مختار اور خود اعتماد ہوتے ہیں۔ معلم ضرورت پڑنے پر مشورہ دیتے ہیں۔ سائنس مضمون کی تدریس کی اہمیت بھی حاصل ہوتی ہے جب طالب علم ہیورسٹک طریقہ کار کو اپنا کر پڑھتا ہے۔ یہ طریقہ تعمیرییت کا ہے نہ کہ اطلاعات کا طریقہ

ہیورسٹک طریقہ کار کی خوبیاں :-

- اس طریقہ میں طالب علم متحرک رہتے ہیں۔
- اس طریقہ کے ذریعہ طالب علم میں سوچنے کی صلاحیت جانچ کرنے کی صلاحیت اور فیصلہ سازی کی صلاحیت کا فروغ ہوتا ہے۔
- اس طریقہ کے ذریعہ حاصل کیا ہوا علم قائم ہوتا ہے۔
- طالب علم میں سچ جاننے کی خواہش ہوتی ہے اور وہ چیزوں کو دھیان سے سمجھنے کی عادت ڈال لیتا ہے۔
- اس طریقہ کے ذریعہ تنقیدی صلاحیت کا فروغ ہوتا ہے۔ اور ان میں خود اعتمادی، خود مختاری اور سائنسی رجحان کا فروغ ہوتا ہے۔

- طالب علم خود کر کے سیکھتا ہے اس لیے اس میں تجربہ اور جواب دہی کے کام کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔
- طالب علموں میں مطالعہ کی عادت کا فروغ ہوتا ہے۔
- یہ طریقہ نفسیاتی ہے اور مناسب دلچسپی اور عادتوں کی نشوونما کرتا ہے۔
- ہیورسٹک طریقہ کار کی خامیاں:-

- اس طریقہ میں وقت زیادہ لگتا ہے۔ اس طریقہ سے نصاب کی تکمیل معین مدت میں ممکن نہیں ہوتی۔
- تمام طلبہ کی ذہنی سطح ایک سی نہیں ہوتی سبھی انویشن طریقہ سے نہیں سیکھ سکتے اس لئے یہ طریقہ ناکامیاب رہتا ہے۔
- تیز طالب علموں کے لئے یہ طریقہ عمدہ ہے مگر پورے کمرہ جماعت کے لئے نہیں۔
- تمام طالب علموں کو اسی نتیجہ تک پہنچنا ممکن نہیں ہوتا۔
- قابل اساتذہ ہی اس طریقہ کا کامیابی سے استعمال کر سکتے ہیں۔
- اس طریقہ میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔
- یہ طریقہ نچلے درجوں کے لئے مناسب نہیں ہے۔
- اس طریقہ کو اونچے درجوں میں استعمال کرنا چاہئے۔
- وقت کے لحاظ سے اس طریقہ کے ذریعہ کیا گیا کام کو پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔
- طالب علموں کی تدریس کے لئے سامان (اشیاء) کا انتظام کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۴.۶.۲ منصوبی طریقہ:- Project Method کے مطابق منصوبہ سے مراد ”کام کو کرنے کا منصوبہ“ ہے اس میں عام طور پر مسائل یا کام پر مسلسل، سلسلے وار اور منظم طریقہ سے کام ہوتا ہے۔ پروجیکٹ لفظ کی مختلف تعلیم داں نے مختلف طریقوں سے تعریف بیان کی ہیں۔ اس طریقہ کا سب سے پہلے استعمال کرنے والے امریکہ کے مشہور تعلیم داں جان ڈیوی کے قابل طالب علم سروٹیم ہے۔ اس طریقہ کے ذریعہ سائنس کی سبھی شاخوں میں تدریس کی جاسکتی ہے۔ ولیم کے مطابق پروجیکٹ وہ بامعنی کام ہے جسے دلچسپی کے ساتھ سماجی ماحول میں کیا جاتا ہے۔“

پروجیکٹ کی تعریف اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ ”پروجیکٹ ایک مسائل سے بھرا کام ہے جسے اصل حالات میں پورا کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل بالاتعریفوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ منصوبی طریقہ طلباء کی حقیقی زندگی سے جڑے مسائل کا حل تلاش کرنے کا وہ کام ہے جسے وہ اصل حالات و سماجی ماحول میں پورا کرتا ہے یہ کام گروہ میں بھی پورا کیا جاسکتا ہے۔ اور انفرادی طور سے بھی سبھی طلباء کے حصہ داری سے کام کرنے میں مدد کے جذبات کا فروغ ہوتا ہے۔

منصوبی طریقہ کے مراحل :- کسی کامیاب منصوبہ بندی کو عمل میں لانے کے لئے مندرجہ ذیل مراحل کو منظم کیا جاتا ہے۔

۱. حالات کی تعمیریت :- سب سے پہلے معلم کو ایسے حالات کی تعمیر کرنی ہوتی ہے۔ جس میں کچھ مسائل ہوتے ہیں۔ لیکن عام طور پر طلباء پر

پروجیکٹ ورک تھوپ دیا جاتا ہے طلباء کی دلچسپی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔

۲. **پروجیکٹ کا انتخاب اور مقاصد:-** پروجیکٹ کے انتخاب میں طلباء اور اساتذہ دونوں کو ہی ایسے منصوبے کا انتخاب کرنا چاہئے کہ جس کی تعلیمی اہمیت ہو جو معاشی اور ذہنی اہلیت کے مطابق ہو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے ذرائع حاصل کرنا مشکل نہ ہو۔ پروجیکٹ کے انتخاب کے بعد اس کا مقصد کیا ہے اس سے پوری طرح آگاہی ہونی چاہئے۔

۳. **پروجیکٹ کی منصوبہ بندی:-** انتخاب کے بعد پروجیکٹ کی صحیح منصوبہ بندی کرنا اہم مرحلہ ہے۔ اساتذہ اس کام میں طلباء کو رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ پروجیکٹ کی کامیابی کے لئے کون-کون سے زرائع کی ضرورت ہوگی۔ آگے کے عمل میں کون-کون سی مشکلات آسکتی ہیں۔ انکو کس طریقہ سے حل کیا جائے گا۔ ان سبھی باتوں کا پہلے سے خیال کرتے ہوئے پہلے ہی منصوبہ بنالینا چاہیے۔

۴. **پروجیکٹ کو عمل میں لانا (پروجیکٹ کی عمل آوری):-** اساتذہ کو طلباء کی دلچسپی اور قابلیت کے مطابق کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے تقسیم کر دینا چاہئے۔ اور اساتذہ کو وقت-وقت پر مشاہدہ کرنا چاہئے اور جو طلباء کر رہے ہوں انہیں صحیح رہنمائی فراہم کرنی چاہئے۔

۵. **پروجیکٹ کا تعین قدر:-** پروجیکٹ ختم ہونے کے بعد طلباء اور معلم اس بات کا تعین قدر کرتے ہیں۔ کہ کام کو کس طرح اور کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی۔ جن مقاصد کو حاصل کرنا تھا وہ پورے ہوئے یا نہیں ہوئے اور کہاں تک ہوئے یہ معلومات اس مرحلے میں حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔

۶. **پروجیکٹ رپورٹ تیار کرنا:-** پروجیکٹ کے انتخاب سے لیکر آخر تک ریکارڈ رکھنا بہت ضروری ہے۔ ریکارڈ میں پروجیکٹ کا انتخاب، مقاصد، طریقہ معطیات کا انتظام، شماریات، وضاحت، ذرائع کا استعمال وغیرہ کو سلسلہ وار ہونا چاہئے۔

پروجیکٹ طریقہ کی اہمیت

اس طریقہ میں طلباء کو غور فکر مشاہدہ اور کام کرنے کی آزادی رہتی ہے۔

مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت کا فروغ ہوتا ہے۔

یہ طریقہ مشق اور تاثراتی اصول کا اتباع کرتا ہے۔

پروجیکٹ طریقہ نفسیاتی نظریات پر مبنی ہے اس طریقہ میں طلباء کو مرکز مان کر تعلیم دی جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ طلباء کی اصل دلچسپیوں اور سرگرمیوں کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

اس طریقہ سے طلباء میں سائنس کے تئیں دلچسپی بڑھتی ہے۔

اس طریقہ میں طلباء تخلیقی کام کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

جمہوری طریقہ سے سیکھنے کے عمل اور ذہنی صلاحیت کا فروغ ہوتا ہے۔

خود کام کرنے سے خود اعتمادی کا فروغ ہوتا ہے۔

تجرباتی مہارت کی ترقی ہوتی ہے۔

پروجیکٹ طریقہ کی خامیاں :-

اس طریقہ میں مندرجہ ذیل خامیاں ہیں۔

وقت بہت زیادہ لگتا ہے۔

یہ طریقہ مہنگا ہے کیونکہ اس میں مختلف سامان، آلات اور مشین کی ضرورت ہوتی ہے۔

پروجیکٹ کے لئے متعلق آلات کی کمی رہتی ہے۔

اس میں جانچ اور امتحان کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

زیادہ طلباء کے لئے اس طریقہ سے تدریس کرنا بہت مشکل ہے۔

موجودہ وقت/ دور میں اسکولوں میں سائنس کے طے شدہ نصاب کو زیر نظر رکھ کر اس طریقہ سے طلباء کا امتحان

لینا ایک مسئلہ بن جاتا ہے۔

اس طریقہ میں معلم کا کردار :-

یہاں معلم صرف حکم نہیں دیتا بلکہ جمہوری ماحول تیار کرتا ہے۔

علم کی منتقلی نہ کر کے علم کی تعمیر میں سہولیت فراہم کرتا ہے۔

معلم ایک دوست، مثالی شخصیت اور رہنما کا کام کرتا ہے۔

معلم کو طلباء کی پوری مدد کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔

معلم طلباء کو ان کے انفرادی تفاوت کی بنیاد پر پروجیکٹ میں شامل کرتا ہے۔

معلم کا رویہ ہمیشہ کمرہ جماعت میں جمہوری اور خوشگوار ہونا چاہئے

پروجیکٹ کے شروع سے آخر تک طلباء کی رہنمائی کرنا معلم کا فرض ہے۔

اگر کمرہ جماعت میں پسندیدہ طلباء یا کچھ طلباء آگے آنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں تو صحیح طریقہ اپنا کر معلم کو انہیں بھی شامل ہونے

کے مواقع فراہم کرنا چاہئے۔

پروجیکٹ رپورٹ میں پروجیکٹ کے عنوان سے لیکر سروے، نتائج، وضاحت، معطیات کا انتظام وغیرہ صحیح طرح سے سلسلے وار طریقہ سے پیش کرنا

چاہئے جس سے دوسرے لوگ بھی پڑھ کر سمجھ سکیں۔ ایک پروجیکٹ رپورٹ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت تیار کرنا چاہئے۔ یہ نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

پروجیکٹ کا عنوان آسان اور موثر ہونا چاہئے۔

خلاصہ :- اس نکات میں پروجیکٹ کا خلاصہ مؤثر جملوں میں جس میں مقاصد، طریقہ، نتائج وغیرہ ہونا چاہئے جن کو چند جملوں میں بتایا گیا

ہو۔ عنوان کی وضاحت، عنوان کیوں چنا، اسکی ضرورت کی وضاحت ہو۔

آلات و سامان اور طریقہ کار :-

اس عنوان میں سبھی سامان کی وضاحت جو استعمال میں لائی گئی ہے۔ جیسے استعمال میں لائے گئے سامان آلات، کیمیکل، تکنیک اور طریقہ کو بتانا چاہئے۔

مشاہدہ :- جو معطیات جمع کرنے پر ملے ہیں۔ انہیں سلسلے وار طریقہ سے پیش کرنا۔

نتائج :- اس مرحلے میں معطیات کی تفتیش کرنے کے بعد جو نتائج حاصل ہوئے ہیں انہیں سلسلہ وار اور منظم طور میں پیش کرنا ہوتا ہے۔ نتائج کے ساتھ۔ ساتھ ہر ایک نتائج کی وضاحت پیش کرنی چاہئے اور مختلف تکنیک جیسے graph, chart تصاویر، ٹیبل اور پوائنٹر کی مدد نتائج کو پیش کرنے میں لینی چاہئے۔

لچک دار ہو (کرنے کے قابل) :- پروجیکٹ ایسا ہو کہ وہ نہ تو زیادہ مشکل ہو نہ ہی زیادہ آسان۔ بلکہ ایسا ہونا چاہئے جس کے وسائل آپ کے آس پاس موجود ہوں، جو پروجیکٹ کے لئے کافی ہو، معاشی حالات، طلباء کی اہلیت، سبب کا انتظام، تجربہ گاہ کا نظام وغیرہ کو زیر نظر رکھ کر اور ان تمام باتوں کا خیال رکھ کر پروجیکٹ بنایا جائے۔

۴.۶.۳ مسئلہ حل کا طریقہ :- اس طریقہ کو سمجھنے سے پہلے ہم سائنس کے کئی تاثراتی طریقوں جیسے تجربہ گاہی طریقہ پڑھ چکے ہیں۔ اس میں inquiry تجربہ اور تصدیق verification کیا ہے۔ اب مسئلہ حل طریقہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ طریقہ سائنسی تدریسی طریقوں سے فروغ کا اہم طریقہ ہے۔ سائنسی طریقہ، سائنسی نظام اور مسئلہ حل طریقہ یہ سبھی ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے۔ جس کا مقصد تحقیقی نظام سے جڑا رہنا ہے۔ تحقیقی نظام میں مسئلہ کا حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طریقہ میں مسئلہ کی شناخت سے لے کر اس کے حل تک چلنا پڑتا ہے۔ منظم طریقہ سے تدریس کو پورا کرنا اس کا ہی مقصد ہے۔ سائنسی طریقہ میں عکاسی، غور و فکر، اور مشاہداتی فکر کا طلباء میں فروغ ہوتا ہے۔

مسئلہ حل طریقہ کے مراحل :- John Dewey نے اس طریقہ کو مختلف مرحلے میں بیان کیا ہے وہ اس طرح ہیں۔

۱۔ مسئلہ کی شناخت کرنا اور تعریف بیان کرنا :- طلباء کے سامنے ایسے حالات کئی مرتبہ آتے ہیں۔ جب وہ اپنی مہارت اور علم کا استعمال مسائل کو حل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ مسائل سے جڑے روزمرہ کی زندگی اور مواد مضمون سے متعلق جہاں بھی طلباء کو تجربہ ہو وہاں سے مسئلہ چن سکتے ہیں۔ سائنس کی تدریس میں مواد مضمون سے ان عنوان کا انتخاب کرنا ہوگا جو مسئلہ حل طریقہ کے ذریعہ حل کئے جاسکتے ہوں اور زیادہ مشکل نہ ہو کیونکہ یہ سچ ہے کہ سبھی عنوان مسئلہ حل طریقوں کے ذریعہ نہیں پڑھائے جاسکتے اور اس طریقہ کے ذریعہ مسئلہ حل نہیں کیا جاسکتا۔

مسئلہ کو طلباء کو سمجھنے کے لئے مناسب وقت دیا جانا چاہئے۔ مسائل کو صحیح طریقہ سے شناخت کرنے کے بعد طلباء مسائل کو جو سمجھتا ہے مخصوص اور آسان لفظوں میں تعریف بیان کر سکیں۔ اگر طلباء مسائل کو مخصوص اور صاف زبان میں تعریف بیان کر پاتے ہیں۔ تو یہ مان لینا غلط نہیں ہوگا کہ اب وہ مسائل کے حل تک بھی پہنچ جائے گا۔ مسائل کی تعریف بیان کرنے میں کچھ مخصوص لفظ ہوتے ہیں۔ جو مسئلہ کو بہتر طریقہ سے سمجھنے میں مدد کرتے ہیں

۔ معلم کو بھی طلباء کو مسائل کی تعریف بیان کرنے میں مدد فراہم کرنی چاہئے۔ طلباء مسئلہ کی تعریف بیان کرنے کو درجات میں گفتگو کے ذریعہ مخصوص کر سکتے ہیں۔

۲۔ مفروضہ تیار کرنا :- مسئلہ کو پہچاننے اور تعریف بیان کرنے کے بعد خود ہی مفروضات کی تشکیل کرنا چاہئے۔ مفروضہ مسئلہ کا ممکنہ حل ہوتا ہے۔ سابقہ معلومات اور اکٹھا کی گئی معلومات کی بنیاد پر مسائل کے ممکنہ حل کی فہرست تیار کی جاتی ہے۔ ان مفروضات کی آگے جانچ کہ جاتی ہے کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔

۳۔ مفروضات کی جانچ :- مفروضات کی تشکیل کے بعد طلباء کو یہ بھی فیصلہ لینا ہوتا ہے کہ کون سے طریقہ سے مفروضات کی جانچ ہوگی کیا آلات، ذرائع اور طریقہ کا استعمال اس مسئلہ کے حل کے لئے کریگا جب یہ سب طے ہو جاتا ہے تو وہ اسے عمل میں لاتا ہے۔ اس عمل آوری میں معلم کو طلباء کی مدد کرنی چاہئے۔ معطیات کو اکٹھا اور منظم کرنا ہوتا ہے اس کے بعد معطیات کی تحقیق کرنا ہوتا ہے۔

۴۔ نتائج کی وضاحت :- متغیر ڈاٹا کی تحقیق ہونے کے بعد نتائج (پیشن گوئی) شروع ہو جاتی ہے۔ اس مرحلہ میں طلباء کو معلم کی پوری رہنمائی حاصل ہونی چاہئے۔ معطیات کی تکنیک کا صحیح طریقہ سے استعمال ہونا چاہیے۔ معطیات کی وضاحت کے لئے ٹیبل، چارٹ، گراف وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے جس سے وضاحت مناسب طریقہ سے سمجھ آئے۔

۵۔ نتیجہ اخذ کرنا :- اب جو انہوں نے امکانی ہل کسی بھی پروجکٹ کے لکھے تھے یا مانے تھے انکے ساتھ اپنے حاصل نتائج کو ملائے اور پھر نتیجہ اخذ کر مفروضات صحیح لیا گیا تھا یا غلط اس طرح نتیجہ تک پہنچا جاتا ہے۔ نتائج حاصل کئے گئے نتائج کی بنیاد پر نکالے جاتے ہیں۔ اور انہیں آسان اور صاف اور مخصوص لفظوں میں پیش کرنا ہوتا ہے۔ جو بھی نتائج نکل کے سامنے آتے ہیں۔ اسے دوبارہ ویسے ہی حالات میں ویسے ہی مسائل کے حل کے لئے استعمال کر کے دیکھا جاسکتا ہے۔ نتائج یا مسئلہ کے حل، سائنس کی تدریس یا تحقیق میں تب ہی صحیح سمجھا جاتا ہے جبکہ وہ سبھی ایک جیسے مسائل یا نتیجہ کو سمجھے یا انکی وجوہات کی وضاحت کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکے جو مقصد مسائل کے حل کرنے کا تھا۔

مسئلہ حل طریقہ کی خوبیاں :- روزمرہ کی زندگی میں آنے والے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کا نتیجہ انھیں اسکولوں سے ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

اس طریقہ سے طلباء میں تنقید اور غور و فکر کی قوت کا فروغ ہوتا ہے۔

اس طریقہ کے ذریعہ خود پڑھنے کی عادت کا فروغ ہوتا ہے۔

طلباء خود متحرک رہتے ہیں۔ اس لئے حاصل کیا گیا علم موثر ہوتا ہے۔

اس طریقہ سے ذمہ داری، نظم و ضبط اور دھیمی/خیالی خصوصیات کا فروغ ہوتا ہے۔

مسئلہ حل طریقہ کی خامیاں :-

اس طریقہ کے ذریعہ نصاب کے سبھی موضوعات کی تدریس نہیں کی جاسکتی ہے۔

اس طریقہ میں زیادہ وقت لگتا ہے۔

یہ طریقہ پختی سطح کے درجات کے لئے صحیح نہیں ہے۔

اس طریقہ سے نصاب کو مقرر وقت میں مکمل نہیں کیا جاسکتا ہے۔

۴.۶.۴ تجربہ گاہی طریقہ: جیسا کہ ہم جانتے ہیں سائنس مضمون حقائق پر مبنی ہے اس مضمون میں جھوٹ، دھوکے کی ذرا سی بھی گنجائش نہیں ہوتی۔ سائنسی مضمون کی تدریس کے خاص مقاصد میں سے ایک مقصد حقائق کی تصدیق بھی کرنا ہے۔ یعنی طلباء جو معلومات حاصل کرتے ہیں وہ مربوط اور بھروسہ مند ہوتی ہے۔ اس لئے نظریات معلومات کے ساتھ۔ ساتھ تجرباتی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ تجربہ گاہ، اسکولوں میں ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں طلباء اپنے علم کی جانچ کر سکتا ہے۔ خواہ مضمون سمجھنے میں مشکل ہو یا پھر تجسس کے پیش نظر جاننا ہو کہ پیش کیا علم سچ ہے یا نہیں یہ سب وہ تجربہ گاہ میں تجربہ کر سکتا ہے۔

اس لئے سائنسی تدریس میں ایسے طریقہ کار کو تجرباتی طریقہ کہتے ہیں۔ جہاں تجربہ کے ذریعہ آگاہی اور طلباء خود کر کے سیکھتے ہیں۔ یہ عام طور پر خود کتاب، مشاہدہ، غیر فعال سے فعال اور لاعلمی سے علم وغیرہ جیسی تدریسی ترکیب پر مبنی ہے۔ اس طریقہ میں اور استقرائی طریقہ میں کچھ یکسانیت ہے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ استقرائی طریقہ کی واضح شکل ہے۔ کیونکہ طلباء خود کام کر کے سیکھتے ہیں۔ معلم لیب میں طلباء کو جانچ کرنے کے سارے مواقع فراہم کرتا ہے۔ انہیں عنوان سے جڑی معلومات اور تجسس کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہدایت دے کر آلات مہیا کرتا ہے۔ ان کا رہنما کی طرح خیال رکھتا ہے۔ طلباء خود مشاہدہ کرتے ہیں، تجربات کرتے ہیں۔ وقت۔ وقت پر معلم انکی ضروریات کے مطابق مواد فراہم کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے طلباء ہمیشہ سرگرم رہتے ہیں اور اس طریقہ سے حاصل کیا گیا علم موثر ہوتا ہے۔

اس طریقہ میں معلم طلباء کو مختلف سائنسی اصولوں اور نظریات کی جانچ یا نتائج نکالنے کے لئے متحرک کرتا ہے۔ اس کام کے لئے ایک مناسب روشنی اور ہوا کے ساتھ موثر آلات اور پوری سہولیات والی تجربہ گاہ کا اسکول میں ہونا بہت ضروری ہے۔ معلم کو تجربہ گاہ کی تعمیر اور رکھ رکھاؤ طلباء کی ضروریات کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ تجربہ طلباء خود تجربہ گاہ میں کرتے ہیں۔ اس لئے معلم کو چاہئے کہ شروعات میں ہی طلباء کو ضروری ہدایت دے دیں۔ اور طلباء کے تجسس کو پہلے تبادلہ خیال اور بات چیت کر کے واضح کر دیا جائے تاکہ تجربہ کے دوران طلباء کا پوری احتیاط ہوشیاری اور خود آزادی سے مشاہدہ کیا جاسکے ہیں اور ان مشاہدہ کو صحیح ریکارڈ کر کے اپنی کاپی میں درج کر سکیں۔ پھر ریکارڈ کی مدد سے نتائج تک پہنچ سکیں۔

طلباء کا پورا کام کے زیر نگرانی اور قابو میں ہونا چاہئے تھوڑے۔ تھوڑے تجربہ کے بعد معلم کو طلباء سے راست طور پر ملاقات بلا کر انکی ترقی کی جانچ کرنا چاہئے۔ اس طرح طلباء غلطیاں کرنے سے بھی بچ جاتے ہیں۔

تجربہ گاہی طریقہ کے مختلف طرز عمل: سائنسی مضمون کی تدریس کے دوران اس طریقہ کا استعمال بہت زیادہ کرنا چاہئے۔ اسکے استعمال کو سمجھتے ہوئے ماہرین نے اس طریقہ کو کئی حصوں میں بانٹا ہے وہ مندرجہ ذیل طرز عمل ہیں۔

استقرائی طریقہ :- اسکے ذریعہ طلباء کو اس حقائق، نظریہ اور اصولوں کو خود سے بنانے کا مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ وہ خود ہی اپنی تجربوں سے حق

نظریات اور اصولوں کی تعمیر کرتے ہیں۔ اس کا استعمال پروجیکٹ کے ذریعہ کرایا جاسکتا ہے۔ اور اس میں طلباء اپنے خیالات کی تحقیق کرتے ہوئے حقائق تک پہنچ جاتے ہیں۔

تصدیق اور استخراج :- یہ طرز عمل ہندوستانی اسکولوں میں زیادہ استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اس طرز عمل کے ذریعہ طلباء کے سامنے اصولوں، تصورات اور نظریات کو بتا دیا جاتا ہے اور پھر وہ مثالوں اور دوسرے طریقوں سے جانچ کر کے صحیح یا غلط کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ جو کہ سائنسی حقائق، اصول، تصورات اور نظریات پر مبنی ہوتے ہیں۔ انکو مثالوں سے واضح کرنا ہی اس طرز عمل کا مقصد ہوتا ہے۔ اس طرز عمل کے ذریعہ ایک ساتھ بڑی تعداد میں طلباء کو کم سے کم ہدایت دے کر تجربہ اور تدریس کرائی جاسکتی ہے۔

سائنسی عمل :- سائنسی عمل سے مراد طلباء کے عمل میں ان تمام عملیات کی شمولیت کرنا ہے جس سے جدید سائنسی فکر طلباء میں پیدا ہو۔ اس کا استعمال طلباء میں سبھی مختلف طرح کے عمل اور مہارت کا فروغ کرانے کے لئے ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ طریقہ تجربہ گاہ کے ذریعہ طالب علم میں مشاہدہ، درجہ بندی، پیمائش، نتائج، پیشگوئی، وضاحت، تجربات کرنے کی نشوونما ہوتی ہے۔

تکنیکی مہارت کو صحیح سمت فراہم کرنا :- تجربہ گاہ طریقہ میں تکنیکی مہارت سے مطلب یہ ہے کہ طلباء کو آلات کا رکھ۔ رکھاؤ کی مہارت کا فروغ ہو جائے۔ انکے اندر آنکھ اور ہاتھوں کے بیچ تعامل کرنا آجائے جیسے ٹیلی اسکوپ، مائیکرو اسکوپ پر کام کرنا، مختلف زاویہ کی پیمائش، ان میں فرق کرنا، ریڈنگ لینا، ٹیسٹ ٹیبل کا استعمال کرنا، مختلف آلات پر کام کرنا، ان کا استعمال اور رکھ رکھاؤ وغیرہ اور انکے ساتھ خود کو ہم آہنگ کرنا۔ سائنس کے معلم کو چاہئے کہ سبھی بنیادی تجرباتی تکنیکوں میں وہ ماہر ہوں اور اس مضمون سے جڑے سبھی مہارتوں پر فوقیت رکھتا ہو۔ اس طرح طلباء کو بھی ان مہارتوں پر مشق دلانے کے لئے معلم کو کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

تفتیش :- یہ ذاتی طور پر طلباء پر منحصر کرتی ہے۔ اس میں طلباء خود اپنے تصورات، خیالات کو باہر نکالتا ہے۔ بنا کسی خاص طریقہ کار کے اسے کوئی رسمی تعلیم یا تربیت نہیں دی جاتی۔ بلکہ اسے پوری آزادی ہوتی ہے تحقیق کرنے کی، سوالات کرنے کی، اس طرح اکتساب میں طلباء کی حصہ داری تجربہ گاہی سرگرمیوں میں بڑھ جاتی ہے۔ اور انکے اندر مثبت رجحان کا فروغ ہوتا ہے۔ تجربہ گاہی تفتیش طلباء کو اعلیٰ سطح کی سوچ اور فکر عطا کرتی ہے۔ طلباء نئے طریقہ سے سوچنا شروع کرتے ہیں۔ انکے اندر فیصلہ لینے کی صلاحیت کا بھی فروغ ہونے لگتا ہے۔ مندرجہ ذیل مہارت جیسے مفروضاتی، وضاحتی، فیصلہ سازی اور خیالات کا تجزیہ، اور تعین قدر وغیرہ کا فروغ اس طریقہ سے کئے جاسکتے ہیں۔

تجربہ گاہی طریقہ مندرجہ ذیل مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ وہ مقاصد ہیں۔

معلوماتی صلاحیت / اقلیت :- وجوہات جاننا، تنقید کرنا، تجزیہ اور اس کا استعمال کرنا یا استعمال کو سمجھنا،

مہارتوں کا فروغ :- پوچھ، تاجھ، ہنرمندی (ہاتھ سے کام کرنے کی صلاحیت)، منظم مہارت اور مشاہداتی مہارت

سائنس کی نوعیت کو سمجھنا :- سائنس اور تکنیک کے تعلق کو سمجھنا، سائنس کا دوسرے مضامین سے باہمی تعلق کو جاننا، سائنسی طریقہ کار کی نوعیت اور

وسعت کو جاننا اور سمجھنا۔

جذباتی صلاحیت :- طلباء میں دلچسپی، تخلیقی صلاحیت، تجسس، دیکھ بھال، ذمہ داری، مدد، مقاصد کے حصول اور سائنسی جذبات کا فروغ کرنا

تجربہ گاہی طریقہ کے نظریات

تجربہ گاہی طریقہ کی، سائنسی تدریس میں بہت ہی اہمیت ہے۔ تجربہ گاہی طریقہ کے بغیر سائنس کی تدریس ممکن نہیں ہے۔ اس طریقہ کے اپنے ہی نظریات ہیں۔ ان نظریات کو اپنا کر ہی سائنسی تدریس میں اسکا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

1	تحریک کا نظریہ	Theory of Motivation
2	مقاصد کا نظریہ	Theory of Objective
3	منظم نظریہ	Theory of Adjustment
4	سرگرمی کا نظریہ	Theory of Activity
5	تعیین قدر کا نظریہ	Theory of Evaluation
6	رد عمل کا نظریہ	Theory of Response

۱۔ تحریک کا نظریہ :- جیسا کہ مندرجہ بالا وضاحت میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اس طریقہ میں معلم کو بہت ہی مہارت کے ساتھ طلباء کو ہدایت دینی ہوتی ہے۔ اور اس کو مؤثر بنانے کے لئے سبھی ضروریات کو پوری کرنے والی تجربہ گاہ کا استعمال طلباء کے ذریعہ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ہمارا انتظام بھی کچھ ایسا ہو کہ معلم اور متعلم دونوں کو متحرک کرے۔ اور انہیں کام کرنے کے لیے آمادہ کرے۔ تحریک ایک ایسی بیرونی قوت ہوتی ہے جو انسان کو مقاصد کے تئیں کام کرنے کی ہدایت دیتی ہے۔ اس لئے یہ نظریہ تجربہ گاہ کا پہلا نظریہ ہے۔

۲۔ مقاصد کے نظریہ :- کسی بھی تجربہ کو بنا کسی مقاصد کے پیش کرنا ممکن نہیں۔ بنا مقاصد کا تجربہ بیکار ہے۔ اس میں معلم اور طلباء دونوں کا ہی وقت برباد ہوتا ہے۔ اس لئے جب بھی اس طریقہ کے استعمال کی بات ہو تو سب سے شروع میں انکے مقاصد طے کر لینے چاہئے یا مقصد پہلے سے ہی ہو۔ اور ان مقاصد کی حصولیابی تجربہ گاہ طریقہ کو اپنا کر پوری کی جائے۔ کسی بھی تجربہ کے مقاصد شروع میں ہی طے ہونا چاہئے اور صاف طور پر بیان ہونا چاہئے کہ آخر میں تجربہ کے بعد کیا مخصوص معلومات حاصل ہوگی۔

۳۔ منظم نظریہ :- اس نظریہ میں یہ ہے کہ تجربہ کرنے میں سارے کام اور ہدایت سلسلہ وار منظم ہو۔ سائنسی تکنیک کو اپناتے ہوئے تجربہ گاہ کا پورا خیال ہونا چاہئے۔ تجربہ گاہی طریقہ آگے پیچھے اور اوپر نیچے ہونے سے نتائج بدل جاتے ہیں۔ اس لئے اس میں غیر منظم کی کوئی جگہ نہیں ہوتی تجربہ سے جڑے سبھی ہدایت، ضروریات، آلات وغیرہ پہلے سے ہی منظم رکھنا معلم کا فرض ہے۔

۴۔ سرگرمی کا نظریہ :- تجربہ کرنے کی ساری ہدایت، ضروریات صحیح طریقہ سے دئے ہوئے ہوں لیکن تجربہ کرنے والا طلباء سرگرم نہیں ہے تو کسی بھی تجربہ کے مقاصد کو حاصل کرنا ممکن نہیں ہے۔ طلباء کا سرگرم ہونا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ چراغ کے ساتھ باقی یعنی جب تک باقی نہیں ہوگی

چراغ نہیں چل سکتا بالکل اسی طرح جب تک طلباء پورے طریقہ سے دوران تجربہ سرگرم نہیں ہوگا تب تک طلباء کیلئے تجربہ کو پورا کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس سے نہ تو طلباء کہ اندر کوئی مہارت کا فروغ ہوگا نہ ہی اس میں ضروری تبدیلی اور نتائج آئینگے۔

۵۔ **تعیین قدر کا نظریہ** :- تجرباتی طریقہ کے ذریعہ پورے تجربہ کا تعین قدر ہونا ضروری ہے۔ تجربہ کے دوران رونما ہونے والی تبدیلیاں، ریڈنگ کو نوٹ کرنا، اس کو ریکارڈ کرنا، صحیح طرح سے ان سے نتائج حاصل کرنا وغیرہ۔ جس حقائق، تصور، اصول یا نظریہ کو لے کر تجربہ کیا گیا ہے ان کا تعین قدر کی مدد سے فیصلہ کی ترمیم کرنا اور اس کے لئے judgment behave کرنا بھی آنا ضروری ہے۔

۶۔ **رد عمل کا نظریہ** :- طلباء میں تجربہ سے جڑے نتائج پر اپنی رائے پیش کرنے کے مواقع حاصل ہوں جو بھی طلباء تجربہ کریں اس کے پورے ہونے کے بعد پوری سرگرمی کو دوبارہ دیکھیں اور بتائیں کی کس طرح یہ اور اچھا کیا جاسکتا ہے۔ یا غور و فکر کریں کہ تجربہ کے دوران کیا کمی رہ گئی اور اسے کس طرح دور کیا جاسکتا ہے۔ ان کو سوچنے کے مواقع فراہم کریں۔ کہ اس سرگرمی کے علاوہ اور کس طرح اس تجربہ کو کر سکتے ہیں۔ اور اسکے نتائج کیا کیا ہوں گے۔ اور معلومات کے کون۔ کون سے دروازے کھلتے ہیں۔

تجربہ گاہ کے کام کا نظام اور منصوبہ بندی :- تجرباتی سرگرمیاں اچھے سے منصوبہ بند اور منظم طریقہ سے ہونا بہت ضروری ہے۔ سائنس کے معلم کو پہلے سے ہی ساری ضروری ہدایت طلباء کو دینا چاہئے اور تجربہ کے بعد کن مقاصد کی وہ حصولیابی کریں گے انہیں بتانا چاہئے اس کے ساتھ۔ ساتھ کیا۔ کیا احتیاط کرنی چاہئے وہ بھی بتانا ضروری ہے۔ حادثات سے بچنے کے لئے۔ ہدایت اور احتیاط زبانی۔ لکھ کر کسی بھی طریقہ سے طلباء تک پہنچ جانا چاہئے۔ ساتھ ہی ساتھ معلم کو ہر ایک طلباء کی پروگریس رپورٹ progress report تجربہ کے دوران تیار کرنی چاہئے۔ جس میں اچکے ذریعہ کئے گئے تجربہ کا record ہو جس سے طلباء کی ترقی میں مدد مل سکے۔

پروگریس رپورٹ کا نمونہ :-

درجہ..... سیکشن..... جنس.....

مضمون..... اکائی.....

طلباء کا نام.....

طلباء کا تجربہ نمبر ۱			طلباء کا تجربہ نمبر ۲			طلباء کا تجربہ نمبر ۳		
نمبر شمار	تجربہ	نتائج	تعیین قدر اور رائے مہارت	تجربہ	نتائج	تعیین قدر اور رائے مہارت	تجربہ	نتائج
			فروغ کے لئے			فروغ کے لئے		

progress report سے معلم اور طلباء دونوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اسکی مدد سے طلباء کے مسلسل فروغ میں کمی اور اچھے نقطہ ابھر کر آتے ہیں۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ تجربہ کے دوران طلباء سرگرم رہتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں سارا کام تجربہ گاہ میں ہی ہو۔ ضروریات کے مطابق طلباء کو کسی دوسری

جگہ جو کہ مضمون/عنوان سے جڑی ہو لے جا کر انہیں تجربہ کرائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً :- کارخانوں industries میں لے جا کر، چیزوں کی تعمیر ہوتے ہوئے دکھانا، کھیل کے میدان میں دوڑ کے track بنانا چاہئے۔

۴.۷ جدید تدریسی تکنیکیں :- اس میں کوئی شک نہیں کہ آج ہم سب تکنیک سے گھرے ہوئے ہے آج ہماری روزمرہ کی زندگی کا بنا تکنیکی آلات کے استعمال کے خوشحال زندگی نہیں بسر کر سکتے۔ اسی طرح کمرہ جماعت کی تدریس میں تکنیک اور تکنیکی آلاتوں نے اپنی جگہ بنالی ہے۔ وہ زمانہ گیا جب معلم صرف چاک اور ٹاک تدریسی طریقہ کو اپنا کر اپنے مقاصد حاصل کرنے کی طرف بڑھ جاتا تھا۔ آج کے حالات بدل گئے ہے آج ہم طلباء کے ساتھ تعامل پر زیادہ زور دیتے اور ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں جس سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی شمولیت ہو اور ان میں تخلیقی صلاحیت، غور فکر کرنے کی قابلیت، تنقیدی سوچ، فیصلہ سازی جیسی اہم پہلوؤں کی نشوونما ہو سکے۔ اس لیے مندرجہ ذیل کچھ تکنیک ہے جنکی مدد سے طبعی سائنس کی تدریس کرائی جائے تو ہم تعلیمی مقاصد کو بخوبی حاصل کر سکتے ہیں۔ آئیے اب انہیں ایک کے بعد ایک سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱	دماغی جدوجہد کرانا	Brain storming
۲	مانڈ میپنگ	Mind mapping
۳	کانسپٹ میپنگ	Concept mapping
۴	ٹیم ٹیچنگ	Team teaching

۴.۸ دماغی جدوجہد کرانا :- برین اسٹارمنگ ایک طرح کی گروہی تخلیقی تکنیک ہے۔ جس میں کسی مخصوص مسائل کو حل کرنے یا سلجھانے میں گروہ کے سبھی ممبران اپنی رائے یا خیالات تصورات پیش کرتے ہیں اور مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس term کو مشہور Alex Faickney Osborn نے اپنی کتاب Applied Imagination میں 1953 میں کیا تھا؟

برین اسٹارمنگ میں سوالوں کا استعمال زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ سوالوں کے ذریعے خیالات کی نشوونما کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سوال ایسے ہوتے ہیں جس سے اس گروہ کے ممبران کے ذہن میں اٹھل پھٹل ہوتی ہے۔ اور وہ اس مسائل یا سوال کے نئے حل یا جواب کو سوچنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس عمل میں یہ ضروری نہیں کہ مسائل کا نتیجہ یا حل نکل ہی جائے، لیکن یہ ضروری ہے کہ سبھی ممبران کے ذریعے تخلیقی خیالات پیدا ہو جائے تبھی اسبرین اسٹارمنگ تکنیک کہیں گے۔

دماغی جدوجہد کے فوائد :-

سبھی ممبران کے مطابق مسئلہ کا حل آسانی سے ہو جاتا ہے۔

ایک مسائل پر کئی ماہرین کے نئے خیالات اور مشورے سامنے آتے ہیں۔

ایک ہی وقت پر ایسے سوالوں سے گروہ کے ممبران کے دماغ سے اچھے سے اچھے اور نئے سے نئے خیالات

اخذ کرانے یا نکلوانے کی کوشش سے مسئلے کا بہتر حل مل جاتا ہے۔

Brain storming گروہی سرگرمی ہونے کی وجہ سے گروہ کے ممبران کے درمیان میں اچھا رابطہ قائم ہوتا ہے۔ نتیجتاً وہ مستقبل

میں آسانی سے مسائل کے حل کھوجنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دماغی جدوجہد کے ذریعے تخلیقی سوچ کو بڑھایا جاتا ہے۔

جو مسائل کی ممکن وجہ ہے انکی پہچان ہو جاتی ہے۔

ایک ہی مسائل کے کئی حل مل جاتے ہیں اور مختلف نظریہ بھی ملتا ہے۔

اثر دار دماغی جدوجہد کے مرحلے :-

۱ جس مسئلہ پر Brain storming کرنی ہے اس کو واضح طریقہ سے طلباء کو متعارف کرانا چاہئے۔

یہ بہت ضروری ہے کی جو بھی مسائل ہے اسے صحیح طرح سے واضح کرتے ہوئے سبھی ممبران کے سامنے پیش کیا جائے۔ مسائل کو اس

طرح سے پیش کیا جائے کی اسکے سارے پہلوؤں پر ممبران اپنا نظریہ یا خیالات پیش کرنے کو مجبور ہو جائے۔

۲ قلیل وقت کے اندر کئی خیالات اجاگر کرنے کی کوشش :-

جیسے ہی مسائل بتا دیا جائے تو یہ کوشش رونی چاہیے کی زیادہ سے زیادہ خیالات آدھے گھنٹے میں سبھی ممبران سے باہر آجائے۔ لیکن اسکا

قطعی یہ مطلب نہیں ہے کی علم کو آدھے گھنٹے بعد روک دیا جائے۔ بلکہ مسلسل چلتا جائے۔

۳ کسی بھی ممبران کے کوئی بھی خیالات کو تنقید یا تعین قدر کے ذریعہ نفی نہ کیا جائے۔

جلدی سے کسی کے خیالات کو برابرا اچھا کہنا Brain storming کو روک دیتا ہے یا پھر خیالات کی نشوونما میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے

-

۴ ہر ممبران کو زیادہ سے زیادہ خیالات اور اس کو ظاہر کرنے کے لیے حوصلہ افزائی کرنا۔

گروپ کے سبھی ممبران کو Brain storming میں شمولیت کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خیالات باہر لانے کے لیے حوصلہ افزائی

کرنی چاہئے اور جب تک سبھی اپنے خیالات کو پیش نہ کر دے ہمیں عمل جاری رکھنا چاہئے۔

۵ نتیجوں اور خیالوں کا تعین قدر کرنا :-

دماغی جدوجہد کی کامیابی اس بات پر منحصر کرتی ہے کی جو مختلف خیالات ممبران دیتے ہیں اس پر کتنا غور و فکر کیا گیا۔ اس مرحلے میں

ہمیں زیادہ سے زیادہ ان خیالات کو رکھنا ہے جو مسئلے کا بخوبی حل بتاتے ہیں۔

۴.۲ مائنڈ میپنگ :- ذہنی خاکہ سازی یہ ایک ایسی تکنیک ہے جس کے ذریعہ ہم بصری طور پر اطلاعات کو منظم کرتے ہیں۔ ذہنی خاکہ سازی

ایک طرح کی ترتیب وار تکنیک ہے اور وہ کل سے جز کے درمیان رشتہ دکھاتی ہے۔ یہ اکثر اوقات ایک واحد تصور سے تخلیق کی جاتی ہے۔ اس میں صفحہ

(پیج) کے بیچ میں ایک امیج بنائی جاتی ہے اور اس میں اسکے متعلق خیالات کو الفاظی شکل دیکر کل کو جز سے جوڑا جاتا ہے اس کے علاوہ اہم خیالات

کو راست طور پر مرکزی تصور سے جوڑا جاتا ہے اور دوسرے خیالات اسکی شاخوں سے جوڑ دیے جاتے ہیں۔

ڈینی خاکہ سازی عام طور پر دوران تدریس، لیکچر کے لیے، میٹنگ کے لیے، یا کسی اجلاس کو منصوبہ بند کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔ عام طور پر اسکو لوگ ہاتھ سے ڈرا کر لیتے ہیں اور جب متشکل ہوتی ہے تو ایک طریقہ کا spider diagram کی طرح دیکھتے ہیں۔ اسی سے ایک مماثل جیسا تصور

1970 میں Idea sunbursting دیا گیا تھا۔

سب سے پہلے ٹیلی ویژن کی شخصیت Tony Buzan نے ٹرم مائنڈ میپنگ کو شہرت بخشی۔

جب کسی عنوان کی تدریس معلم کر رہا ہو اور سبق اختتام پر پہنچ جائے تو اسے مائنڈ میپنگ کے ذریعہ اور واضح کر دینا چاہئے۔ اس سے عنوان کا تصور اور sub concept میں رشتہ واضح ہو جاتا ہو اور طلباء کو کوئی شک نہیں ہوتا ساتھ ساتھ انھیں آسانی سے سبق یاد ہو جاتا ہے۔

آئیے اب ہم مثال کے طور پر طبعی سائنس کے ایک عنوان ”مادہ کی شکل“ پر ڈینی خاکہ کھینچتے ہیں۔

مائنڈ میپنگ دوسری تکنیک سے کئی معنوں میں زیادہ اثر دار ہے اس کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

- ☆ ایک گرافکل آلہ ہونے کی وجہ سے ان میں الفاظ، تصویر، نمبرات، اور رنگ کو شامل کر سکتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کافی پرکشش بن جاتے ہیں اور یاد رکھنے میں آسان ہوتے ہیں۔
- ☆ تصور اور ذیلی تصور کے Link کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور تصور پوری طریقہ سے واضح ہو جاتے ہیں۔
- ☆ اس تکنیک سے کئی خیالات دماغ میں آ جاتے ہیں اور کون سی چیز کس سے کس طرح رشتہ رکھتی ہے یہ واضح رہتا ہے۔
- ☆ زیادہ مواد کو کم وقت میں یاد کیا جاسکتا ہے اور آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔
- ☆ عمیق معلومات کے لئے مائنڈ میپنگ بہت ہی کارگر ہوتے ہیں۔

۴.۴.۳ Concept Mapping تصوراتی خاکہ سازی: تصوراتی خاکہ سازی ایک ایسی تکنیک ہے جس میں تصوراتی نقشے بنائے

جاتے ہیں۔ ان نقشوں کو تصوراتی ڈائی گرام بھی کہا جاتا ہے۔ اس تکنیک کو سب سے پہلے جوزف ڈی نواک اور ان کی تحقیقی ٹیم نے ۱۹۷۰ء میں دیا تھا

- تصوراتی نقشہ سے مراد وہ ڈائی گرام یا نقشہ ہے جو مختلف تصور کے بیچ کے رشتے کو واضح کرتا ہے۔ آج کل تو انجینئرس، ٹیکنیکل مصنف، ڈیزائنرس اپنے علم اور اطلاعات کو منظم کرنے کے لئے گرافیکل ٹول بناتے ہیں اس کو بھی تصوراتی خاکہ کہا جاتا ہے۔

تصوراتی نقشہ بنانے میں گولے اور ڈبہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ تصور کو الفاظ یا فکر منقولات (Phrases) سے جوڑا جاتا ہے جو کہ ان کے بیچ کے رشتے کو واضح کرتا ہے۔ زیادہ تر تصوراتی خاکہ Hierarchical ساخت کو پیش کرتے ہیں۔ سب سے پہلے بڑا تصور اور پھر اس سے جڑے ذیلی عنوان اور ان سے جڑے خصوصی ذیلی عنوان جڑتے جاتے ہیں ساتھ ساتھ مثالیں بھی چلتی رہتی ہیں۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تصوراتی خاکہ اہم خیالات یا تصور سے شروع ہو کر شاخوں سے بتاتا ہے کہ کس طرح اہم تصورات چھوٹے چھوٹے عنوان سے جڑا ہوتا ہے۔

Concept maps begins with a main idea (or concept) and then branch out to show how that main idea can be broken down into specific topic.

تصوراتی نقشہ کے فوائد

- ۱ طلباء کے دماغ میں نئے تصورات پیدا کرتا ہے۔
- ۲ نئے تصورات کو ڈھونڈنے کے لئے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- ۳ پچھلے تصورات کو واضح کر کے نئے تصورات سے جوڑنے میں مدد کرتا ہے۔
- ۴ سیکھے گئے علم کو جانچنے میں مدد دیتی ہے۔
- ۵ مشکل تصورات کو آسانی سے سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔

۴.۷.۴ گروہی تدریس (Team Teaching): آج کل کمرہ جماعت میں سائنسی تدریس کے دوران گروہی تدریس کی جاتی ہے۔ گروہی تدریس کا خیال USA میں 1954 سے شروع ہوا۔ آسان لفظوں میں یہ کہیں کہ گروہی تدریس میں ایک ہی مضمون کے کئی استاد ایک ساتھ کمرہ جماعت میں تدریس کے کام کو انجام دیتے ہیں کچھ ماہرین تعلیم گروہی تدریس کو Collaborative یا Col strategy بھی کہتے ہیں یہ مختلف مضمون کی تدریس میں مؤثر طریقہ سے کام کرتی ہے اس تدریس میں دو یا دو سے زیادہ استاد ایک ہی مضمون پر ایک ساتھ منصوبہ بنا کر طلباء کو کام (Assignment) دیتے ہیں اور وقتاً فوقتاً طلباء کی نگرانی و جانچ کرتے ہیں۔

گروہی تدریس کی خصوصیات

- ☆ اس تدریس میں معلم کا گروہ کمرہ جماعت میں تدریس کو ایک ساتھ انجام دیتا ہے۔
- ☆ معلم کی گروہی تدریس کسی مقصد کے تحت ہوتی ہے۔
- ☆ اس طرح سے کسی بھی عمر کے طلباء کی تدریس کرائی جاسکتی ہے۔
- ☆ اس تدریس کے لئے مختلف معلم مل کر مقاصد طے کرتے ہیں کہ کتنا مواد طلباء کو پڑھانا ہے۔ اس بات کی منصوبہ بندی کر لی جاتی ہے۔

☆ عنوان اور ضرورت کے مطابق ایک ہی Discipline یا Inter Discipline اور ایک اسکول سے یا انٹر اسکول سے اساتذہ کی ٹیم بنائی جاسکتی ہے۔

☆ مختلف خیالات، اقدار، طرز رسائی سے کمرہ جماعت کا ماحول دلچسپ بن جاتا ہے اور سبھی طلباء دلچسپی کے ساتھ تدریس و اکتسابی عمل میں حصہ لیتے ہیں۔

ٹیم ٹیچنگ کے فوائد

☆ اس طرح کی تدریس سے کمرہ جماعت میں طلباء اور معلم کا تعامل زیادہ ہوتا ہے۔

☆ ایک ہی عنوان پر مختلف معلم یا ماہرین کے خیالات سے طلباء واقف ہو جاتے ہیں۔

☆ اس طرح کی تدریس سے جمہوری ماحول کا فروغ ہوتا ہے۔

☆ طلباء کی قوتی، جذباتی، حرکیاتی اور سبھی شعبوں کی نشوونما بہتر طریقہ سے ہوتی ہے۔

☆ طلباء کے نظریات میں وسعت ہوتی ہے۔

☆ گروہی تدریس میں معلم کی تدریس اعلیٰ و معیاری ہو جاتی ہے۔

ٹیم ٹیچنگ کی خامیاں

☆ اس طرح کی تدریس میں طلباء پر انفرادی توجہ دینا مشکل ہو جاتا ہے۔

☆ انٹرویو رٹ شخصیت والے بچے کی حصہ داری مشکل ہو جاتی ہے۔

☆ جب مختلف معلم ایک ساتھ تدریس کرتے ہیں تو کوئی بھی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لینا چاہتے۔

☆ کچھ معلم دوسرے معلم کے ساتھ تدریس نہیں کرنا چاہتے۔

☆ اس تدریس میں وقت زیادہ لگنے کی وجہ سے نصاب کی تکمیل میں پریشانی ہوتی ہے۔

۴.۷.۵ ماڈل آف ٹیچنگ:- یہ ماڈل، تدریسی نظریوں کو بنانے کے لیے بنیادی اور خام مادہ (basic or raw material) اور سائنٹفک

اساس پیش کرتے ہے۔ ماڈل کی تعریف مندرجہ ذیل ہے۔

بھٹنا گرو اور بھٹنا گرو کے مطابق تدریس یا اکتساب کے نظریہ کا کسی برتاؤ کی حصولیابی کے لئے کسی خاکے کے مطابق دیئے جانے والا عمل ماڈل کہلاتا ہے۔ hyman Model of teaching نے اپنے الفاظ میں لکھا ہے کہ تدریسی ماڈل تدریس کے بارے میں غور و فکر کرنے کا ایک طریقہ کار ہے جو اس چیز یا مواد کے اندر کی خصوصیات کو پرکھنے کے لیے بنیاد پیش کرتی ہے۔ ماڈل کسی بھی مواد/ چیز کو تقسیم اور منظم کر کے تنقید کی شکل میں پیش کرنے کا طریقہ ہے۔

تدریسی ماڈل کو ہدایتی خاکہ کہا ہے۔ تدریسی ماڈل خصوصی مقاصد کی حصولیابی کے لئے ایک مخصوص حالات بنائے جانے اور پرہیزی تدریس کی جاتی ہے۔ جس میں طلباء اور معلم مل کر مقاصد کے حصول کے لئے یہ ماڈل رہنما کی طرح کام کرتا ہے۔

Concept Attainment Model ۴.۷.۵(1)

Concept Attainment Model کی نشوونما J.S Bruner اور انکے ساتھیوں نے مل کر کی اس ماڈل کا استعمال کر معلم طلباء کو

concept کی نوعیت کی صحیح جانکاری فراہم کرتا ہے۔ اس ماڈل کا استعمال نئے تصور کی وضاحت کرنے میں اثر دار ڈھنگ سے کیا جاتا ہے۔ اس میں دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے درمیان یکسانیت کے حقائق کو ظاہر کرتے ہوئے مختلف طرح کے ذرائع سے حقائق کو جمع کرتے ہوئے عمل کو پورا کیا جاتا ہے۔

اس ماڈل کے ذریعے طلباء میں استقرائی طرز رسائی کی قابلیت کو میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ بروزر کہتے کہ انسان جس ماحول میں رہتا ہے، اس میں مختلف حالات کا سامنا کرتا ہے اور اس کو اس میں اتنی مشکل ہوتی ہے کہ انسان اسے درجہ بندی کئے بنا نہیں سمجھ سکتا۔ چیزوں کو اس طرح سے درجہ بندی سے تصورات کی نشوونما ہوتی ہے پھر بھی سہی تصور کی نشوونما کے لئے تربیت ضروری ہوتی ہے۔ یہ ماڈل تصور کو develop کرنے کے لئے اچھا ذریعہ مانا جاتا ہے۔

Concept Attainment Model کے اہم عناصر

(۱) مقاصد:- اس ماڈل کا اہم مقصد طلباء میں Inductive learning ability کی نشوونما کرنا ہے۔ یہ نفسیات پر مبنی ہوتی ہے۔ اس میں طلباء کئی مختلف اشیاء و حالات کو الگ۔ الگ درجوں میں تقسیم کرتا ہے پھر ان میں غور و فکر کر کے مختلف تصور کا علم حاصل کرتے ہیں۔ بروزر اور ان کے ساتھیوں نے مندرجہ ذیل چار مقاصد اس ماڈل کے لئے دئے ہیں۔

(i) طلباء کو تصورات کی نوعیت کے مطابق علم فراہم کرنا تاکہ چیزوں کو اس کی خصوصیات کی بنا پر درجہ بندی کرنے کے قابل ہو جائے۔

(ii) طلباء کو اس قابل بنانا کی ان میں صحیح تصورات کی نشوونما ہو سکے۔

(iii) طلباء میں خصوصی تصورات کی نشوونما کرنا۔

(iv) طلباء میں خیالات اور سوچنے کے صحیح طریقوں کی نشوونما ہو سکے۔

۲۔ ساخت :- اس ساخت میں ہنر کی نشوونما چار مرحلوں میں کی جاتی ہے۔ جیسے

(i) معطیات کو اکٹھا کرنا:- طلباء کے سامنے کوئی حالات یا انسان سے مطابق مختلف طرح کے معطیات کو پیش کرنا۔ طلباء ان معطیات کی

مدد سے مخالف تصور کی نشوونما کرنے کے لیے مختلف طرح کی خصوصیات اس مرحلے میں محدود کرتے ہیں۔

(ii) تجزیہ:- اس مرحلے میں طلباء ملی ہوئی جانکاری یا مواد کا تجزیہ کرتے ہیں۔

(iii) پیش کش:- طلباء اپنے تجزیوں پر مبنی مختلف طریقہ سے خصوصیت کی تشریح کرتے ہیں۔

(iv) مشق:- سیکھے ہوئے تصور کا استعمال اور مشق کرتے ہیں۔

۳۔ سماجی نظام:- اس میں معلم طلباء کو متحرک کرتے ہیں۔ اور تصور کے بنانے اور تجزیہ کرنے میں نگرانی کا کردار ادا کرتے ہیں۔

۴۔ تعین قدر کا نظام:- اس ماڈل کے تعین قدر میں موضوعی اور معروضی امتحان کی مدد لی جاتی ہے اور ان کے ذریعے تعین قدر، سدھار اور

بدلاؤ کے ذریعے سے نئے تصورات کی تشکیل کی جاتی ہے۔

(۲) ۴.۷.۴ انکوائری ٹریگ ماڈل:- اس ماڈل کا تصور سب سے پہلے ریچرڈ سچمن Richard suchman نے ۱۹۶۲ میں دیا تھا

یہ نمونہ سائنسی طریقہ کار پر مبنی ہے جو طالب علم کو دانشمندانہ تفتیش کے لئے تربیت فراہم کرتی ہے۔ اس میں طلباء کو تفتیش کے لئے پوری طرح آزادی مہیا کروائی جاتی ہے۔ جس میں وہ ایک نظم و ضبط کو بنائے رکھے ہوئے سوالات پوچھتے ہیں۔ اس طرح تفتیش میں طلباء مضمون سے متعلق نئے پہلو کی کھوج کرتا ہے۔ اس نمونہ بندی کے پیش رو سچ میں تھے جن کا ماننا تھا کہ بچے فطرتاً مطمئن ہوتے ہیں۔

تفتیشی تربیت کے نمونہ کے اہم اجزاء:

- i هدف۔ اس نمونہ بندی کا ہدف طلباء میں تفتیش کئے گئے مواد کے تجزیہ میں مہارت کی نشوونما کرنا ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ خود واقعات کی تشریح کر سکے اور ان میں مختلف اجزاء کے درمیان ہمبستگی کا پتہ لگا سکے۔
- ii ساخت۔ اس نمونہ کی ساخت کی پانچ سطحیں ہیں
- a مسئلہ کی پیش کش۔ اس میں معلم کی رہنمائی میں طلباء مسئلہ کا انتخاب کرتے ہیں۔
- b مسئلہ کے تعلق سے تجرب کرنا۔ مسئلہ سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے معلم ایسے سوالات پوچھتا ہے جن کا جواب معلم صرف ہاں یا نا میں دیتا ہے۔ طلباء کے ذریعہ یہ پوچھتا چھ اس وقت تک چلتا رہتا ہے جب تک طلباء اس واقعہ کی تشریح و وضاحت تک نہ پہنچ پائے۔
- c طلباء و معلم کے مسئلہ کے حل کے لئے سعی
- اس میں طلباء کھوج اور راست طور پر تجزیہ کر کے نئے اجزاء سے متعارف ہوتا ہے اور معطیات کو مجتمع کرتا ہے۔ مفروضات بناتا ہے اور اس پر مبنی اہم رشتوں کا تجزیہ کرتا ہے۔
- d اطلاعات کا تجزیہ کرنا۔ معطیات اکٹھا کرنے وقت اطلاعات کا 68 تجزیہ کیا جاتا ہے۔ معلم طلباء سے مجتمع کی اطلاعات کی بنا پر نتائج اخذ کرتا ہے اور ان کی تشریح کرتا ہے۔
- e تفتیشی عمل کا تجزیہ۔ اس میں طلباء کو تفتیشی عمل کا تجزیہ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ معلم پورے عمل کا تعین قدر اور دوبارہ سے مشاہدہ کرتا ہے اس کے بعد مناسب فیصلہ جات لیکر نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔
- iii معاشرتی نظام۔ معلم میں نمونہ بندی میں قہر کا رول نبھاتا ہے طلباء کو تفتیش کے ترغیب دیتا ہے اور حاصل کردہ نتائج پر مشاہدہ کرنے کے لئے مواقع فراہم کرتا ہے۔ اس نمونہ میں معلم اور طلباء دونوں کے رول بہت اہم ہوتے ہیں۔ معلم طلباء کے درمیان تعاون کے لئے مناسب ماحول مہیا کرتا ہے۔
- معاونتی نظام: اس نمونہ میں طلباء مسئلہ کے ذریعہ اپنا کام کتنے اور کس حد تک موثر انداز سے کرتا ہے۔ اس کا پیش کش کرتا ہے۔
- استعمال۔ اس کا استعمال حیاتیاتی تعلیم و تربیت کے لیے کیا گیا تھا۔ مگر اس نمونہ کا استعمال دوسرے علوم میں بھی کیا جانے لگا ہے۔

Glossary ۴.۸

Inductive Approach

استقرائی طرز رسائی

Deductive Approach

استخراجی طرز رسائی

Constructivist Approach

تعمیری طرز رسائی

Teacher centered Methods

معلم مرکوز طریقہ کار

Lecture Method

بیانیہ طریقہ کار

Lecture-cum-demonstration method

Historical Method

Child centered Method

Heuristic Method

Project Method

Problem Solving Method

Laboratory Method

Modern teaching techniques

Mind Mapping

Concept Mapping

Team Teaching

Models of Teaching

بیانیہ مع مظاہراتی طریقہ

تاریخی طریقہ

طلبہ مرکوز طریقہ کار

ہیورسٹک طریقہ کار

منصوبہ طریقہ کار

مسئلہ حل طریقہ کار

تجربہ طریقہ کار

جدید تدریس تکنیکیں

مانڈ میپنگ

کنسپٹ میپنگ

گروہ میں تدریس

تدریس کے ماڈلس

۴۹ یاد رکھنے کے نکات

استقرائی طرز رسائی:-

اس طرز رسائی میں طلباء کے سامنے کسی اصول یا قانون سے متعلق کئی مثال پیش کئے جاتی ہیں پھر انہیں کی مدد سے خود نتیجہ نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

استخراجی طرز رسائی:-

اس میں طلباء کے سامنے اصولوں اور قانون پہلے سے ہی پیش کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد طالب علموں کے سامنے معنی کی تشریح مثالوں کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔

تعمیری طرز رسائی:-

اس طرز رسائی میں طلباء کو خود سے علم کی تعمیر کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے یہاں معلم صلاح کار کا کردار ادا کرتا ہے۔

معلم مرکوز طریقہ کار:-

اس طریقہ کار میں طلباء سے زیادہ معلم سرگرم رہتا ہے مثلاً بیانیہ طریقہ۔

بیانیہ طریقہ کار:-

اس طریقہ کار میں زبانی طور سے معلومات طلباء تک پہنچائی جاتی ہیں۔ اس لئے کبھی۔ کبھی چاک اور ٹاک طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں معلم اپنی بات یعنی بیان کو طلبہ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ بیانیہ طریقہ کار اگر پیش کش کے ساتھ استعمال کیا جائے اسے بیانیہ مع مظاہرہ کہتے ہیں۔ اس طریقہ میں لیکچر اور مظاہرہ دونوں کی خصوصیات شامل ہو جاتی ہے۔

لیکچر مع مظاہرہ:-

تاریخی طریقہ:-

اس طریقہ کا استعمال دوسرے مضمون جیسے سماجی علوم، زبان، تاریخ وغیرہ میں زیادہ تر ہوتا ہے۔ اس طریقہ میں معلم عنوان کا تعارف افسانوی طریقہ سے طلباء کے سامنے پیش کرتا ہے۔ ایک اچھا طبعی سائنس کا معلم اپنے طلباء کو ان کے مضمون کے مطابق لوگوں کی زندگی کی کہانیاں، کچھ اہم پہلو، انکی حکایتیں، سنا کر تقویت کر سکتا ہے۔

طلباء مرکوز طریقہ کار:-

طلباء مرکوز طریقہ کار سے مراد ایسا طریقہ کار جس میں طلباء کو اہمیت دی جاتی ہے ان کی شمولیت تدریسی اکتسابی میں کی جاتی ہے۔ طلباء کو خود سے اکتساب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے متحرک کیا جاتا ہے۔

ہیورسٹک طریقہ کار :- اس طریقہ میں طالب علموں کو خود ہی کام یا کھوج نکالنے کے لیے متاثر کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کے ذریعہ طالب علموں کو زیادہ سے زیادہ کھوج کر سچ کو جاننے پہنچانے کے مواقع دیئے جاتے ہیں۔

منصوبی طریقہ :- اس طریقہ کار میں طلباء کو علمی مسائل کو حل کرنے کے موقع دئے جاتے ہیں اس کے لئے کئی دن یا ہفتوں کا وقت دیا جاتا ہے۔

مسئلہ حل کا طریقہ :- اس طریقہ میں مسئلہ کی شناخت سے لے کر اس کے حل تک پہنچا جاتا ہے۔ منظم طریقہ سے تدریس کو پورا کرنا اس کا ہی مقصد ہے۔ سائنسی طریقہ میں عکاسی، غور و فکر، اور مشاہداتی فکر کا طلباء میں فروغ ہوتا ہے۔

تجربہ گاہی طریقہ :- اس طریقہ کار میں معلم طلباء کو جو کچھ سائنٹفک قانون یا اصول کمرہ جماعت میں بتاتا ہے اسے تجربہ میں خود طلباء تجربہ کر کے علم حاصل کرتے ہیں۔

جدید تدریسی تکنیکیں :- آج ہم طلباء کے ساتھ تعامل پر زیادہ زور دیتے اور ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں جس سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی شمولیت ہو اور ان میں تخلیقی صلاحیت، غور و فکر کرنے کی قابلیت تنقیدی سوچ، فیصلہ سازی جیسی اہم پہلوؤں کی نشوونما ہو سکے۔ اس کے لیے مائنڈ میپنگ، برین اسٹارمنگ، کانسپٹ میپنگ اور ٹیم ٹیچنگ جیسی تکنیک ہے۔

ماڈل آف ٹیچنگ :- تدریسی ماڈل تدریس کے بارے میں غور و فکر کرنے کا ایک طریقہ کار ہے جو اس چیز یا مواد کے اندر کی خصوصیات کو پرکھنے کے لیے بنیاد پیش کرتی ہے۔ ماڈل کسی بھی مواد/چیز کو تقسیم اور منظم کر کے تنقید کی شکل میں پیش کرنے کا طریقہ ہے۔

۴۱۰ نمونہ امتحانی سوالات

معلم زیادہ تر بیانیہ طریقہ کار کو کیوں استعمال کرتے ہیں۔

تعمیری طرز رسائی میں معلم کے کردار کو واضح کریں۔

مسئلہ حل طریقہ کار کے مراحل سمجھائیں۔

پروجیکٹ طریقہ کار میں ہونے والی مشکلات پر روشنی ڈالئے۔

سائنسی تدریس میں تجربہ گاہ طریقہ کار کی اہمیت بتائیے۔

تصور کی خاکہ سازی سے کیا مراد ہے کوئی بھی مثال دے کر سمجھائے۔

ماڈل آف ٹیچنگ کے کسی ایک ماڈل کو تفصیل سے بیان کریں۔

معروضی سوالات (Objective Types Question)

(1) 5E's Approach کس طرز رسائی سے تعلق رکھتی ہے؟

- (الف) تعمیری طرز رسائی سے (ب) استنباطی طرز رسائی سے
(ت) Mind Mapping سے (ث) استقرائی طرز رسائی سے
(2) مندرجہ ذیل میں سے معلم مربوط طریقہ ہے؟

- (الف) Heuristic Technique (ب) بیانہ طریقہ
(ت) Problem Solving Method (ث) الف اور ت دونوں
(3) Brain Storming نسخہ کس نے دیا

(الف) Arm Strong (ب) Kil Patric

(ت) Alex Osbirne (ث) John Dewey

(4) مندرجہ ذیل میں تدریسی طریقہ ہے؟

(الف) Mind Mapping (ب) Heuristic Method

(ت) Brain Stormin (ث) الف اور ت دونوں

(5) ایک طفل مرکوزی طریقہ ہے؟

(الف) Project Method (ب) Lecture Method

(ت) Problem Solving Method (ث) الف اور ت دونوں

(6) Concept Mapping کا تصور کس نے دیا؟

(الف) Tony Buzan (ب) Mac Norman

(ت) Alex Osborn (ث) J.D. Novak

(7) Mind Mapping Concept کس نے دیا؟

(الف) جی ڈی نوواک (ب) Alex Osborne

(ت) Tony Buuzan (ث) Stevenson

(8) عام سے خاص کی طرف کس طرز رسائی کی خاصیت ہے؟

(الف) تعمیریاتی طرز رسائی (ب) استقرائی طریقہ کار

(ت) استخراجی طرز رسائی (ث) ب اور ت دونوں

(9) خاص سے عام کی طرف کس طرز رسائی کی خاصیت ہے؟

(الف) استقرائی طرز رسائی (ب) تعمیریاتی طرز رسائی

(ت) استنباطی طرز رسائی (ث) الف اور ت دونوں

(10) Concept Attainment Model کی نشوونما کس نے کر لیا

(الف) Jorome Bruner (ب) Slevenson

(ت) Tony Buzan (ث) John Dewey

Das, R.C. (1990). Science Teaching in Schools, New Delhi: Sterling Publications Pvt. Ltd.

Kumar, Amit (1999). Teaching of Physical Sciences, New Delhi: Anmol Publications Pvt. Ltd.

Mohan Radha (2007); Innovative Science Teaching (Third Edition), Printice hall of India, New Delhi, India

Sharma H.S & et.all (2007); Science teaching, Radha Prakashan Mandir, Agra-2

Sharma R.C (2005); Modern Science Teaching, Dhanpat Rai Publishing Company.

Siddiqui and Siddiqui (1998). Teaching of Science Today and Tomorrow, New Delhi: Doaba House.

Soni, Anju (2000). Teaching of Science, Ludhiana: Tandon Publications.

Vaidya, Narendra (1989). The Impact of Science Teaching, New Delhi: Oxford and IBH Publishing Co. Pvt. Ltd.

Vanaja, M. (2004). Methods of Teaching Physical Sciences, Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.

اکائی 5 : حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے لیے منتقلی حکمت عملی

- 5.1 تعریف
- 5.2 مقاصد
- 5.3 سالانہ منصوبہ بندی
 - 5.3.1 سالانہ منصوبہ بندی کی خصوصیات
 - 5.3.2 سالانہ منصوبہ بندی کا فارمیٹ
- 5.4 یونٹ پلان
 - 5.4.1 یونٹ پلان کی خصوصیات
 - 5.4.2 یونٹ پلان کا فارمیٹ
- 5.5 سبق کی منصوبہ بندی (پیریڈ پلان)
 - 5.5.1 ایک اچھے منصوبہ بندی کی کسوٹی
 - 5.5.2 سبق کی منصوبہ بندی کے لئے ہر برٹ کے مراحل
 - 5.5.3 سبق کی منصوبہ بندی کے لئے تعمیراتی طرز رسائی
- 5.6 مسلسل جامعہ جانچ (CCE)
- 5.7 خرد تدریس
 - 5.7.1 خرد تدریس کی مہارتیں
 - 5.7.2 خرد تدریس کی مہارتوں کی مشق
 - 5.7.3 سبق کا تعارف
 - 5.7.4 تصور کی تشریح کرنا
 - 5.7.5 محرکات میں تغیر (اسٹولس ویریشن)
 - 5.7.6 تفتیشی سوال (پرو بنگ کیوشننگ)
 - 5.7.7 ڈرائنگ تختہ سیاہ پر لکھنا
- 5.8 گلویری (Glossary)
- 5.9 یاد رکھنے کے نکات (Points to remember)
- 5.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
- 5.11 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

5.1 تعارف:

کسی بھی تعلیمی عمل کا اہم مقصد طلباء کے وقوفی جذباتی اور حرکیاتی پہلوؤں کی نشوونما کرنا ہوتا ہے۔ استاد بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہماری تدریس سے طلباء کے سبھی پہلوؤں کی نشوونما بہتر سے بہتر ہو۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آئے دن ماہرین تعلیم نئی نئی تحقیق کرتے ہیں اور نتائج کے ذریعے تدریس و اکتسابی عمل کو بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں حیاتیاتی سائنس کی تدریس کے ذریعے معلم کو طلباء میں اچھی عادتوں، تنقیدی سوچ، مسائل کو حل کرنے کی قابلیت، سائنٹیفک رویہ، سائنٹیفک لٹریسی، پروجیکٹ اسکس، سائنس اور سماج کا تعلق، تخلیقی صلاحیت وغیرہ کی نشوونما کرنا ہوتا ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے صحیح طریقے سے منصوبہ بنانا بہت ہی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ تدریس کی پیچیدگی کو آسان بنانے کے لئے خرد تدریس جیسی تکنیک بہت ہی اثر دار ہوتی ہے اس تکنیک میں کئی مہارتوں کی مرکب کر کے تدریس کو اثر دار بنایا جاسکتا ہے۔ سبق کا تعارف کس طرح کرنا ہے تصور کی تشریح میں کون کون سی اجزاء استعمال کرنا چاہیئے، سوالوں کو کیسے کب پوچھنا چاہیئے وغیرہ کا خرد تدریس میں مشق کر کے معلم اپنی تدریس کو بہتر کر سکتا ہے اس لئے معلم کو خرد تدریس کی سبھی مہارتوں کی مشق کرنا بہت ضروری ہے

5.2 مقاصد

اس اکائی کے بعد طلباء میں

- ☆ سالانہ منصوبہ، اکائی منصوبہ اور پریڈ منصوبہ کی اہمیت اور ان کی بناوٹ میں مہارت حاصل کر سکیں گے
- ☆ تعمیراتی، طرز رسائی کے مطابق منصوبہ بندی کر سکیں گے۔
- ☆ خرد تدریس کا مفہوم، تصور اور خرد تدریس کی مہارتوں کی فہرست سازی کر سکیں گے۔
- ☆ خرد تدریس کو مختلف مہارتوں کی تفصیل اور ان کی مشق کر کے تدریس میں استعمال کر سکیں گے۔

5.3 سالانہ منصوبہ بندی:

آنے والے سال بھر کی تعلیمی سرگرمیوں اور ہم نصابی سرگرمیوں کو ترتیب وار منظم طریقے سے پیش کرنا ہی سالانہ منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔

5.3.1 سالانہ منصوبہ بندی کی خصوصیات:-

حیاتیاتی سائنس کے معلم کو پورے تعلیمی سال بھر کی تعلیم و تدریس کا منصوبہ بنانا ہوتا ہے۔ سال کی شروعات میں ہی معلم کو تدریس کے طریقہ کار کا انتخاب کر کے اسے ترتیب وار منصوبہ بنانا ہوگا سالانہ منصوبہ بنانے کی مندرجہ ذیل

خصوصیات ہوتی ہے۔

• سالانہ منصوبہ لچایا ہونا چاہئے۔

☆ کمرہ جماعت میں تدریس کو منظم کرنے کے لیے سالانہ منصوبہ رہنما کے طور پر ہوتا ہے۔

☆ سائنس کے معلم کی تخلیقانہ صلاحیت پر پابندی نہ لگائی جائے۔

☆ منصوبہ نافذ ہونے کے بعد اس کا تعلیمی سال کے آخر میں تعین قدر ہو۔

☆ منصوبہ میں سال بھر کی سبھی سرگرمیوں کو واضح طور پر بتایا جانا چاہئے اور بنا کسی پریشانی کے سبھی استاد اور طلباء

اسے سمجھ سکے۔

• اصول و قواعد منظم طور پر ہو۔

• منصوبہ بندی واضح اور باقاعدگی طرز پر ہو۔

جب آپ سالانہ منصوبہ تیار کریں تو مندرجہ ذیل باتوں کو خیال میں رکھ کر بنائیں۔

• نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کو پورا کیا جائے۔

• تعلیمی مقاصد کو دھیان میں رکھ کر منصوبہ بنایا جائے۔

• مضمون اور عنوان دونوں کو وقت اور تدریس کے حساب سے انصاف ملے۔

• اسکول میں موجود وسائل کو دھیان میں رکھا جائے

• تدریسی اوقات اور طریقہ کار کے انتخاب کی آزادی استاد کے پاس ہو۔

• فطری طور پر جو اچانک پریشانیاں آتی ہیں ان سے نکلنے کے لیے لچیل پن ہو۔

• معاشرے، ملک اور موجودہ حالات سے بے داری پیدا کرنے کی گنجائش ہو۔

• تصور کو اسان سے مشکل کی طرف منظم کرے۔

• طلباء کو جو مضمون نہ پتہ ہو تو اسے انکے سابقہ معلومات سے جوڑا جائے۔

• عنوان کی تقسیم ہفتوں اور پھر مہینوں کے حساب سے ہو۔

• پیریڈ کا وقفہ متعین ہو۔

تعلیمی سالانہ منصوبہ بنانے کے لیے مندرجہ ذیل مرحل سے گزرنا چاہیے:

۱۔ مواد مضمون کو چھوٹی چھوٹی تدریسی یونٹ میں تقسیم کیا جائے مثلاً کمرہ جماعت ۹ کی حیاتیاتی سائنس میں خلیہ کا

مواد انصاب میں ہیں تو معلم کو چاہئے خلیہ کے مواد کو چھوٹی چھوٹی تدریسی سب یونٹ میں اس طرح سے تقسیم کر لے:

i خلیہ، اسکی ساخت اور قسمیں

ii خلیہ کے کام اور استعمال

۲۔ جو بھی سبق پڑھنا ہے اسکے مقاصد پہچان لئے جائیں مثلاً اوپر دی ہوئی پہلی سب یونٹ کے مقاصد اس طرح پہچانے جائے۔

i طلباء خلیہ کی تعریف بیان کر سکیں گے۔

ii طلباء خلیہ کی ساخت بنا سکیں گے۔

iii طلباء خلیہ کی قسموں میں فرق کر سکیں گے۔

۳۔ اکائی کے مواد کی تدریس کے حساب سے اسے وقت دیا جائے جو مواد کے ساتھ انصاف کر سکے اور وقت کو وقفہ کی شکل میں تبدیل کرایا جائے۔

۴۔ جو بھی مقاصد بنائے جائے اسے حاصل کرنے کے لیے مکمل وقت تقسیم پیریڈس کی شکل میں کیا جائے۔

۵۔ سائنس فیرس، فیلڈ ٹریس، سائنس میوزیم، پروجیکٹ کاموں جیسے دیگر کاموں کے لیے بھی سالانہ منصوبہ میں جگہ مقرر کی جائے جس سے وہ بھی برابری سے سال بھر چلتے رہے۔

۶۔ جب اوپر دی گئی سبھی باتوں سے آپ مطمئن ہو جائیں تو اب منصوبہ میں آگے بڑھنے سے پہلے جس سال کے لیے منصوبہ بنارہے ہیں اسی سال کے تعلیمی سال میں۔

پورے کام کرنے کے دن (ورکنگ ڈیز)، چھٹیوں کے نمبرات، امتحان کا وقفہ وغیرہ سے بھی مطمئن ہو جائے۔

5.3.2 سالانہ منصوبہ کا پروفارمیٹ:-

نمبر	مہینوں	یونٹ	سب یونٹ	مقاصد	تدریسی	تدریسی	پیریڈ کی	مکمل	معلم کی	پرنسپل کی
شمار	کے نام	کا نام	کا نام	طریقہ کار	آلات	تعداد	نامکمل	دستخط	دستخط	دستخط

5.4 اکائی منصوبہ یا یونٹ پلان

اکائی منصوبہ معلم کو بنانا ہوتا ہے اس منصوبہ کو تیار کرنے میں طلباء میں جو بدلاؤ چاہے اس تدریسی اصول کو دھیان میں رکھ کر بنانا ہوتا ہے یہ نفسیاتی طریقے پر مبنی ہوتا ہے اگر اکائی منصوبہ تیار نہ کیا جائے تو معلم اپنی تدریس کو منظم نہیں کر سکتا اور تدریس کے مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔

مواد مضمون کو تعداد کے طور پر تقسیم کرنے کو ہی اکائی کہتے ہیں جس میں آپس میں ہم رشتگی ہونی چاہئے اکائی صرف مواد مضمون کا بلاک نہیں ہے بلکہ اس میں طریقہ کار بھی شامل ہوتا ہے اکائی کی تعریف مندرجہ ذیل ماہرین نے اس طرح کی ہے۔

Thomas M. Risk کے مطابق یونٹ میں پہلے منظم تجربات اور سرگرمیاں شامل ہیں اور وہ کسی مسائل، حالات، دلچسپی یا چاہے گئے طریقوں پر مبنی ہوتی ہے۔

"Unit consists of various experiences and activities planned in advanced and centered up on some problem, situation, interest or desired outcomes."

Preston کا خیال ہے کہ سیکھنے والے کے نظریہ سے آپس میں ہم رشتگی والے مواد مضمون کے بڑے Block کو یونٹ کہتے ہیں۔

Unit is large block of related matter as can be over viewed by the learner.

Samford کے مطابق یونٹ احتیاط سے منتخب کئے ہوئے مواد کا خاکہ ہوتا ہے جو طلباء کی ضروریات اور دلچسپیوں کے باعث ایک اعلیٰ حیثیت رکھتا ہے۔

"Unit is an outline of carefully selected subject matter which has been

isolated because of its relationship with pupils needs and interests."

Wisley کے مطابق یونٹ معلومات اور تجربات پر مشتمل ایک منظم حصہ ہے جو کتاب کے حصول میں موثر ہوتا ہے۔

Unit is an organised body of information and expereince designed to effect

significant outcomes of learner.

5.4.1 یونٹ پلان کی خصوصیات :-

- ایک اچھی یونٹ پلان کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہوتی ہے۔
- یونٹ میں سرگرمیوں کو اس طرح سے منظم کیا جائے کہ وہ خود سے پورا خلاصہ کر دے۔
- یونٹ کا منصوبہ مقاصد کو حاصل کرنے کے خیال سے ہوتا ہے۔
- یونٹ کا طلباء کے سماجی اور طبعی ماحول سے مطابقت ہونا چاہئے۔
- یونٹ میں دیا گیا مواد تدریسی اصول کو پورا کرتا ہو مثلاً آسان سے مشکل کی طرف اور ایک دوسرے سے وابستہ ہو اور عنوان کو مفہومی طور پر پورا کرتا ہو۔

یونٹ پلاننگ کیسے کی جائے:-

سب سے پہلے مضمون میں مواد کا تجزیہ کر کے اور سرگرمیوں کو پہچان لیا جائے اور انہیں ترتیب وار منظم کر کے یونٹ میں تقسیم کیا جائے۔ ضرورت کے حساب سے یونٹ کو سب یونٹ میں بھی تقسیم کر لے۔

5.4.2 یونٹ پلان کا پروف فارمٹ

مضمون-----
یونٹ کا نام-----
جماعت-----

یونٹ / سب یونٹ کا نام	اکتسابی مقاصد	تدریسی حکمت عملی	استعمال میں لائے جانے والے وسائل	اندازہ قدر (اسمیٹ)	ٹائم ریکوارڈ (ضرورت)

5.5 منصوبہ بندی (پیئرڈ پلان)

حیاتیاتی سائنس تدریس میں منصوبہ بندی کا مطلب معلم کے ذریعے کمرہ جماعت میں تدریس کے لیے کی جانے والی ترتیب وارتیاری سے ہے۔ معلم جس ترتیب میں کسی سب یونٹ کے مواد مضمون کو کمرہ جماعت میں پیش کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ مواد مضمون کے نکات کو سلسلہ وار اور ترتیب سے خاکہ تیار کرنا ہی منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔

N.L. Basing کے مطابق،

"Lesson plan is the title given to a statement of the achievements to be realized and the specific means by which these are attained as a result of the activities engaged during the period."

Bining and Bining کے مطابق روزانہ کمرہ جماعت میں تدریس کرنے کے لئے عنوان کا انتخاب کر کے اس کے مقاصد کو تیار کر کے کس طریقہ کار سے پڑھایا جائے اور کن کن اشیاء کا استعمال مواد کو بہتر بنانے کے لئے کیا جائے انہیں چیزوں کا منصوبہ تیار کرنا منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔

Daily lesson planning involves defining the objectives, selecting and arranging the subject matter and determining the method and procedure.

منصوبہ بندی کے فائدے:-

- منصوبہ بندی کے ذریعے کام باقاعدہ طور پر صحیح طریقے سے منتخب ہوتا ہے۔
- اسکے ذریعے معلم میں خود اعتمادی بڑھتی ہے۔
- تدریسی عمل کا مناسب وقت پر مناسب طریقے سے استعمال ہوتا ہے۔
- منصوبہ بندی کے ذریعے طلباء میں مواد کے لیے دلچسپی بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔
- تعین قدر کر کے اپنی تدریس کی موثریت کو جانچ سکتے ہیں۔

5.5.1 ایک اچھے منصوبہ بندی کی کسوٹی:-

ایک اچھے منصوبہ بندی میں اہم خصوصیات ہونا لازمی ہے۔

- ۱۔ سبق کیوں پڑھنا چاہئے؟ (مقاصد)
- ۲۔ اس سبق میں کیا پڑھنا ہے؟ (مواد)
- ۳۔ کس طریقہ سے پڑھنا ہے؟ (طریقہ کار)

5.5.2 منصوبہ بندی کے لئے ہر برٹن کے مراحل

(Herbartian steps for Lesson Plan)

منصوبہ سبق کو تیار کرنے کے لیے رسمی طور پر 6 مراحل اس طرح سے دئے ہیں۔

- ۱۔ تمہید
- ۲۔ پیش کش
- ۳۔ موازنہ
- ۴۔ تعلیم
- ۵۔ اطلاق
- ۶۔ اعادہ

۱۔ تمہید:- اس مرحلہ میں ہر برٹن کے مطابق نئی معلومات فراہم کرنے سے پہلے طلباء کی ذہن سازی کی جانی چاہئے۔ “یہاں ذہن سازی سے مراد طلباء کے ذہن کو نئی معلومات حاصل کرنے کے لئے آمادہ کرنا اور انہیں اکتساب کے لئے تیار کرنا ہے۔

دور حاضر میں معلم کئی طرح کے طریقہ تدریس کا استعمال کرتا ہے اور سبق کی تدریس سے پہلے ہی طلباء سبق کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے طلباء میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے وہ کئی طرح کی سرگرمیوں کا استعمال کرتا ہے۔
مثلاً:- طلباء سے گفتگو، سوال جواب، ڈرامہ، کہانی گیت وغیرہ۔

۲۔ پیشکش:-

منصوبہ سبق کا یہ دوسرا مرحلہ ہے جس میں معلم حقیقی طور پر سبق کی ابتداء کرتا ہے۔ اس مرحلہ میں طلباء کو مواد مضمون بہترین انداز میں پیش کیا جاتا ہے اس مرحلہ میں معلم اور طلباء دونوں سرگرم ہو کر حصہ لیتے ہیں۔
معلم سبق میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے مختلف تدریسی اشیاء کا استعمال کرتا ہے۔

۳۔ موازنہ:-

سبق کے تیسرے مرحلہ میں طلباء کو مثالیں دی جاتی ہیں طلباء ان مثالوں کو سنتے ہیں اور اس کا موازنہ دوسری مثالوں اور حقائق سے کرتے ہیں۔ خاص طور پر یہ مرحلہ نظریہ یا اصولوں کی تدریس کے لئے بہت اہم ہے۔

۴۔ تعمیم:-

یہ مرحلہ سبق کے مقصد کی حصول یابی کا مرحلہ ہوتا ہے۔ اس مقام پر پیشکش کے دوران حاصل کیے گئے تمام علم/معلومات کو منظم کیا جاتا ہے۔ اس مرحلہ میں تدریس کا کام ختم ہو جاتا ہے۔ اور طلباء نئی معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ اس معلومات سے وہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

۵۔ اطلاق:-

اس مرحلہ میں طلباء حاصل کی گئی معلومات کا استعمال جانے پہچانے اور انجانے دونوں صورتوں میں پُر کرتے ہیں۔ جس سے تعمیم کی جانچ ہوتی ہے۔ اس طرح انکے ذریعہ حاصل کیا گیا علم ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ اطلاق کی کئی شکلیں ہو سکتی ہیں۔
مثلاً:- مسائل حل کرنا، مضمون تحریر کرنا، نقشہ/چارٹ بنانا، ماڈل تیار کرنا وغیرہ۔

۶۔ اعادہ:-

اعادہ سے مراد اکتساب کو دہرانے کا عمل ہے اس عمل کے ذریعے سبق کے اہم نکات پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔ جس سے طلباء کے سبق کی مشق ہوتی ہے۔

5.5.3 منصوبہ بندی کے لئے تعمیراتی طرز رسائی :-

(Constructivist approach for Lesson Plan)

تعمیراتی طرز رسائی کی بنیاد سب سے پہلے تعلیمی ماہرین جین پیاجہ نے پیش کی تھی۔ انکا ماننا تھا کہ بچے اپنے تجربات یا

سابقہ معلومات پر مبنی ہو کر علم حاصل کرتا ہے۔ پانچ Es اکتساب کی تعمیراتی نظریہ کا ہدایتی نمونہ ہے، جس میں سیکھنے والا اپنے پچھلے تصورات کے اوپر نئے تصورات تعمیر کرتا ہے یا انھیں بناتا ہے۔ ان 5 Es کا استعمال سبھی طلباء کے اکتساب کے لئے کیا جاسکتا ہے۔ 5 Es کا ہر E کچھ نہ کچھ وضاحت کرتا ہے اور ہر مرحلہ کا آغاز انگریزی زبان کے E حرف سے شروع ہوتا ہے۔ مثلاً Engage, Explore, Explain, Elaborate اور Evaluate - یہ پانچوں Es طالب علم اور استاد کو کامل سرگرمیوں کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے سابقہ معلومات اور تجربہ کے ذریعہ مسلسل جانچ کرتے ہوئے کسی بھی تصور کی تفہیم کو بنائے یا تعمیر کرے۔

مشغول (Engage): - اس مرحلے سے اس عمل کی شروعات ہوتی ہے۔ اسکے ذریعہ مندرجہ ذیل سرگرمیاں ہونی چاہئے۔ ماضی یا گزشتہ اور حالیہ اکتسابی تجربوں کے بیچ ربط قائم کرنا چاہئے۔ 'سوال پوچھ کر' تعریف بیان کر کے کچھ سرگرمی کر اکر یا کر کے بچوں کو مشغول کر کے ان کے ہدایتی کاموں پر توجہ دینا ہوگا۔ جس طرح سے مارکیٹ میں کمپنی جب اپنا پروڈکٹ لاتی ہے تو اس پر توجہ دلانے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح نئے علم کو دینے کے لیے کچھ نہ کچھ سرگرمی انجام دینی چاہئے۔

کھوج لگانا (Explore): - اس مرحلے میں طلباء کو سیدھے طور پر مواد سے متعلق سرگرمیوں میں شامل ہونے کا موقع فراہم کیا جانا چاہئے۔ اس طرح کی سرگرمیوں سے طلباء کے بنیادی معلومات تجربوں میں نشوونما ہوگی۔ جب طلباء گروپ میں یا ٹیم میں کام کرتے ہیں تو ان کے اندر ہم کا جذبہ پیدا ہوگا اور چیزوں کو آپس میں حل کر سکتے ہیں۔ یہاں معلم ایک صلاح کار کا کام کرتا ہے۔ اس مرحلے میں ہی طلباء کی کھوج کرنے کی صلاحیت ہی تدریس کو آگے لے جاتی ہے۔

تشریح (Explain): - اس تیسرے مرحلے میں طلباء اپنے abstract تجربات کو ظاہر کرنے کے حالات تک پہنچتے ہیں پھر معلم مواد سے متعلق تصور اور Term کو پیش کرتا ہے اور طلباء میں مواد سے مطابق Phenomenon کو بیان کرنے کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس مرحلے کی خاص بات یہ ہے کہ تجربہ سے ہوتے ہوئے بچے تشریح کرنے تک پہنچتے ہیں۔

مثال کے طور پر جب بچے کھوج کرنے کے مرحلہ میں یہ پتہ کر لیں گے کہ Solvent (محلل) کے Molecules کی رغبت Low Concentration سے ہائی کنسرٹریشن کی جانب ہوتی ہے۔ بچوں نے کشمکش کو پانی میں پھولتے دیکھا ہے اب اس مرحلہ پر معلم ان کی تشریح کرے گا کہ اس رغبت کو جب محلل کی رغبت Low Concentration سے ہائی کنسرٹریشن کی جانب ہوتی ہے تو اسے Scientific terminology میں Osmosis کہتے ہیں۔ بچوں کے خود سے کئے گئے تجربے سے سیکھا ہوا علم ان کے تصور کو واضح کر دیتا ہے۔

وضاحت (Elaborate): - اس مرحلے میں طلباء سیکھے گئے تصور کو واضح کرتے ہیں۔ اور اس سے متعلق دوسرے

تصور سے ربط قائم کرتے ہے ساتھ ساتھ نئے حالات میں استعمال کرتے ہے۔ مثلاً اوپر والے مرحلے میں جب بچوں کو یہ سمجھ میں آ جاتا ہے کہ Solvent (محلل) کے Molecules کی رغبت Low Concentration سے ہائی کنسرٹریشن کی جانب ہوتی ہے تو اس کو Osmosis کہتے ہیں اور جب Solvent (محلل) کے Molecules کی رغبت High Concentration سے لو کنسرٹریشن کی جانب ہوتی ہے تو اسے Diffusion کہتے ہیں۔

تعیین قدر (Evaluation): - اس عمل کا یہ پانچواں E ہے طلباء اور معلم دونوں کا یہ diagnostic عمل ہے اسکے ذریعہ معلم اور خود طلباء یہ جانچ کرتا ہے کہ اس نے اکتساب کی نظر سے جو تصور یا معلومات حاصل کی ہے وہ کس حد تک اپنے کام میں کامیاب ہوا ہے۔ ہدایتی عمل کے ہر ایک پہلو یا نکات پر معلم اس کام کو انجام دیتے ہوئے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اس diagnostic عمل میں معلم مندرجہ ذیل آلات یا تکنیک کی مدد لے سکتے ہیں۔ مثلاً

Rubrics, Check list, worksheets, Question, & Answer, project work

portfolio وغیرہ۔ اس مرحلے میں طلباء خود اپنی اکتساب کا جائزہ لے سکتا ہے۔

سبق کی منصوبہ بندی کا فارمٹ (تعمیریاتی طرز رسائی کے مطابق)

معلم طلباء کا نام: _____
اسکول کا نام: _____
کمرہ جماعت: _____
مضمون: _____
عنوان: _____
تاریخ: _____

اکتسابی مقاصد (Learning Objectives)

مہارتیں جنکی نشوونما کرنا ہے (Skills to be Developed)

امدادی وسائل (Supportive resources)

سابقہ معلومات (Prior Knowledge)

ہدایتی عمل (Instructional Procedure) / طریقہ کار (Methodology)		
طلباء کا عمل (Students initiatives)	معلم کا عمل (Teacher's initiatives)	
		مشغول کرنا (Engage)
		کھوج (Explore)

		تشریح (Explain)
		وضاحت (Elaborate)
		تعیین قدر / اندازہ قدر (Evaluation/Assessment)

انعکاس (Reflection)

نگراں کی دستخط

معلم طلباء کی دستخط

(Signature of Supervisor)

(Student's Signature)

CCE Continuous Comprehensive Evaluation 5.6

تعیین قدر ایک مسلسل عمل ہے جیسے تعلیم کے مقاصد کے مطابق عمل میں لایا جاتا ہے طلبہ کی صلاحیت اور ان کی خامیوں کی بار بار نشاندہی کرتا ہے تاکہ طلبہ کو اپنے آپ کو سمجھنے اور اصلاح کا بہتر موقع ملے۔ CCE سے مراد ایسا نظام ہے جس میں طالب علم کی ترقی کی تمام پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے۔

مسلسل سے مراد طلبہ کے تعین قدر اور ہدایات کے شروعاتی مرحلے میں طلبہ کی تشخیص سے ہے اور تعین قدر کے متعدد تکنیکی ہدایتی عمل کے دوران رسمی طور پر جانچ اور غیر رسمی طور پر جانچ Assessment کی جاتی ہے۔ وقفہ/مدت سے مراد یونٹ کے آخر کے عمل میں اندازہ قدر کیا جاتا ہے اور طلبہ کی شخصیت کی تمام طرح کی نشوونما کرنے میں مسلسل جامع جانچ CCE کے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اس اندازہ قدر میں اسکالسٹیک کے ساتھ ساتھ Co - Scholastic کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔

نصابی علاقے اور مخصوص مضامین کے علاقے (Scholastic) کے پہلو میں شامل ہوتے ہیں۔ جہاں تک (Co - Scholastic) پہلو کی بات ہے تو اس میں زندگی کی مہارتیں، ہم نصابی سرگرمیاں، رویے، اقدار شامل ہوتے ہیں (Scholastic) علاقے میں رسمی اور غیر رسمی طریقہ کار میں اندازہ قدر کا استعمال کیا جاتا ہے تعین قدر کے متعدد طریقے اور تکنیک مسلسل اور وقفہ میں کیا جاتا ہے۔

(Diagnostic) امتیازی/تشخیص تعین قدر کو یونٹ کے آخر میں کیا جاتا ہے خراب کارکردگی کی وجوہات اور یونٹ میں تشخیص کے لئے مناسب مداخلت کے ساتھ دوبارہ ٹیسٹ لیا جاتا ہے اور (CCE) کی ساری چیزیں عمل میں لائی جاتی ہیں۔ (Co - Scholastic) کے اندازہ قدر میں جانچ میں متعدد تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جو قائدے اور شناخت

کی بنیاد پر مکمل کی جاتی ہے۔

جبکہ جانچ زندگی کی مہارتوں (Life skills) کے لئے کیا جاتا ہے اور اندازہ قدر کے نتیجہ کے اشارتی بنیاد پر چیک لسٹ تیار کیا جاتا ہے۔

CCE کے استعمال :-

- اساتذہ کو موثر تدریس حکمت عملی کو منظم کرنے میں مدد ملتی ہے۔
- مسلسل جامع جانچ سے ایک حد تک سیکھی جانے والی اشیاء کے اندازہ قدر میں مدد ملتی ہے۔
- مسلسل جامع جانچ کمزور تعین قدر کے لئے مدد کرتا ہے۔ اور سیکھنے والے کے لئے اساتذہ کی اجازت فراہم کرتا ہے انفرادی طور پر۔
- یہ اساتذہ کو فوری طور پر بازرسائی Feed back فراہم کرتا ہے اور وہ اپنی زندگی حکمت عملی میں تبدیلی یا بہتری پیدا کرے تو اس لئے مسلسل تعین قدر ضروری ہے۔
- مسلسل جامع جانچ کے ذریعے طلبہ کے کامیابی اور ناکامی (کمزوری کا) پتہ چلتا ہے اور طلبہ کو اسکے نتیجہ مہیا کرا یا جاتا ہے۔
- یہ طلبہ کو متحرک کرتا ہے اور اسکے عادات و اطوار اور غلطیوں میں اصلاح اور دلچسپی کے مطابق سرگرمی کی حصول یابی میں مدد کرتا ہے۔
- یہ سیکھنے والے کے لئے وقفہ/ مدت طے کرنے میں مدد کرتا ہے اپنے احاطہ کو متعین کرنے کے لئے بھی CCE سے مدد ملتی ہے۔ اس کی مدد سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور طلبہ کے رویوں، رجحان کے احاطہ کی شناخت بھی مسلسل جامع سے کی جاسکتی ہے۔
- یہ رویہ، اقدار اور رجحان کی شناخت کرتا ہے اور اس میں تبدیلی کے لئے مدد کرتا ہے۔
- یہ مستقبل کی زندگی کے لئے مضامین طے کرنے کے لئے کورس کا انتخاب کرنے کے لئے اپنی پسند کے لئے

اور صحیح سمت میں سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔

• مسلسل جامع جانچ کی مدد سے طلبہ میں جانکاری ہوتی ہے۔ جس سے وہ اور بہتر کرنے کی طرف توجہ دیتے ہیں ساتھ ہی اساتذہ اور والدین کو بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ بچے کس چیز کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور وقت پر اساتذہ اور والدین بچے کو مدد فراہم کرتے ہیں اس کے ذریعے کسی طرح کی غلط اثرات نہیں ہوتے اگر ایسی کوئی مشکل سامنے آتی ہے تو پیمائش کر کے دوبارہ بچے کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے اور تاکید کی جاسکتی ہے وقفہ کی ضرورت کے لحاظ سے تاکہ طلبہ کو مدد مل سکے۔

Grading Scale

Assessment of Scholastic attainment - Part 1

Grade	Marks Range	Grade Point
A1	91-100	10.0
A2	81-90	9.0
B1	71-80	8.0
B2	61-70	7.0
C1	51-60	6.0
C2	41-50	5.0

D	33-40	4.0
E1	21-32	3.0
E2	00-20	2.0

Assessment of Co-scholastic attainment - Part 2

Grade	Grade Points
A	4.1 - 5.0
B	3.1 - 4.0
C	2.1 - 3.0
D	1.1 - 2.0
E	0 - 1.0

5.7 خرد تدریس (Micro Teaching)

ہندوستان کی قسمت کی تعمیر اسکی کمرہ جماعت میں ہو رہی ہے۔ ”ایجوکیشن کمیشن (۶۶-۱۹۶۴) کی رپورٹ کا یہ پہلا جملہ اوصاف کی صف ۵۱۰ ہے کہ ملک کی قسمت کے فیصلے کا ہماری کمرہ جماعت سے سیدھا تعلق ہے۔ ہمارے طلباء مستقبل کے شہری ہیں اور ان میں سے ہی ہمارے نیتا اور معلم تیار ہونگے۔ پورے ملک کی باغ ڈور ہی ہاتھوں میں ہوگی۔ اگر ہم اپنی کمرہ جماعت میں سہی اور مطلوبہ علم اثر دار طریقہ سے فراہم کریں گے تو اپنے ملک کو خوشحال بنا سکیں گے۔ اسی ضرورت کے چلتے ملک میں تدریس کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش انجام دی جاتی ہے۔

۱۹۶۱ میں امریکہ کے اسٹینفو رڈیو نیورسٹی کے Dr. D.W.Allen نے تدریس کی پیچیدگی کو سہل اور اثر دار بنانے کی نئی تکنیک کو بتایا جسے خرد تدریس کا نام دیا گیا۔ ہندوستان اور دنیا کے کئی ملکوں میں اس پر تحقیق ہو چکی ہے اور پہلے سے ہی نتائج نکل کر آگئیں ہیں کہ یہ تکنیک اثر دار اور کم وقت میں اس کے زیر تربیت معلم کو تدریس کے ہنر سکھائے جاسکتے ہیں۔

۱۹۶۸ میں Allen کے مطابق

" Microteaching is a scaled down teaching encounter in class, size and time."

کمرہ جماعت، تعداد اور وقت کا گھٹتے پیمانے پر تدریس کا عمل ہی خرد تدریس ہے۔

خرد تدریس معلم کو کمرہ جماعت میں پڑھانے کی تربیت دینے کا عمل ہے۔ Allen اور Eve (1968) نے اسے

Controlled practice کا عمل بتایا ہے۔ جس سے یہ ممکن ہوتا ہے کہ کنٹرول حالات میں خصوصی تدریسی برتاؤ پر

دھیان دے کر مشق کرنے سے تدریسی عمل کی پیچیدگی کم ہو جاتی ہے۔ کمرہ جماعت میں تھوڑے طلباء اور محدود مضمون اور آسان تصور Concept پر دھیان مرکوز کر کے پڑھانے سے تدریس کے عمل کی پیچیدگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔

خرد تدریس عمومی تدریس کے مشق سے کئی طرح سے الگ ہے۔ تدریسی مشق (practice teaching) کے لیے نیا معلم پاس کے لوکل اسکول میں جا کر کچھ گھنٹوں دنوں یا ہفتوں کے لیے کسی کمرہ جماعت میں ایک یا دو مضمون پڑھاتا ہے۔ اس میں اسکول کے طلباء کی تعداد عموماً 40-50 کے بیچ ہوتی ہے۔

جب کی خرد تدریس تربیتی ادارے میں ہی رہ کر اپنی کمرہ جماعت کے زیر تربیت معلم کے سامنے چھوٹے۔ چھوٹے گروہ میں تقسیم کر کے مقصد ہنر (skills) کی مشق، کم وقفہ (۵-۶ منٹ) میں کرتے ہیں اور اسے بار بار دہرا کر نگران کا راور ہم جماعت کے feed back کی روشنی میں سہی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے غلطیوں کو دور کرتے ہیں 5-10 طلباء تک محدود کمرہ جماعت ہونے سے تدریسی طریقہ کا اثر جاننے میں زیادہ وقت و محنت نہیں ہوتی۔ مضمون کا مواد بھی بہت مختصر سا ہوتا ہے۔ اس طرح مشق کرنے سے کئی ہنر نکھارے جاسکتے ہیں۔ نگران کا ر بھی پورے وقت بیٹھ کر اسے چھوٹے سے سبق کی مشق پر اپنی رائے/تجویز خصوصی ہنر یا مہارت کو دھیان میں رکھ کر دیتے ہیں اور ایک تیاری کے لیے تھوڑا وقت دوبارہ تدریس کر کر اس مہارت میں سدھار لانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس طرح سے خرد تدریس کرائی جاتی ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہوتی ہیں۔
خرد تدریس کے عمل کو زیادہ صحیح طرح سے سمجھنے کے لیے مشق کے مرحلے پر دھیان دے۔

- زیر تربیت معلم 5-10 طلباء کی کمرہ جماعت میں تدریس کرتا ہے۔
- یہ طلباء یا تو اصلی طلباء ہوتے ہیں یا پھر زیر تربیت طلباء سے طلباء کے کردار کو نبھانے کیلئے (role play) کہا جاتا ہے۔

• خرد سبق (Micro lesson) کا مواد مضمون بہت ہی کم یا ایک ہی تصور (Concept) تک محدود ہوتا ہے۔

- یہ چھوٹا سبق (Micro lesson) 5-10 منٹ کا ہوتا ہے۔
- اس سبق کے بعد نگران کا ر جو انکا ٹیچر ایجوکیٹر ہوتا ہے وہ اپنی تجویز سے سبق کو اور اثر دار اور ٹھیک کرنے کے لیے کہتا ہے۔ ساتھ ہی، ساتھ میں پڑھنے والے زیر تربیت معلم بھی Feed back دیکر سبق کو اچھا کرتے ہیں۔

- ان ہدایتوں اور تجویزوں کو دھیان میں رکھ کر زیر تربیت معلم خصوصی ہنر سے وابستہ اپنے سبق کا دوبارہ منصوبہ بناتا ہے۔ اور اسکی دوبارہ تدریس کرتا ہے۔

- وہی نگراں کار دوبارہ زیر تربیت طلباء کو feed back دیتا ہے۔ اگر ضرورت ہوتی ہے تو زیر تربیت معلم اسی دن یا اگلے دن دوبارہ اسی مضمون پر مبنی سبق کی تدریس کرتا ہے جب تک کی اسے اس ہنر کا پوری طرح مشق نہیں ہو جاتا۔ اس طرح خرد تدریس کے ایک ہنر کی مشق کی cycle مکمل ہوتی ہے۔

خرد تدریس کی Cycle کو وقت کے حساب سے منظم کرنا

6 Minutes	تدریس	a
6 Minutes	فیڈ بیک	b
12 Minutes	دوبارہ منصوبہ بنانا	c
6 Minutes	دوبارہ تدریس کرنا	d
6 Minutes	دوبارہ فیڈ بیک	e
36 Minutes	کل وقفہ	

5.7.1 خرد تدریس کی مہارتیں:-

جب سے تدریس کو ایک پورے عمل کی بجائے کئی تدریسی مہارتوں کا گروہ مانا جانے لگا ہے تب سے ہی مہارت مبنی تدریس کی تفصیل شروع ہو گئی۔ خرد تدریس کی بنیاد تدریسی عمل کو کئی اجزاء کی مہارت پر مبنی ماننے اور ایک ایک مہارت کا الگ الگ مشق کرنے کی قابلیت پر مبنی ہے۔

Allen (1966) نے یہ صاف کہا تھا کہ مہارتوں کی اجزاء کی پہچان کر کے ان کی مشق کرنے سے معلم طالب علم صرف انہیں مہارتوں کا ہی نہیں بلکہ عام تدریسی قابلیت پر بھی عبور حاصل کرتا ہے۔ زیر تربیت معلم میں تدریسی مہارتوں کی نشوونما

سے انکی تدریسی قابلیت کی نشوونما ممکن ہو جاتی ہے۔

تدریسی عمل کے کئی مہارتوں کی اجزاء کی تفصیل 1969 میں Allen اور ریان نے 14 مہارت کی شکل میں دی ماہرین اور دیگر نے 1970 میں 18 مہارت کھوج نکالی۔ وقتاً فوقتاً کئی مہارتوں کو ماہرین نے ظاہر کیا اور انکی اہمیت کو بھی واضح کیا NCERT کے ریجنل انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن، DAV اندور اور دیگر جگہوں پر خرد تدریس کے لیے ضروری مہارتیں پہچانی گئی اور زیر تربیت معلموں کو انکے تربیتی وقفہ میں کرانے کی بات کہی گئی جو اس طرح ہیں۔

- ☆ Writing Instructional Objectives
- ☆ Set induction
- ☆ Theory in Questioning
- ☆ Probing Question
- ☆ Explaining
- ☆ Illustrating with examples
- ☆ Lecturing
- ☆ Use of black board
- ☆ Use of A.V. aids
- ☆ Reinforcement
- ☆ Stimulus Variation
- ☆ Achieving closure
- ☆ Class Management

5.7.2 خرد تدریس کی مہارت کی مشق

اوپر دی ہوئی کسی بھی مہارت کو ان کی اجزاء سے پہچان کر مشق کیا جاتا ہے۔ پہلے مہارت کی اہمیت اور اس کے اجزاء کو سمجھ کر صحیح مواد کا انتخاب کر لیتے ہیں پھر تدریس کی اس طرح منصوبہ بندی کی جاتی ہے کہ اس مواد میں اس ہنر کی سبھی اجزاء جو مطلوبہ ہوں استعمال میں شامل ہوں۔ آئیے اب ہم اہم مہارتوں اور ان کی اجزاء کو تفصیل سے پڑھتے ہیں۔

5.7.3 سبق کا تعارف (Set induction) :-

انگریزی میں کہاوت ہے کی اچھی شروعات ہو تو آدھا کام ہوا سمجھئے۔ (well begun is half done) اسی طرح اگر معلم سبق کا آغاز صحیح طرح سے کر لیتا ہے تو اسکے سبق کی کامیابی متعین سی ہو جاتی ہے۔

جب کوئی معلم نیا سبق یا نئی یونٹ کی شروعات کرتا ہے تو یہ امید کی جاتی ہے کہ یہ پہلے اس سبق کا تعارف دیگا تاکہ طلباء کا دھیان سبق پر مرکوز ہو جائے اس مہارت میں عبور حاصل کرنے کے لیے معلم کو طلباء کے سابقہ معلومات کی سطح کو سمجھ کر نئے علم سے جوڑنا ہوتا ہے۔ اس مہارت کی شروعات سوالوں، تجربہ، سرگرمی یا دوسرے کوئی اور اسباب سے کر سکتا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ کن کن اجزاء پر دھیان یا مشق کر کے سبق کا تعارف کی مہارت پر عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ مہارت کچھ ایسی سرگرمیوں پر مبنی ہے جنہیں کرنے سے اچھی شروعات ہوتی ہے اور کچھ ایسی سرگرمیاں ہیں جنہیں نہ کرنے یا کم کرنے سے ہی set induction میں کامیابی ملے گی اس سے مراد یہ ہے کہ یہ روکاؤی اجزاء ہیں۔ اس مہارت میں مندرجہ ذیل کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔

مطلوبہ برتاؤ:

1. سابقہ معلومات کا استعمال:- نیا سبق شروع کرتے وقت پہلے سے جو طلباء کے پاس معلومات ہیں اسی سے نئے سبق کے لیے دلچسپی کو پیدا کرنا ہوگا اس سے طلباء کو معلوم سے نامعلوم کی طرف لے جانے میں زیادہ پریشانی نہیں ہوگی۔
2. صحیح آلات اور وسائل کا استعمال:- سبق کا تعارف عموماً سوالوں سے کیا جاتا ہے۔ معلم سابقہ معلومات پر کچھ سوال پوچھتا ہے۔ طلباء جواب دیتے ہیں، پھر معلم نئے سبق سے متعلق سوال پوچھتا ہے جس کا طلباء کو جواب دینے میں مشکل ہوتی ہے۔ اسی وقت معلم موضوع کا اعلان کرتا ہے کی آج ہم اس سبق کو پڑھیں گے۔ کچھ معلم کہانی سنا کر سبق شروع کرتے ہیں۔ کچھ تصویر یا اشیاء یا ماڈل دیکھا کر سوال پوچھتے ہوئے سبق شروع کرتے ہیں۔ اس طرح سبق شروع کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ معلم صحیح طریقہ سے سبق کی شروعات کرے یہی اس مہارت کا مقصد ہے۔ اس مہارت کو مندرجہ ذیل طریقہ سے شروع کیا جاسکتا ہے۔

i مثال وغیرہ سے

ii سوالوں کے ذریعہ

iii کہانیوں کے ذریعہ

iv نائٹک یا رول کے ذریعہ

v سمعی بصری آلات کے استعمال کے ذریعہ

vi تجربہ/مظاہرہ کے ذریعہ

غیر مطلوبہ برتاؤ:-

مندرجہ ذیل سرگرمیاں، set induction میں رکاوٹ ڈالتی ہے یہ نہ کی جائے تو اچھا set induction ہوتا ہے۔ مثلاً

(۱) سلسلہ نہ قائم رکھنا

(۲) غیر ضروری جملہ یا سوال پوچھنا؛ معلم کو وہی سوال پوچھنے یا تفصیل دینے چاہیے جو مواد سے تعلق رکھتے ہو ایسے جملہ نہیں بولنا چاہیے جو ٹھیک نہ ہو۔

set induction کو جانچ کے لیے دو طرح سے مشاہدہ جدول بنانے ہونگے ایک یہ بتائیگا کی کون سی اجزاء کو کس سرگرمی میں استعمال کیا گیا ہے اور دوسرا مہارت کے تعین قدر میں مدد کریگا۔

تدریسی مہارت کا نام.....

سبق نمبر..... تاریخ.....

مضمون..... جماعت.....

عنوان..... وقفہ.....

نمبر شمار	معلم طالب علم کی سرگرمیاں	طلباء کی سرگرمیاں	استعمال میں لائے گئے اجزاء

مشاہدہ جدول

مہارت کا مشاہدہ جدول مع درجہ پیمائی

مشاہدہ کے لیے تین خانے بنائے گئے ہیں۔ پہلے خانے میں مہارت کے اجزاء دوسرے خانے میں مہارت کی پہچان کے لیے ٹیلی کا استعمال کرے اور تیسرے خانے میں اس سے ۷ رتک ریٹینگ اسکیل کے استعمال کے لیے مخصوص کرے اس طرح مہارت کی جانچ ہو سکے گی۔

۱. انتہائی کمزور ۲. کمزور ۳. اوسط سے نیچے ۴. اوسط

۵. اچھا ۶. بہت اچھا ۷. بہترین

مہارت کے اجزاء	ٹیلی نشان	درجہ پیمائی

5.7.4 تصور کی تشریح کرنا (Explaining a Concept)

روزمرہ کی زندگی میں ہم لوگوں کو کئی حادثات اور خیالات کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ کچھ لوگ صحیح طرح سے تفصیل کر پاتے ہیں۔ جبکہ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جنکی بات سمجھ میں ہی نہیں آتی وہ سبھی باتوں کو صحیح سے سمجھانے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ دوران تدریس سبھی کمرہ جماعت میں چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو استاد کو کئی خیالات، حادثات اور تصور کو سمجھانا ہوتا ہے۔ اگر معلم کسی بھی تصور سے متعلق 'کیوں' کیسے اور 'کیا' کا جواب دیتا ہے تو وہ بے شک تفصیل ہی کر رہا ہوتا ہے۔ اسے اس طرح تعریف میں بیان کر سکتے ہیں کہ وہ ایسا عمل ہے جسکے ذریعے کسی فرد میں ایک تصور یا خیال کے بارے میں جو علم کی کمی ہے اسے پورا کیا جاتا ہے معلم کو چاہئے کہ اس مہارت کو حاصل کرنے کے لیے مواد مضمون کا چھوٹا سا حصہ لیکر تفصیل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اجزاء کو دھیان میں رکھے۔

غیر مطلوبہ

مطلوبہ برتاؤ

- تفصیل۔ کڑیوں کا استعمال
- غیر ضروری جملہ
- شروعاتی اور اجتماعی جملہ
- جملوں میں سلسلہ وار کمی
- طلباء کے علم کی جانچ
- صحیح الفاظ کی کمی
- بے معنی حرف اور جملوں کا استعمال

اس مہارت کو حاصل کرنے کے لیے مطلوبہ برتاؤ میں دی ہوئی اجزاء کو زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے جبکہ غیر مطلوبہ برتاؤ کی اجزاء کو کم سے کم استعمال کرنے کی کوشش کی جائے۔

اس مہارت کا تعین قدر کرنے کے لیے پچھلی مہارت کو جانچنے میں استعمال جدولوں کا استعمال کیا جاتا ہے مہارت کے اجزاء کو بدل کر اسی طرح جدول بنائیں۔

5.7.5 محرکات میں تغیر (Stimulus Variation) :-

تدریس کی کامیابی کا ایک سچ یہ بھی ہے کہ معلم طلباء کے توجہ کو پھینچ کر مواد پر مرکوز کرائے اس کے لیے کبھی کبھی اپنی جگہ سے چل کر کمرہ جماعت میں پیچھے تک جاتا ہے، تختہ سیاہ کے پاس آ کر، کبھی طلباء کے بیچ جا کر ان سے سوال پوچھتا ہے، کبھی ہاتھ کے اشارے کے ذریعے وضاحت کرتا ہے کبھی چہرہ پر حرکات اور سکناٹا لاکر اپنی بات کہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ طلباء کو دھیان دینے یا ادھر دیکھنے کو کہہ کر کچھ سمجھاتا ہے۔ کبھی وہ سوال پوچھتا ہے، کبھی طلباء کی سامنے کسی تصویر (Diagram) کو دکھا کر طلبہ کا توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محرکات میں مہارت کی اس طرح تعریف بیان کر سکتے ہیں کہ یہ معلم کے برتاؤ کا ایک مجموعہ ہے جس میں کمرہ جماعت کی سرگرمیوں شامل رہتی ہیں۔

A set of behaviour for bringing about a desirable change in variation in the stimuli which can be used to secure and sustain the student's attention towards classroom activities.

محركات میں تغیر پیدا کرنے کی مہارت کے مندرجہ ذیل اجزاء ہیں۔

۱. معلم کی جسمانی حرکات و سکنات

۲. حرکات و سکنات میں تبدیلی کا اشارہ

۳. طرز تقریر میں تبدیلی

۴. مرکزیت

۵. طرز تعامل میں تبدیلی

۶. وقفہ

۷. سمعی اور بصری تبدیلی سوچنگ

۸. طلباء کی شمولیت

کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کی جانب طلباء کی توجہ مرکوز کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے محرکات میں تبدیلی کے ذریعے طلباء کے مطلوبہ برتاؤ میں تبدیلی لانے کا عمل معلم کے برتاؤ کا ایک مجموعہ ہے۔

۱. معلم کی جسمانی حرکات و سکنات :- استاد اگر ایک ہی بات کو بار بار سنا تا رہے یا کسی چیز کو لگا تار دیکھتا رہے تو سامعین اور ناظرین کی دلچسپی کم ہونے لگتی ہے۔ ان کی توجہ کہیں اور مرکوز ہونے لگتی ہے۔ اگر معلم ضرورت کے اعتبار سے کمرہ جماعت میں ہلتا ڈلتا ہے، ہاتھ پیر ہلاتا ہے، بھوئے اٹھاتا یا سکڑتا ہے تو طلباء کا دھیان اسکی طرف بنا رہتا ہے اور معلم کو بھی اچھا لگتا ہے۔ معلم کو ضرورت کے حساب سے ہی حرکات و سکنات کرنا چاہئے، بنا ضرورت ہاتھ پیر ہلانا اور زیادہ کمرہ جماعت میں چلنا طلباء کو بھٹکتا ہے ساتھ ہی الجھن پیدا کرتا ہے جس سے اکتساب میں رکاوٹ آتی ہے۔

۲. اشارہ :- پڑھاتے وقت معلم کو مواد کے مطابق حرکات اور سکنات کا سہارا لینا چاہئے صرف بول کر وضاحت کرنا اثر دار نہیں ہوتا تصور یا کسی نظریہ کو اچھے سے سمجھانے میں حرکات اور سکنات کا سہارا لیکر اسے زیادہ واضح کیا جاسکتا ہے۔

۳. تقریر پیٹرن کو بدلنا :- ایک ہی انداز میں سننے سے کوئی بھی مواد یا بات اچھی کیوں نہ ہو اس کو سننے سے بوریت محسوس ہوتی ہے۔ کئی الفاظ پر زور دینے سے اسکا مفہوم گہرائی سے سمجھا جاتا ہے۔ معلم کو الفاظ اور جملوں کی اہمیت کو سمجھا کر انہیں اُتار، چڑھاؤ، دھیمہ، تیز اور زور دیکر وضاحت کرنا چاہئے ایسا کرنے سے اس فن میں مہارت حاصل کر کے معلم اپنی

تقریر کو بہت اثر دار بنا سکتا ہے۔

۴. توجہ کا مرکوز کرنا:- اس اجزاء کا استعمال تبھی کیا جاتا ہے جب طلباء کا دھیان مواد کے کسی خاص حصے سے پر مرکوز کرنا ہوتا کہ طلباء اسکی تفصیل اچھے سے سمجھ سکے اور اس نکات پر دھیان مرکوز کئے بنا اگر طلباء کو آگے بڑھایا جائیگا تو طلباء کو آگے کا مواد سمجھنا مشکل ہوگا۔ توجہ زبانی طور پر پوائنٹر سے اشارہ کر کے یا حرکات و سکنات کا استعمال کر کے کیا جاسکتا ہے۔ جب معلم تخت سیاہ، تدریسی اشیاء (چارٹ، ماڈل وغیرہ) پر کسی خصوصی چیز کو پوائنٹر کے ذریعے یہ کہہ کر کہ اسے دھیان سے دیکھے یا ادھر دھیان دے سے طلباء سے مخاطب ہوتا ہے تو وہ طلباء کی توجہ کو اس خصوصی چیز کے لیے مرکوز کرتا ہے۔

۵. طرز تعامل میں تبدیلی:- جب دو یا دو سے زیادہ لوگ آپس میں بات کر رہے ہو اور آپس میں اپنے خیال تبدیل کر رہے ہو تو اسے oral interaction کہتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں پڑھاتے وقت معلم کو تانا شاہی ماحول کو ختم کرتے ہوئے مندرجہ ذیل طرح سے interaction pattern کو بدلنا چاہئے۔

- i. معلم:- کمرہ جماعت کے طلباء (اسمیں معلم کی بات سبھی طلباء سنتے ہیں)
 - ii. معلم:- طالب علم (کسی ایک طالب علم سے کہتا ہے)
 - iii. طالب علم:- طالب علم (جب ایک طالب علم دوسرے طالب علم سے کچھ کہے)
 - iv. طالب علم:- معلم (طالب علم جب معلم سے کچھ کہے یا کوئی سوال کرے)
 - v. طالب علم- طالب علم (کمرہ جماعت میں جب طالب علم پوری کمرہ جماعت سے اپنی بات بولے)
- اس طرح سے مواد سبھی طلباء سمجھتے ہیں اور کمرہ جماعت میں بوریت ختم ہو جاتی ہے

6. وقفہ Pausing

تدریس کے دوران معلم کسی خاص بات پر دھیان مرکوز کرنے کے لئے رک جائے یا وقفہ دے جس سے طلباء اس کی جانب مخاطب رہیں اور انہیں بھی غور و فکر کرنے اور کچھ کہنے کا موقع ملے جس سے ان کی دلچسپی بنی رہے اور آگے جاننے کے لئے بے چینی محسوس ہو۔

7 سمعی اور بصری تبدیلی Aural Visual Switching

مواد کو واضح کرنے کے لئے معلم بول کر تفصیل سے طلباء کے سامنے پیش کرتا ہے اور ساتھ ساتھ تختہ سیاہ پر لکھ کر، ڈائی گرام بنا کر، چارٹ دکھا کر، تجربہ کرتے ہوئے، یا دوسرے کسی ذریعہ سے کچھ دکھاتا ہے اور ساتھ میں ضرورت کے اعتبار سے وضاحت کرتا ہے۔ ان تمام عمل کو اورل و ویژول سوچنگ کا نام دیا گیا ہے اس طرح سے طلباء کی توجہ مرکوز ہوتی ہے اور دلچسپی بنی رہتی ہے

8 Pupil Physical Participation طلباء کی شمولیت

اس اجزاء کا استعمال تب ہوتا ہے جب معلم طلباء کو کمرہ جماعت میں آگے بلا کر مواد کو آگے بڑھانے میں مدد لیتا ہے کبھی تختہ سیاہ پر جواب لکھوا کر یا کسی تجربہ کے دوران آلات کو پکڑنے کے لئے مدد لیتا ہے۔ اس طرح کے عمل میں طلباء دماغی طور پر ہی نہیں جسمانی طور پر بھی مواد کو سمجھنے میں شامل ہوتے ہیں۔

5.7.6 تفتیشی سوال (Probing Question) :-

کئی بار معلم جب کمرہ جماعت میں سوال پوچھتے ہیں تو طلباء جواب ہی نہیں دیتے بلکہ غلط جواب دیتے ہیں ایسے حالات میں معلم طلباء کو صحیح جواب کی طرف لے جانے کے لیے بہت سے سوالوں کا سہارا لیتا ہے جو ایک کے بعد ایک سابقہ معلومات سے نئے علم تک لے جانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ یہ سوال دھیرے دھیرے علم کی گہرائی کو چھوتے ہیں یوں کہیں کہ انکشافی ہوتے ہیں۔ طلباء کے جواب صحیح ہونے پر بھی معلم طلباء کی تفہیمی استعداد کو بڑھانے اور اثر دار بنانے کے لیے انکشافی سوال پوچھتا ہے۔ ایسی سبھی تکنیک انکشافی سوالوں کے اندر آتی ہے۔ اس مہارت کی خاصیت ہے کہ طلباء کے جوابوں کو مبنی مان کر انکشافی سوال پوچھے جاتے ہیں تاکہ طلباء کو صحیح جواب اور اسکے صحیح ہونے کی وجہ سمجھ میں آجائے۔

اس فن میں مہارت پانے کے لیے مندرجہ ذیل اجزاء ہیں :-

i. تفتیشی عمل

ii. مزید معلومات فراہم کرنا

iii. دوبارہ مرکوزیت دینا

iv. دوبارہ سمت فراہم کرنا

v. تنقیدی بیداری

• آئیے اب ان اجزاء کو تفصیل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تفصیلی عمل :- طلباء جب جواب دینے میں ہچکچاتا ہیں یا آدھا جواب دے کر رک جاتا ہیں تو معلم ان کے جواب میں مدد دینے کے لیے اہم اشارہ کرتا ہے۔ تھوڑا جواب خود دیتے ہوئے آگے بتانے کے لیے اُکساتا ہے پھر بھی طلباء جواب نہ دے پائے تو وہ آسان سوال پوچھ کر اسے آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔

ii. مزید معلومات فراہم کرنا :- اگر طلباء کا پہلا والا جواب تھوڑا غلط ہے یا پورا نہیں ہے تب معلم تفصیل کا سہارا لے کر اسے صحیح جواب دینے کے لیے موڑتا ہے۔ معلم کو مزید معلومات اس سوال سے متعلق نکالوانی پڑتی ہے اور زیادہ خصوصی کرنے کے لئے اسے اکسانا پڑتا ہے۔ اس طرح طلباء کو صحیح جواب تک لانے کے لیے معلم کو مزید معلومات دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔

iii. دوبارہ مرکوزیت :- جب سوال کا صحیح جواب طلباء سے مل جاتا ہے تب اس تکنیک کا سہارا لیکر معلم پہلے سے معلوم حالات کی مثال دیکر طلباء کا دھیان اس پر دوبارہ مرکوز کر کے یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ طلباء سمجھداری سے جواب دے رہا ہے یا جواب رٹا رہا تھا۔ اتفاقاً جواب صحیح ہوا ہے۔ اس طرح دوسرے حالات میں بھی طلباء اپنے جواب کی جانچ کر مطمئن ہوتا ہے۔

iv. دوبارہ سمت فراہم کرنا :- ایک ہی سوال کو کئی طلباء سے پوچھا جاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء کی حصہ داری مل سکے۔ ایک ہی سوال کو کئی طلباء سے پوچھ کر یا اسی سوال کے چھوٹے چھوٹے سوال بنا کر کئی طلباء سے پوچھا جاتا ہے پھر اصلی سوال پر آیا جاتا ہے۔ جب ہم سوالوں سے طلباء کو صحیح جواب کے لیے اکسارہے ہیں اور کئی طلباء اس میں شامل ہوں تو اسے ہی redirection کہتے ہیں۔

v. تنقیدی بیداری :- طلباء کے صحیح جواب دینے پر جب معلم ان سے صحیح کیوں، کیسے اور کیا جیسے سوال پوچھے گا تو طلبہ میں تنقیدی بیداری بڑھے گی اور صحیح جواب کے پیچھے جو منطق logic ہے اسے سمجھنے میں مدد ملے گی۔

5.7.7 ڈرائنگ اور تختہ سیاہ پر لکھنے کی مہارت :-

بغیر تختہ سیاہ کے کمرہ جماعت میں تدریس ایسے ہی ہے جیسے کی بغیر اسلحہ کے فوجی اس جملہ سے ہمیں تخت سیاہ کی تدریس میں اہمیت سمجھ آتی ہے اس لیے تختہ سیاہ کا صحیح استعمال معلم کو آنا بے حد ضروری ہے۔ کمرہ جماعت کی تدریس میں تختہ سیاہ کو بصری اشیاء کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے تختہ سیاہ کا صحیح اور باقاعدہ استعمال کر کے سبق کو اثر دار بنانے میں بہت مدد ملتی ہے۔

تخت سیاہ پر تین اہم کاموں کا خصوصی طور پر دھیان رکھنا چاہیے۔

i. لکھے ہوئے الفاظ و جملے صاف ستھرے اور اتنے بڑے ہوں کہ جنہیں پڑھنے میں پریشانی نہ ہو۔

ii. تختہ سیاہ پر لکھا ہوا کام صاف و ترتیب وار ہو۔

iii. تختہ سیاہ پر کیا کام سبق سے متعلق ہو اور سبق کو آگے بڑھانے میں مدد کرے۔

اس طرح کیا ہوا کام سبق کو دلچسپ بناتا ہے اور طلباء کو مواد مضمون کو سمجھنے میں مدد دیتا معلم طالب جب بھی تختہ سیاہ پر کام کرے تو اپنے آپ سے ان باتوں پر سوال کرے کہ

i. کیا تحریر صاف ستھری ہے؟

ii. کیا کام ترتیب وار ہے؟

iii. کیا اہم نکات کو ہائی لائٹ کیا ہے؟

iv. کیا کمرہ جماعت میں آخری بیچ پر بیٹھے بچے اسے آسانی سے پڑھ سکتے ہیں؟

v. کیا تصاویر ٹھیک طرح سے بنے ہیں

vi. کیا سبق کے آخر میں طلباء تختہ سیاہ کے خلاصہ کو پڑھ کر پورے سبق کا اعادہ کر سکتے ہیں؟

ان سوالوں کے جوابات اس بات کی اور اشارہ کرتے ہیں کہ تختہ سیاہ کا کام کتنا موثر، افادی اور کامیابی سے ہوا۔ تختہ سیاہ پر لکھنے کی مہارت کے لیے اسکی مندرجہ ذیل اجزاء ہیں ان اجزاء کی مشق کرنے کے بعد تختہ سیاہ پر اثر دار طریقے سے لکھنے کی مہارت حاصل کر لیتا ہے۔

۱. تحریر کی وضاحت اور صفائی

۲. سائز اور الائمنٹ (صف بندی)

۳. اہم نکات کو ہائی لائٹ کرنا

۴. جگہ کا صحیح استعمال

۵. تختہ سیاہ کا خلاصہ

۶. درستگی

۷. معلم کے کھڑے ہونے کے حالات اور طلباء کے ساتھ رابطہ

اس مہارت کی مشق کرنے کے لیے طالب علم کو مواد مضمون سے ایسا عنوان چننا چاہئے جس میں تختہ سیاہ کا استعمال کرنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش ہو۔

5.8 گلو سری (Glossary)

Year Plan	سالانہ منصوبہ بندی
Unit Plan	اکائی منصوبہ بندی
Lesson Plan	سبق کی منصوبہ بندی
Microteaching	خرد تدریس
Microteaching Skills	خرد تدریس کی مہارتیں
Introducing Lesson	سبق کا تعارف
Explaining a Concept	تصور کی تشریح کرنا

Stimulus Variation

Probing Question

Black Board Writing

محركات میں تغیر

تفتیشی سوال

تختہ سیاہ پر لکھنا

5.9 یاد رکھنے کے نکات (Points to remember)

سالانہ منصوبہ بندی آنے والے تعلیمی سال میں کرائی جانے والی تمام تعلیمی سرگرمیوں اور ہم نصابی سرگرمیوں کو ترتیب وار منظم طریقے سے منصوبہ بند کر کے پیش کرنا ہی سالانہ منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔

سبق کی منصوبہ بندی معلم کے ذریعے کمرہ جماعت میں تدریس کے لیے کی جانے والی ترتیب وار تیاری سے ہے۔ معلم جس ترتیب میں کسی سب یونٹ کے مواد مضمون کو کمرہ جماعت میں پیش کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ مواد مضمون کے نکات کو سلسلہ وار اور ترتیب سے خاکہ تیار کرنا ہی منصوبہ بندی کہلاتا ہے۔

خرد تدریس خرد تدریس معلم کو کمرہ جماعت میں پڑھانے کی تربیت دینے کا عمل ہے۔ جس سے یہ ممکن ہوتا ہے کی کنٹرول حالات میں خصوصی تدریسی برتاؤ پر دھیان دے کر مشق کرنے سے تدریسی عمل کی پیچیدگی کم ہو جاتی ہے۔

سبق کا تعارف کسی نئے سبق کی تدریس وہ پہلا مرحلہ جس میں طلباء کی سابقہ معلومات کو معلوم کر کے اس سے جوڑتے ہوئے نئے موضوع کو متعارف کرانے کا عمل سبق کا تعارف کہلاتا ہے اس کے ذریعے معلم کو طلباء کو ذہنی اور حرکی طور پر آمادہ کیا جاتا ہے

اکائی منصوبہ بندی سالانہ منصوبہ بندی کے بعد درسیات میں موجود اکائیوں کے مقاصد مقاصد کے حصول کے لئے پیش کش اور اسکے تعین قدر کو منصوبہ بند کرنے کا عمل کو اکائی منصوبہ بندی کہتے ہیں۔

تصور کی تشریح کرنا

تدریس سبھی کمرہ جماعت میں چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو استاد کو کئی خیالات، حادثات اور تصور کو سمجھانا ہوتا ہے۔ اگر معلم کسی بھی تصور سے متعلق 'کیوں' کیسے اور 'کیا' کا جواب دیتا ہے تو وہ بے شک تفصیل ہی کر رہا ہوتا ہے۔ اسے اس طرح تعریف میں بیان کر سکتے ہیں کہ وہ ایسا عمل ہے جسکے ذریعے کسی فرد میں ایک تصور یا خیال کے بارے میں جو علم کی کمی ہے اسے پورا کیا جاتا ہے جب معلم کسی تصور کی تشریح مندرجہ ذیل اجزاء کو دھیان میں رکھ کر کرتا ہے تو اسے تصور کی تشریح کی مہارت کہتے ہیں

- تفصیل - کڑیوں کا استعمال، شروعاتی اور اجتماعی جملہ، طلباء کے علم کی جانچ

محركات میں تغیر

تدریس کی کامیابی کا ایک سچ یہ بھی ہے کہ معلم طلباء کے توجہ کو کھینچ کر مواد پر مرکوز کرائے اس کے لیے کبھی کبھی اپنی جگہ سے چل کر کمرہ جماعت میں پیچھے تک جاتا ہے، تختہ سیاہ کے پاس آ کر، کبھی طلباء کے پیچ جا کر ان سے سوال پوچھتا ہے، کبھی ہاتھ کے اشارے کے ذریعے وضاحت کرتا ہے کبھی چہرہ پر حرکات اور سکناٹا لاکر اپنی بات کہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ طلباء کو دھیان دینے یا ادھر دیکھنے کو کہہ کر کچھ سمجھاتا ہے۔ کبھی وہ سوال پوچھتا ہے، کبھی طلباء کی سامنے کسی تصویر (Diagram) کو دکھا کر طلبہ کا توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ محركات میں مہارت کی اس طرح تعریف بیان کر سکتے ہیں کی یہ معلم کے برتاؤ کا ایک مجموعہ ہے جس میں کمرہ جماعت کی سرگرمیوں شامل رہتی ہیں۔

تفتیشی سوال

معلم جب کمرہ جماعت میں سوال پوچھتے ہیں تو طلباء جواب ہی نہیں دیتے بلکہ غلط جواب دیتے ہیں ایسے حالات میں معلم طلباء کو صحیح جواب کی طرف لے جانے کے لیے بہت سے سوالوں کا سہارا لیتا ہے جو ایک کے بعد ایک سابقہ معلومات سے نئے علم تک لے جانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ یہ سوال دھیرے دھیرے علم کی گہرائی کو چھوتے ہیں یوں کہیں کہ انکشافی ہوتے ہیں۔ طلباء کے جواب صحیح ہونے پر بھی معلم طلباء کی تفہیمی استعداد کو بڑھانے اور اثر دار بنانے کے لیے انکشافی سوال پوچھتا ہے۔

تخت سیاہ پر لکھنا

کمرہ جماعت کی تدریس میں تختہ سیاہ کو بصری اشیاء کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے تختہ سیاہ کا صحیح اور باقاعدہ استعمال کر کے سبق کو اثر دار بنانے میں بہت مدد ملتی ہے۔

تقویت

کسی کام کو کرنے پر اسکی تعریف مل جائے تو اسے دوبارہ کرنے یا جاری رکھنے میں انسان دلچسپی رکھتا ہے۔ اسی طرح کمرہ جماعت کے طلباء کو زیادہ سے زیادہ مواد میں شامل کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً ضرورت کے اعتبار سے تعریف یا تقویت دینا چاہئے اسکے لیے معلم کو کئی طریقے اپنانا پڑتے ہیں۔ اگر بچے صحیح جواب دیتے ہے تو جواب پر خوشی ظاہر کرنا چاہئے معلم کا یہ نظریہ جس میں طلباء کے صحیح جوابوں کی کمرہ جماعت میں تعریف کرنا، خوشی ظاہر کرنا، تقویت کہلاتا ہے طلباء اگر جواب دیتے ہے تو انھیں ڈانٹ کر نہیں گھور کر نہیں بلکہ صحیح طریقہ سے آسانی کے ساتھ صحیح جواب تک لانا چاہئے

5.10 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

طویل جوابی سوالات Long Answer Type Question

- 1- کمرہ جماعت ۸/ویں کی حیاتیاتی سائنس سے اپنی پسند کے عنوان پر تعمیراتی طرز رسائی سے منصوبہ بندی کیجئے؟
- 2- خرد تدریس کا مفہوم سمجھاتے ہوئے کسی بھی ایک مہارت کو ان کی اجزاء کے ساتھ تفصیل سے سمجھائیے؟
- 3- مسلسل اور جامع جانچ سے ہونے والے فائدے اور نقصانات بیان کیجئے؟

مختصر جوابی سوالات Short Answer Type Question

- 1- سالانہ منصوبہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
 - 2- اکائی منصوبہ کیا ہے؟ اپنی پسند کی کسی بھی اکائی کا منصوبہ بنائیے
 - 3- تدریس میں منصوبہ بندی کی اہمیت کو واضح کریں؟
- (1) خرد تدریس کی مشق کہاں کرنا مناسب ہے؟
- (الف) اسکول کے کمرہ جماعت میں
- (ب) زیر تربیت ہم جماعت کے ساتھ
- (ت) تجربہ گاہ میں
- (ث) ان میں سے کوئی نہیں
- (2) ہر پیشینہ سبق کی منصوبہ بندی کا پہلا مرحلہ ہے
- (الف) منصوبہ بنانا

(ب) تیاری

(ت) پیش کش

(ث) اطلاعات

(3) خردمند ریس کا تصور کس نے دیا؟

(الف) بلوم

(ب) ڈبلو۔الین

(ت) سمپسن

(ث) کرتورل

(4) تالی بجانا کس کی مثال ہے؟

(الف) منفی لسانی تقویت

(ب) مثبت لسانی تقویت

(ت) منفی غیر لسانی تقویت

(ث) مثبت غیر لسانی تقویت

(5) مندرجہ ذیل میں خردمند ریس کا وقفہ ہے؟

(الف) 10-20 منٹ

(ب) 10-15 منٹ

(ت) 5-10 منٹ

(ث) 20-45 منٹ

(6) دقونی علاقہ کا پہلا مرحلہ ہے؟

(الف) معلومات

(ب) تفہیم

(ت) اطلاق

(ث) تجزیہ

(7) پرومٹنگ کس تدریسی مہارت کا اجزاء ہے؟

(الف) تعارف کی مہارت

(ب) تقویت کی مہارت

(ت) تفتیشی سوالات کی مہارت

(ث) تشریح کی مہارت

(8) سال بھر کی سرگرمیوں کو کس منصوبہ بندی میں پیش کی جاتی ہے

(الف) سبق منصوبہ بندی

(ب) اکائی منصوبہ بندی

(ت) سالانہ منصوبہ بندی

(ث) ان میں سے کوئی نہیں

(9) Focussing کس تدریسی مہارت کا اجزاء ہے؟

(الف) تفتیشی سوال کی مہارت

(ب) سبق کے تعارف کی مہارت

(ت) تصور کی تشریح کی مہارت

(ث) محرکات میں تغیر کی مہارت

(10) Receving اجزاء کس سے تعلق رکھتے ہیں

(الف) وقوفی علاقہ

(ب) حرکیاتی علاقہ

(ت) جذباتی علاقہ

(ث) خرد تدریس

5.11 سفارش کردہ کتابیں (Suggested Books)

Agarwal, D.D. (2001) Modern Methods of Teaching Biology. New Delhi:

Sarup & Sons

Ahmed, J. (2011) Teaching of Biological Science. New Delhi: PHI

Learning Pvt.Ltd.

Hussain Asgar(); Methods of teaching Biological Science, Deccan traders Educational Publishers, Hyderabad, India

Mohan Radha (2007); Innovative Science Teaching (Third Edition), Printice hall of India, New Delhi, India

Sharma H.S & et.all (2007); Science teaching, Radha Prakashan Mandir, Agra-2

Sharma R.C (2005); Modern Science Teaching, Dhanpat Rai Publishing Company.

